سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

بدھ،21۔اگست2019

(یوم الاربعاء،19۔ذوالحج1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیرہواں اجلاس

جلد 13

211

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(49)/2019/2107. Dated: 14th August, 2019. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Wednesday, 21st August 2019 at 10:30 am** in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
13th August, 2019

PARVEZ ELAHI
SPEAKER "

213

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(13)/2018/2108. Dated: 14th August, 2019. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy *Speaker***, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, during the absence abroad of **Mr Parvez Elahi, *Speaker***, Provincial Assembly of the Punjab.

MUHAMMAD KHAN BHATTI
Secretary

215

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ21۔اگست2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

عام بحث

1۔ **مسئلہ کشمیر**

ایک وزیر مسئلہ کشمیر پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ **امن وامان**

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

3۔ **پرائس کنٹرول**

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

217

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1-	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی-258
2-	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی-29
3-	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی ایم پی اے،	پی پی-213
4-	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو-331

کابینہ

1-	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2-	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
3-	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27،29-اگست، 12-ستمبر، 18-اکتوبر 2018، 9-فروری 2019 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

218

4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر کالونیز
5۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن، پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
6۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
7۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
11۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
12۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
13۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات و نار کو ٹکس کنٹرول
14۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
15۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں وسیاحت
16۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
17۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
18۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، اطلاعات و ثقافت*
19۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
20۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
21۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی

219

22-	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
23-	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
24-	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
25-	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26-	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
27-	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28-	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29-	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
30-	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31-	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
32-	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33-	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
34-	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35-	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

221

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز وانیڈ جنرل ایڈ منسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکو ٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف ومذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-22/2018/2542 مورخہ 15، 24۔اپریل 2019 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

222

16۔ جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔ جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔ جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات

223

36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

225

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیرہواں اجلاس

بدھ، 21-اگست 2019

(یوم الاربعاء، 19-ذوالحج 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 58 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝٢
وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝٤ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ
لَهَا ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝٦
فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝٧ وَمَن يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝٨

سورۃ الزلزلۃ آیات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (1) اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال ڈالے گی (2) اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ (3) اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (4) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہو گا) (5) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تا کہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں (6) تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا (7) اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا (8)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا محمدؐ نورِ مجسم یا حبیبی یا مولائی
تصویرِ کمال محبت تنویرِ جمالِ خدائی
تیرا وصف بیاں ہو کس سے تیری کون کرے گا بڑائی
اس گردِ سفر میں گم ہے جبریلِ امیں کی رسائی
یا محمدؐ نورِ مجسم یا حبیبی یا مولائی
تیری ایک نظر کے طالب تیرے ایک سخن پر قرباں
ہم سب تیرے دیوانے ہم سب تیرے شیدائی
یا محمدؐ نورِ مجسم یا حبیبی یا مولائی

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: جناب سپیکر! قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب قائم مقام سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمائے ہیں۔

1. میاں شفیع محمد ایم پی اے، پی پی-258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ ایم پی اے، پی پی-29
3. نوابزادہ وسیم خان بادوزئی ایم پی اے، پی پی-213
4. محترمہ ذکیہ خان ایم پی اے، ڈبلیو-331

شکریہ

میاں عبدالرؤف: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی شیخ مظفر اقبال

کے مرحوم بیٹے اور دیگر شہداء کے لئے دعائے مغفرت

میاں عبدالرؤف: جناب سپیکر! ہمارے حافظ آباد سے ایک ممبر شیخ مظفر اقبال کا جواں سالہ بیٹا فوت ہو گیا ہے لہٰذا ان کے لئے فاتحہ خوانی کروادی جائے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! خانیوال سے تین جوانوں کی شہادت ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! تمام شہداء کرام کے لئے بھی دعا کروادیتے ہیں۔ جی، قاری صاحب! فاتحہ خوانی کروادیں۔

(اس مرحلہ پر قاری صاحب نے مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کروائی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا مقبوضہ کشمیر کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مقبوضہ کشمیر کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مقبوضہ کشمیر کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر: یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہونی چاہئے تھی بجائے اس کے کہ گورنمنٹ اپنی طرف سے ہی یہ قرارداد پیش کر کے منظور کروالے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا محمد اقبال خان! اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کر لیتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! کشمیر کے لئے ہماری جانیں بھی قربان ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا محمد اقبال خان! پہلے ہم قرارداد پیش کر لیتے ہیں اس کے بعد آپ اس حوالے سے تھوڑی سی بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کشمیر کے حوالے سے یہ بڑی اہم قرارداد ہے۔ ہماری طرف سے اور وزیر قانون کی طرف سے بھی اس حوالے سے بات آئی ہے لہٰذا اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم کشمیر کی بات کر رہے ہیں تو پوری پاکستانی قوم کشمیر کے ساتھ کھڑی ہے۔ آج چاہئے تو یہ تھا کہ اس اہم قرارداد کو پیش کرتے وقت اپوزیشن لیڈر اور جو باقی لوگ ہیں ان کے بھی پروڈکشن آرڈر جاری کئے جاتے تاکہ اس قرارداد کی متفقہ روح عوام کے سامنے آتی تو میری یہ آپ سے التجاء ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مقبوضہ کشمیر کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر قانون قرارداد پیش کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر
کی حیثیت تبدیل کئے جانے کے اقدام کی بھرپور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان 5-اگست 2019 کو بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر کی حیثیت تبدیل کئے جانے کے اقدام کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور اس کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔ بھارت کے اس اقدام نے خطے کے ساتھ ساتھ عالمی امن کو بھی شدید خطرے سے دوچار کر دیا ہے اس کے بعد مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے۔ مسلسل کرفیو نے انسانی المیے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہے کہ فوری طور پر انسانی حقوق کمیشن کے نمائندے مقبوضہ کشمیر میں بھیجے جائیں جو ان خلاف ورزیوں کو روکنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ ایوان یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ عالمی میڈیا کو مقبوضہ کشمیر میں رسائی دی جائے تا کہ بھارت کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے آسکے۔

یہ ایوان جمعتہ المبارک 16-اگست 2019 کو ہونے والے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مشاورتی اجلاس کے انعقاد کو پاکستان کی بڑی سفارتی کامیابی قرار دیتا ہے جس سے نا صرف یہ بھارتی دعویٰ غلط ثابت ہو گیا کہ کشمیر ان کا داخلی مسئلہ ہے بلکہ پاکستان کا یہ مؤقف درست ثابت ہو گیا کہ کشمیر ایک متنازع مسئلہ ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے بھارت کے ساتھ سفارتی تعلقات محدود کئے جانے، تجارتی تعلقات منقطع کرنے، 15-اگست کو بھارتی یوم آزادی کو بطور یوم سیاہ منانے، وزارت خارجہ میں کشمیر سیل کے قیام اور اہم سفارت خانوں میں کشمیر ڈیسک قائم کرنے جیسے فیصلوں کی مکمل حمایت اور تائید کرتا ہے۔

یہ ایوان اس معاملے پر پاکستان کا ساتھ دینے پر چین اور دیگر دوست ممالک کا شکر گزار ہے۔

یہ ایوان اس بات پر بھی فخر اور مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ اس مسئلے پر پوری قوم، تمام سیاسی جماعتیں، مسلح افواج اور دیگر تمام سول و عسکری ادارے ہم آواز اور متحد ہیں۔

یہ ایوان کشمیری عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کی جانب سے ان کا بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی تعاون جاری رکھا جائے گا۔

یہ ایوان جدوجہد آزادی کے شرکاء اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان دُعا گو ہے کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کامیابی سے ہمکنار ہو اور کشمیر کا مسئلہ کشمیری عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جلد حل ہو۔ آمین!"

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میری بات سنیں، ہماری بات سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مجھے اس قرارداد کو پڑھ لینے دیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ہمیں سن لیں اس کے بعد آپ پڑھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے اس قرارداد کو پڑھ لینے دیں۔ اُس کے بعد اگر آپ نے تقریر کرنی ہو تو کر لیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پہلے آپ ہماری بات سن لیں قرار داد میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مجھے اس قرار داد کو repeat کر لینے دیں اُس کے بعد آپ بات کر لیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پہلے ہماری بات سن لیں اُس کے بعد آپ پڑھ لیں۔ اس قرارداد کو اُسی طرح پیش کیا گیا ہے جس طریقے سے نیشنل اسمبلی میں جو اصل burning issue ہے وہ 5۔اگست کا انڈیا کا وہ اقدام جس میں اُس نے بھارتی آئین کے آرٹیکل 370 اور 35(A) کو ختم کر کے یہاں جو ریاست جموں و کشمیر کی جو مخصوص حیثیت تھی اُس کو ختم کیا ہے تو اس پر ہم مل بیٹھ کر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ قرارداد تیار کرتے ہیں اور اُس کے بعد آپ قرارداد کو پڑھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ قرارداد بالکل ادھوری ہے یہ قرارداد اس قابل ہی نہیں ہے یہ سوائے اس کے کہ یہ اپنی حکومت کا جو 16۔اگست کا دورہ ہے اور امریکہ کی تحسین کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے ہم امریکہ کی تحسین نہیں کرتے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

> صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان 5۔اگست 2019 کو بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر کی حیثیت تبدیل کئے جانے کے اقدام کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور اس کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔ بھارت کے اس اقدام نے خطے کے ساتھ ساتھ عالمی امن کو بھی شدید خطرے سے دوچار کر دیا ہے اس کے بعد مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے۔ مسلسل کرفیو نے انسانی المیے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہے کہ فوری طور پر انسانی حقوق کمیشن کے نمائندے مقبوضہ کشمیر میں بھیجے جائیں جو ان خلاف ورزیوں کو روکنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ ایوان یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ عالمی میڈیا کو مقبوضہ کشمیر میں رسائی دی جائے تاکہ بھارت کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے آسکے۔

یہ ایوان جمعتہ المبارک 16۔اگست 2019 کو ہونے والے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مشاورتی اجلاس کے انعقاد کو پاکستان کی بڑی سفارتی کامیابی قرار دیتا ہے جس سے نا صرف یہ بھارتی دعویٰ غلط ثابت ہو گیا کہ کشمیر ان کا داخلی مسئلہ ہے بلکہ پاکستان کا یہ مؤقف درست ثابت ہو گیا کہ کشمیر ایک متنازع مسئلہ ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے بھارت کے ساتھ سفارتی تعلقات محدود کئے جانے، تجارتی تعلقات منقطع کرنے، 15۔اگست کو بھارتی یوم آزادی کو بطور یوم سیاہ منانے، وزارت خارجہ میں کشمیر سیل کے قیام اور اہم سفارت خانوں میں کشمیر ڈیسک قائم کرنے جیسے فیصلوں کی مکمل حمایت اور تائید کرتا ہے۔

یہ ایوان اس معاملے پر پاکستان کا ساتھ دینے پر چین اور دیگر دوست ممالک کا شکر گزار ہے۔

یہ ایوان اس بات پر بھی فخر اور مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ اس مسئلے پر پوری قوم، تمام سیاسی جماعتیں، مسلح افواج اور دیگر تمام سول و عسکری ادارے ہم آواز اور متحد ہیں۔

یہ ایوان کشمیری عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کی جانب سے ان کا بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی تعاون جاری رکھا جائے گا۔

یہ ایوان جدوجہد آزادی کے شرکاءاور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان دُعا گو ہے کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کامیابی سے ہمکنار ہو اور کشمیر کا مسئلہ کشمیری عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جلد حل ہو۔ آمین!"

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! کشمیر کا ایشو ہے ہماری بات سن لیں اس میں 370 کا ذکر نہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! وزیر قانون کو بات کرنے دیں اس کے بعد آپ کر لیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! پہلے ہماری بات سن لی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Let him clarify اس کے بعد آپ بات کریں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض یہ کر رہا تھا۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ہماری ایک بات سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون کے بعد آپ بات کر لیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ایک ہی بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بات کریں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایسی قرارداد ہے جس پر پورے ہاؤس کو یکجا ہونا چاہئے اور آج ہم نے request کی تھی کہ ابھی آپ اجلاس شروع نہ کریں ہم آپ کے پاس حاضر ہو رہے ہیں لیکن اُس سے پہلے ہی اجلاس شروع کر دیا گیا۔ بہر حال اُس میں یہ بات ہو جاتی تو زیادہ بہتر تھا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے اس میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جس پر سب کا متفق ہونا بہت ضروری ہے اس پر میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ یہ ہاؤس بٹا ہوا ہے۔ اس ایشو کے اوپر یہ بات نہیں ہونی چاہئے، ہم سب اس پر اکٹھے ہیں تو اس قرار داد کی کچھ wording change ہونی چاہئے اور میں وزیر قانون سے request کروں گا کہ اگر آپ اس کو دس منٹ کے لئے delay کر دیں تو اُس کے لئے یہ یقیناً ایک اچھا فیصلہ ہو گا اور اس کے بہتر نتائج نکلیں گے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے آپ کے حکم کے مطابق اپوزیشن کی طرف یہ پیغام بھی بھیجا گیا کہ وہ تشریف لائیں تاکہ بیٹھ کر اس اجلاس کے حوالے سے جو معاملات ہیں اُن پر بات کر لی جائے لیکن دو دفعہ آپ نے پیغام بھیجا جب ہمارا کوئی دوست اپوزیشن کی طرف سے تشریف نہیں لایا تو آپ نے اجلاس شروع کر دیا۔ جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ ٹریژری بنچز کی ذات کا مسئلہ ہے اور نہ ہی اپوزیشن کی ذات کا مسئلہ ہے۔ یہ ایک قومی مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں اس معزز ایوان سے جو آواز آج باہر جانی چاہئے۔ وہ ایک آواز جانی چاہئے اور متفقہ طور پر ایک آواز باہر جانی چاہئے۔ قرارداد کی میں نے اجازت طلب کی آپ نے اجازت فرمائی، آپ کی اجازت سے میں نے قرارداد پیش کی جس طرح میرے بھائیوں نے اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں آپ قرارداد منظور کر لیں اُس میں آپ فرما دیں کہ amended کا لفظ شامل کر دیں۔

جناب سپیکر! ہم بیٹھ کر اُس کو درست کریں کہ وہ قرارداد متفقہ طور پر منظور تصور کی جائے گی ہم بیٹھ جاتے ہیں آپس میں اس کو کر لیتے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ جو معزز وزیر قانون نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ ہے اس میں اس چیز کی ضرورت کیوں محسوس ہونی چاہئے کہ آپ کشمیر کی ایک قرارداد کو پھر amend کر کے دوبارہ approve کروائیں۔ اس میں ترمیم کی ضرورت کیوں ہونی چاہئے؟ اسے ابھی approve کرنے کی بجائے اگر وزیر قانون ابھی دس منٹ دے دیں، ہم دو منٹ کے لئے گیلری میں بیٹھ جاتے ہیں اور اگر تین الفاظ کے inclusion کی ضرورت ہو تو پھر ایک دفعہ ہی approve ہو جائے گی۔ اسے approve کر کے amend کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! اسے اس طرح سے amend کرتے ہیں کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 5-اگست 2019 کو بھارت کی جانب سے بھارتی آئین میں آرٹیکل 370 اور 35(A) کو نکال کر مقبوضہ کشمیر، باقی وہی الفاظ آگئے ہیں اس کو amend کر دیا ہے، اسے چیک کر لیں آپ بھی amend کر سکتے ہیں۔"

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں صرف پانچ منٹ لگیں گے ہم ابھی گیلری میں اکٹھے بیٹھ کر اس کو amend کر کے آپ کے پاس دوبارہ لے آتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون! پھر اس کو pending کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی یہ گزارش کی ہے کہ یہ صرف میری آواز نہیں ہے بلکہ پوری قوم کی آواز ہے اور اس مسئلے پر ہمارا مؤقف ایک ہی ہونا چاہئے۔ آپ وقفہ سوالات شروع کر دیں اور ہم ابھی اکٹھے بیٹھ کر اس میں ترمیم کر کے لے آتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! یہ ٹھیک ہے آپ اپوزیشن کے دوستوں کے ساتھ گیلری میں اکٹھے بیٹھ کر اس کو دیکھ لیں۔ سردار اویس احمد خان لغاری! اس پر ووٹنگ بعد میں کر لیتے ہیں آپ اس کو amend کر کے لے آئیں۔

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 624 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں مختلف دیہات میں واٹر فلٹریشن کی سہولت نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***624: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے چکوک ڈوگرائے قادر آباد، بھیلا گلاب سنگھ، جلاں والا، بھانہ صاحبہ، موجوکی، کلاسن حمید، اٹاری، محمد نگر، جھگیاں حامو، سوکھا لادھوکا، رکن پورہ، قلعہ سدا سنگھ، آبادی رسول پور، لکھو ملکانہ، فتیانہ، کھرل کلاں، فیض آباد، معروک کلاں، جھگیاں معروک، گہلن کانی پور، سلطان نگر، چشتی قطب دین، اروڑہ میاں خان، بھوکن، شاہ پور، جیٹھ پور، درگن، کھجور والا، اجابھٹہ، ڈولہ مستقیم، سرائے امر سنگھ، کوٹ شاہ مشتاق، جندران کلاں، جندران خورد، چشتی شام دین میں فلٹریشن پلانٹ نہ ہیں؟

(ب) سال19-2018کے بجٹ میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے مذکورہ چکوک کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چکوک میں گندے پانی کے بڑے بڑے تالاب ہیں جس کی وجہ سے زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے اور لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چکوک میں نکاسی آب کے لئے منصوبہ بنانے اور پینے کے صاف پانی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے متذکرہ چکوک میں سے کسی چک میں بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہیں البتہ ان میں سے آٹھ چکوک (معروک کلاں، بھوکن، اروڑہ میاں خان، کوٹ شاہ مشتاق، شاہ پور، جیٹھ پور، سرائے امر سنگھ، ڈولہ مستقیم) میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی واٹر سپلائی کے منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔ان منصوبہ جات کے مکمل ہونے پر لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہو سکیں گے۔

(ب) متذکرہ بالا چکوک میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے 19-2018 کے دیہات کے لئے مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	کل صرف شدہ رقم 2017-18	موجودہ بجٹ 2018-19
1-	معروک کلاں	17.19	9.999	3.230
2-	بھوکن	24.720	6.228	2.076
3-	اروڑہ میاں خان	27.490	22.499	1.934
4-	کوٹ شاہ مشتاق	21.030	21.020	1.019
5-	شاہ پور	18.979	18.978	0.883
6-	جیٹھ پور	20.215	20.210	0.865
7-	سرائے امر سنگھ	21.320	9.998	2.778
8-	ڈولہ مستقیم	19.930	9.986	3.310

(ج) ہاں! یہ درست ہے کہ ان چکوک میں گندے پانی کے جوہڑ موجود ہیں جن کی وجہ سے کسی حد تک زیر زمین پانی خراب ہو رہا ہے۔

(د) حکومتِ پنجاب نے فراہمی آب و نکاسی آب کے لئے ایک مربوط پروگرام بنا رکھا ہے جس پر عملدرآمد کے لئے ہر سال سالانہ ترقیاتی پروگرام میں دیہات کے لئے فراہمی آب و نکاسی کی سکیمیں شامل کی جاتی ہیں۔ فنڈز کی دستیابی کے بعد باری آنے پر متذکرہ دیہات میں بھی فراہمی آب و نکاسی کے منصوبہ جات شروع کئے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس سوال میں فلٹریشن پلانٹ کے بارے میں پوچھا گیا تھا اور اس کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ کچھ واٹر سپلائی سکیمیں شروع ہو چکی ہیں جن کی amount کا ذکر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ واٹر سپلائی سکیمیں کب شروع ہوئیں، ان پر کتنا کام ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ سکیمیں 30۔ جون 2020 تک مکمل ہو جائیں گی، اس کی بقایا رقوم اس سال بجٹ میں رکھ دی گئی ہیں اور یہ اگلے سال 30۔ جون 2020 تک مکمل ہو جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد وارث شاد! 30۔ جون 2020 تک یہ مکمل ہو جائیں گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ شروع کب ہوئی تھیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ذرا جواب پڑھ لیں اس میں بڑی تفصیل سے لکھا ہوا ہے کہ اس کا تخمینہ لاگت 18-2017 میں اتنا تھا، 19-2018 میں اتنا تھا اور 20-2019 میں بقایا رقم مل جائے گی پھر یہ مکمل ہو جائیں گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ آٹھ سکیمیں کب شروع ہوئیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ سکیمیں 18-2017 میں شروع ہوئیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ سکیمیں 2017 میں شروع ہوئیں یا 2018 میں شروع ہوئیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ سکیمیں 18-2017 کے مالی سال میں شروع ہوئی ہیں پھر 19-2018 کے بجٹ میں یہ رقم رکھی گئی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ سکیمیں 2017 میں شروع ہوئیں یا 2018 میں شروع ہوئیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ تو میں ڈیپارٹمنٹ سے پتا کر کے ہی بتا سکتا ہوں مجھے زبانی تو یاد نہیں ہے کہ یہ کس تاریخ کو شروع ہوئیں۔ میں ان سے یہ کہہ رہا ہوں کہ 18-2017 کے مالی سال میں شروع ہوئی ہیں اور اگر یہ exact date یا مہینہ پوچھنا چاہ رہے ہیں تو وہ میں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کر بتادوں گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ بھی سمجھ رہے ہیں کہ میں کیا پوچھنا چاہ رہا ہوں۔ ہمارا جو پی ایم ایل(ن) کا دور تھا کیا یہ سکیمیں اس دور میں sanction کر کے شروع کروائی تھیں یا انہوں نے شروع کروائی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! 2017 میں یہی تھے اور انہوں نے ہی شروع کروائی تھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس سوال کا جواب آگیا ہے۔ اگلا سوال ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1352 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی ایچ اے کے پاس گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1352: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے ساہیوال کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں، کتنی گاڑیاں ناکارہ ہیں؟

(ب) کتنی گاڑیاں افسران کے زیر استعمال ہیں اور کتنی گاڑیاں / ٹریکٹر پارکس کے کاموں کے لئے مختص ہیں؟

(ج) مندرجہ بالا وہیکلز کے لئے مینٹیننس / پٹرول کی مد میں سال 18-2017 میں کتنے اخراجات ہوئے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا پی ایچ اے ساہیوال کے پاس گاڑیاں / ٹریکٹرز کی تعداد، پارکس / آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں اگر کم ہیں تو کب تک حکومت مزید فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) پی ایچ اے ساہیوال کی حدود میں کون کون سے پارکس اور روڈز ہیں، کیا میونسپل کمیٹی کمیر میں پی ایچ اے کام کر رہی ہے اگر ہاں تو پی ایچ اے کے تحت کتنا کام ہوا، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) صرف ایک گاڑی ڈبل کیبن ڈالہ ترمیم شدہ ازاں سنگل کیبن ہے اور کوئی بھی ناکارہ گاڑی نہ ہے۔

(ب)

(i) صرف ایک گاڑی جو کہ ترمیم شدہ ڈبل کیبن ڈالہ افسران کے زیر استعمال ہے جبکہ مشینری کی مد میں آٹھ عدد ٹریکٹر اور دو عدد ISUZA گاڑی واٹر باؤزر رہیں جو کہ پارکوں اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال، پانی دینے اور دیگر امور کے لئے مختص ہیں۔

(ii) تمام مشینری قابل استعمال ہے اور کوئی بھی ناکارہ نہ ہے۔

(ج) درج بالا گاڑی / مشینری کے استعمال اور دیکھ بھال وغیرہ کے اخراجات برائے سال 2017-18 اس طرح ہیں۔

i) سال 2017-18 = 50,98,178/- روپے

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

(i) پی ایچ اے ساہیوال کے پاس افسران کے استعمال کے لئے گاڑیاں موجود نہ ہیں۔ صرف ایک ترمیم شدہ سنگل کیبن ڈالہ ہے جو کہ دیگر اشیاء اور پودوں کی نقل و حمل کے علاوہ بوقت ضرورت افسران بھی اسی کو استعمال کرتے ہیں۔

(ii) پی ایچ اے ساہیوال کو افسران کے لئے سرکاری گاڑیوں کی اشد ضرورت ہے۔

(iii) پی ایچ اے ساہیوال کے پاس پارکس کی تعداد کے حساب سے موجود ٹریکٹروں کی تعداد مناسب ہے اور پارکس / گرین بیلٹس کو پانی فراہم کرنے کے لئے گاڑیوں / واٹر باؤزر کی مناسب تعداد موجود ہے۔

(ہ)

(i) پی ایچ اے ساہیوال اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود (شہری حدود ساہیوال) میں کام کر رہی ہے۔

(ii) پی ایچ اے ساہیوال کے زیر انتظام پارکس کی تعداد 29 بر قبہ 116.42 ایکڑ، گرین بیلٹس کی تعداد 20 بر قبہ 32 ایکڑ اور چوک وغیرہ کی تعداد 12 رقبہ 2.8 ایکڑ ہے۔ نرسری پی ایچ اے کا رقبہ دو ایکڑ ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) میونسپل کمیٹی کمیر میں پی ایچ اے ساہیوال کام نہیں کر رہی ہے۔ پی ایچ اے ساہیوال کے مالی و تکنیکی معاملات، افرادی قوت کی تعداد اور دیگر امور کی وجہ سے پی ایچ اے ساہیوال شہر سے باہر کام کرنے سے قاصر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا پی ایچ اے ساہیوال کے پاس گاڑیاں، ٹریکٹرز کی تعداد پارکس آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں۔ اگر کم ہیں تو کب تک حکومت مزید فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا کیا ارادہ ہے اور یہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) میں جو سوال پوچھا تھا اس کا جواب یہ ہے کہ پی ایچ اے ساہیوال کے پاس پارکس کی تعداد کے حساب سے موجود ٹریکٹروں کی تعداد مناسب ہے، پارکس گرین بیلٹس کو پانی فراہم کرنے کے لئے گاڑیوں، واٹر باؤزر کی مناسب تعداد موجود ہے اور مزید کسی مشینری کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب اسی جواب کو پوری دیانتداری سے پڑھ لیں اور سیاست نہ کریں تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ یہ ساہیوال کی فلاح کا کام ہے۔ یہاں پر گورنمنٹ کی جو نالائقی لکھی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ پی ایچ اے ساہیوال کے پاس افسران کے استعمال کے لئے گاڑیاں موجود نہ ہیں۔ صرف ایک ترمیم شدہ سنگل کیبن ڈالہ ہے جو کہ دیگر اشیاء اور پودوں کی نقل وحمل کے علاوہ بوقت ضرورت افسران بھی اسی کو استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ پی ایچ اے ساہیوال کو افسران کے لئے سرکاری گاڑیوں کی اشد ضرورت ہے۔ جو میں نے سوال کیا ہے مجھے بتائیں کہ اس پر کب تک عملدرآمد ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سرکاری گاڑیوں کی افسران کے لئے اشد ضرورت ہو سکتی ہے لیکن ہارٹیکلچر purpose کے لئے جو مشینری چاہئے وہ موجود ہے۔ ان کے دور میں شاہانہ گاڑیاں تمام افسران کے پاس ہوتی رہی ہیں لیکن ہماری حکومت کی قطعی یہ priority نہیں ہے کہ ہر افسر کو اس کی خواہش کے مطابق گاڑی خرید کر دی جائے۔ ہارٹیکلچر کے point of view سے جو مشینری ہیں جن میں آٹھ عدد ٹریکٹرز، دو عدد سوزو گاڑی اور واٹر باؤزر شامل ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے وہاں کوئی further demand نہیں کی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو یہ پہلا ہی ضمنی سوال چل رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں یہ تیسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ ابھی پہلا ہی جز ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں یہ ساہیوال کی فلاح کا سوال ہے۔ جو منسٹر صاحب شاہانہ گاڑیوں کے بارے میں فرما رہے ہیں، پی ایچ اے کا ڈائریکٹر جنرل 19 یا 20 سکیل کا افسر ہوتا ہے کیا وہ ان سے سائیکل مانگ کر علاقے کا وزٹ کرے

گا، آپ پورے ساہیوال کا علاقہ دیکھ لیں وہ علاقہ 25 کلومیٹر کا ہے کیا وہ سائیکل پر جائے گا، مجھے بتائیں کہ وہ کیسے وزٹ کرے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسے کیسے پارکس کا پتا چلے گا، اسے کیسے گرین بیلٹس کا پتا چلے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ اسی سوال میں ہے اور یہ ان کو کب تک ایسی سہولیات دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میرا یہ ضمنی سوال اسی سوال پر ہے اور second میرا جو ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے (ہ) جز میں پارکس کی تعداد تو لکھ دی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کا طالب ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بتایا گیا ہے کہ پی ایچ اے ساہیوال کے زیر انتظام پارکس کی تعداد 29 ہے، رقبہ 116 ایکڑ ہے، گرین بیلٹس کی تعداد 20 ہے، رقبہ 32 ایکڑ ہے، چوک وغیرہ کی تعداد 12 ہے اور نرسری دو ایکڑ پر ہیں تو کہتے ہیں کہ تفصیل دے دی ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں تو کوئی تفصیل نہیں دی گئی، وہ تفصیل کہاں پر ہے وہ ذرا بتا دیں؟ انہوں نے ایوان کی میز پر رکھی ہے لیکن ہمیں تفصیل تو دیں اور ہم اس کے مطابق پڑھیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے فاضل دوست political point scoring نہ کریں۔ یہ ساہیوال ایک سال میں 25 کلومیٹر پر نہیں پھیل گیا۔ دس سال سے ان کی حکومت رہی ہے اور یہ سوال تو ان سے پوچھا جانا چاہئے تھا کہ اگر افسران کی ضرورت تھی تو آپ دس سال سوئے ہوئے تھے۔ آپ نے کیوں

انہیں مشینری نہیں دی اور کیوں آپ نے انہیں گاڑیاں نہیں دیں؟ اگر یہ وہاں کی نمائندگی کرتے رہے ہیں تو دس سال انہیں خیال نہیں آیا کہ افسران کی یہ ضروریات ہیں۔ ہماری حکومت نے austerity adopt کی ہوئی ہے اور جہاں ضرورت ہو گی ہم وہاں گاڑی دیتے ہیں۔ ہاں اگر کام اور ہارٹیکلچر کے لئے وہاں کوئی ضرورت ہے تو ہم priority basis پر گاڑیاں فراہم کر سکتے ہیں لیکن ڈیپارٹمنٹ نے اس کی ڈیمانڈ نہیں کی۔ رہی بات یہ کہ ڈی جی سائیکل پر پھرے گا تو اگر وہ پچھلے دس سال سائیکل پر پھر تا رہا ہے تو کوئی بات نہیں ہے وہ اور دو سال بھی سائیکل پر پھر لے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کے تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے ایک announcement کرنی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ ایک منٹ تشریف تو رکھیں۔ ہمارے سندھ سے ایک معزز سابقہ ایم این اے جناب گل محمد جھکرانی پنجاب اسمبلی کی گیلری میں تشریف رکھتے ہیں جو میرے ساتھ colleague رہے چکے ہیں۔ ہم ان کو پنجاب اسمبلی میں welcome کرتے ہیں۔ یہ پارلیمانی سیکرٹری ایجوکیشن بھی رہ چکے ہیں۔ We welcome you to the Punjab Assembly. (نعرہ ہائے تحسین)

جی، جناب محمد ارشد ملک! یہ آخری سوال ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میاں محمود الرشید چونکہ پانچ سال اپوزیشن لیڈر رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہمیں بھی تو بولنے کا موقع دیں، ہمیں بھی سانس تو لینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال کریں۔ سانس کے لئے آکسیجن لینی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! دیکھیں، وہ point scoring خود کر رہے ہیں، وہ اپوزیشن کے کٹہرے سے باہر ہی نہیں نکل رہے، وہ کنٹینر کی سیاست سے نیچے نہیں آ رہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کنٹینر کو چھوڑیں، آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ اب ان کی حکومت کو ایک سال ہو گیا ہے، 17۔اگست 2019 کو اس selected government کا ایک سال مکمل ہوا ہے اور آپ دیکھیں کہ ہمیں اس selected government نے دیا کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ جب ان کے پاس تمام آلات اضافی موجود ہیں اور ان کے پاس تمام اضافی وسائل بھی موجود ہیں تو میں نے ان سے یہ سوال کیا ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر میں پی ایچ اے کیوں کام نہیں کر رہی؟ جب ان کے پاس یہ سارے وسائل موجود ہیں، وہ میونسپل کمیٹی ہے اور وہاں پر ایک لاکھ سے زیادہ کی آبادی ہے، میونسپل کارپوریشن میں پی ایچ اے موجود ہے لیکن پی ایچ اے وہاں پر کام کیوں نہیں کرنے جا رہی؟

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس میں مہربانی کریں۔ وہ political point scoring سے ہٹ کر اس میں عوام الناس کے لئے مہربانی کریں تاکہ عوام کو اس کا فائدہ ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: بالکل، جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے یہ عرض کروں گا کہ یہ ٹریژری بنچوں کے بڑے زور دار ایم پی اے رہے ہیں اور یہ دس سال کوشش کرتے رہے ہیں کہ پی ایچ اے کمیر ٹاؤن کمیٹی میں جا کر کام کرے لیکن یہ ان سے کام نہیں کروا سکے۔ یہ ٹریژری بنچوں کے اہم رکن ہونے کے باوجود پی ایچ اے کو قائل نہیں کر سکے۔ یہ logical نہیں ہے، 25 کلومیٹر دور ایک میونسپل کمیٹی ہے تو اس کو ہم پی ایچ اے ساہیوال میں شامل کریں، ساہیوال پی ایچ اے وہاں جا کر پودے لگائے اور ہارٹیکلچر کا کام کرے۔ یہ ان کے

purview میں نہیں آتا ہے۔ میونسپل کمیٹی کیرپی ایچ اے ساہیوال کی حدود سے باہر ہے اگر یہ اس کے ساتھ ہوتا تو یہ پچھلے دس سالوں میں اس کو شامل کرا چکے ہوتے اس لئے یہ پی ایچ اے ساہیوال کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ 25 کلومیٹر دور ایک میونسپل کمیٹی کے اندر جا کر کام کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1565 محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! On her behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں، یہ سوال dispose of ہو گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے پہلے کہہ دیا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اسی سوال پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending بھی تو کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ان کو inform کرنا چاہئے تھا، وہ ہمارے سٹاف کو inform کرتیں تاکہ ہم اس سوال کو pending کر دیتے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر آپ اپنے رولز آف پروسیجر میں ترمیم لے آتے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، They should be present.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! on her behalf or his behalf پر سوال dispose of نہیں کیا جا سکتا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے پہلے dispose of کیا ہے۔ میں نے آپ کو پہلے بھی کہا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بیٹھ جاتا ہوں لیکن آپ یہ سوال kill نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں ایک چھوٹا سا سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں نے اس سوال کو dispose of کر دیا ہے۔ جی، اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1601 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونین کونسلز نمبر 131 اور 136 کی گلیوں میں صاف پانی کے نئے پائپ نہ بچھانے سے متعلقہ تفصیلات

*** 1601: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور کی یونین کونسل نمبر 131 اور 136 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے نئے پائپ بچھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا دونوں یونین کونسلوں کو شیر شاہ روڈ تقسیم کرتی ہے جس کے ایک طرف یونین کونسل نمبر 131 کی گیارہ تا پندرہ سٹریٹس اور دوسری طرف یونین کونسل نمبر 136 کی AS34 تا D34 سٹریٹس میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے نئے پائپ نہیں بچھائے گئے جبکہ ان یونین کونسلوں کے باقی تمام علاقہ میں پانی کے نئے پائپ بچھا دیئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جز (ب) میں درج سٹریٹس میں پچھلے کئی ماہ سے مسلسل گندہ، بدبودار پانی آرہا ہے اس بارے میں شکایات کرنے کے باوجود ابھی تک کچھ بھی نہ کیا گیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا سٹریٹس میں نئے پائپ نہ بچھانے کی وجوہات کیا ہیں اور کیا حکومت مذکورہ سٹریٹس میں صاف پانی کے لئے نئے پائپ بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یونین کونسل نمبر 131 اور 136 شادی پورہ واہگہ ٹاؤن میں آتی ہے۔حال ہی میں صرف یونین کونسل نمبر 131 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر سپلائی لائن بچھائی گئی ہے جبکہ یونین کونسل نمبر 136 میں نئی واٹر سپلائی لائن کی بچھائی عمل میں نہیں آئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا یونین کونسل کو شیر شاہ روڈ تقسیم کرتی ہے۔یونین کونسل نمبر 131 کی متاثرہ گلیوں، گلی نمبر 11 اور 15 میں صاف پانی کی لائنیں حال ہی میں بچھا دی گئی ہیں جبکہ یونین کونسل نمبر 136 کی مذکورہ گلیوں میں پانی میں آلودگی کے حوالے سے کوئی شکایت نہ ہے اور پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔یونین کونسل نمبر 136 میں ضرورت ہوئی تو واٹر سپلائی لائن کی تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

(ج) یونین کونسل نمبر 131 کی مذکورہ بالا گلیوں میں پانی میں آلودگی کی شکایت موصول ہونے پر نئی واٹر سپلائی لائن بچھا دی گئی ہے اور اب ان گلیوں میں پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ مئی 2019 میں مذکورہ یونین کونسلز سے پانی کے نمونہ جات لے کر چیک کئے گئے ہیں جس کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یونین کونسل نمبر 131 کی متاثرہ گلیوں، گلی نمبر 11 اور 15 میں صاف پانی کی لائنیں حال ہی میں بچھا دی گئی ہیں اور اب پانی پینے کے لئے موزوں ہے جبکہ یونین کونسل نمبر 136 کی مذکورہ گلیوں میں پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔یونین کونسل نمبر 136 میں ضرورت ہوئی تو واٹر سپلائی لائن کی تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے نہایت قابل احترام منسٹر سے عرض ہے اور یہ جو میں نے سوال پوچھا ہے، یہ میری اپنی constituency میں یونین کونسل نمبر 131 اور یونین کونسل نمبر 136 ایک سڑک کے درمیان left اور right side پر دونوں موجود ہیں اور ان دونوں

یونین کونسلز میں واٹر سپلائی لائنز ڈلوائی گئیں۔ یونین کونسل نمبر131 میں سٹریٹ نمبر11 تا15 میں واٹر سپلائی نہیں ڈالی گئی اور یونین کونسل نمبر136 میں غالباً34AS تا34D میں واٹر سپلائی نہیں ڈالی گئی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو محکمے نے جواب دیا ہے کہ یونین کونسل نمبر131 میں واٹر سپلائی لائن بچھا دی ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر محکمہ کوئی fake جواب دیتا ہے تو آپ کا محکمے میں کوئی ایسا mechanism ہے کہ محکمے سے پوچھ گچھ کی جائے؟

جناب سپیکر! وزیر موصوف سے وہاں کے رہائشیوں نے خود ملاقات کی اور ان سے درخواست کی کہ ہم گندے پانی سے مر رہے ہیں اور ہمیں صاف پانی مہیا کیا جائے کیونکہ آپ کے نئے پاکستان میں اس کو priority پر رکھا گیا ہے تو وزیر موصوف نے immediately order کیا اور میں on the floor of the House آپ کو اپنی طرف سے گارنٹی دے کر کہتا ہوں کہ سٹریٹ نمبر15 میں incomplete pipe ڈالا گیا۔ سٹریٹ نمبر11، 12، 13 اور14 میں کوئی پائپ نہیں ڈالا گیا اور اس کے ساتھ انہوں نے کہا کہ اگر یونین کونسل نمبر136 میں سے کوئی شکایت آئے گی تو ہم اس پر عمل کریں گے جبکہ وہاں پر بھی34AS سے34D تک کوئی پائپ لائن نہیں ہے اور وہاں کے لوگ گندہ پانی پی رہے ہیں تو میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ آیا وہ اس پر نظر ثانی کریں گے اور ہاؤس کے اندر یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ یہ جو محکمہ نے fake جواب دیا ہے، اس کے اندر انہوں نے ایک فرانزک رپورٹ لگائی ہوئی ہے اس پر کوئی date نہیں ہے کہ کس date کو یہ فرانزک لیبارٹری سے release ہوئی اور کس date کو اس کی فرانزک کی گئی۔ انہوں نے وہ بھی fake دی ہے اس کی انکوائری کرائی جائے اور یہاں پر یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ آپ کے حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی اور آپ کے ساتھ غلط بیانی کیوں کی ہے؟ اس حوالے سے میرے پاس درخواست بھی موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اسے دیکھ لیں اور معزز ممبر کے grievances دور کریں، جن گلیوں میں نہیں ہوئی وہاں کروا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنے لگا ہوں کہ معزز ممبر نے کہا ہے کہ گلی نمبر 12، 13 اور 14 میں لائنیں نہیں ڈالی گئیں جبکہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ متاثرہ گلیوں گیارہ اور پندرہ میں صاف پانی کی لائنیں حال ہی میں بچھائی گئی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اسے recheck کر لیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اسے دوبارہ ڈیپارٹمنٹ سے ensure کروں گا اور اگر معزز ممبر کی بات درست ثابت ہوئی اور یہ جواب غلط ہوا تو متعلقہ بندے کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔ چودھری اختر علی! منسٹر صاحب ایوان میں یقین دہانی کرا رہے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ محکمے نے منسٹر صاحب کے حکم سے گلی نمبر 15 میں پائپ لائن بچھائی لیکن وہ بھی ادھوری ہے، اس کا بھی نوٹس لیں کہ آپ کے حکم کی تعمیل میں بھی کس طرح fake رپورٹ ایوان میں پیش کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری اختر علی! منسٹر صاحب نے on the floor of the House commitment کی ہے وہ اسے چیک کر لیں گے۔ اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔ چودھری اختر علی! یہ سوال بھی اسی سے related ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ second سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1602 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور واسا کی طرف سے پانی کے بلز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***1602: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں واسا کی طرف سے پانی کے بل ہر دو ماہ کے لئے دیئے جاتے تھے اگر ہاں تو اس کے ریٹس کیا تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب واسا کی طرف سے ہر ماہ پانی کے بل ارسال کئے جاتے ہیں اگر ہاں تو اس کے ریٹس کیا ہیں اور کب سے تبدیل کئے گئے ہیں، تبدیل کرنے کا نوٹیفکیشن مع وجوہات کی تفصیل بیان کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ مورخہ 01.07.2018 سے قبل واسا لاہور کی جانب سے پانی کے بل دو ماہ کی بنیاد پر بمطابق ریٹس درج کردہ نوٹیفکیشن نمبر L-75322004 مورخہ 14.04.2004 کے تحت جاری کئے جاتے تھے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اب واسا کی طرف سے پانی کے بل ماہانہ کی بنیاد پر ارسال کئے جاتے ہیں یہ عمل مورخہ 01.07.2018 سے کیا گیا ہے۔ پانی کے گھریلو بلوں کے ریٹس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ بل مذکورہ بالا نوٹیفکیشن میں درج کردہ ریٹس کے مطابق ہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یکم جولائی 2018 کو ایک نوٹیفکیشن کے مطابق لاہور میں پانی کے بلوں کو دو ماہ کی بجائے ایک ماہ پر کر دیا گیا۔ میرا سوال یہ تھا کہ اس نوٹیفکیشن کی کاپی دی جائے۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ ہم نے گھریلو صارفین کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اور ان کے پرانے ریٹس ہوں گے۔ وزیر موصوف میرے لئے نہایت محترم ہیں میں انہیں مثال دیتا ہوں کہ یکم جولائی 2018 سے پہلے پانچ مرلے کے گھر کا دو ماہ کا بل -/460

روپے آتا تھا لیکن آج اس گھر کو ایک ماہ کا بل -/460 روپے آرہا ہے حالانکہ انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ ہم نے گھریلو صارفین کو مستثنیٰ قرار دیا ہے لہٰذا یہ سراسر جھوٹ ہے اور ان کی ساری documentation جھوٹ پر چل رہی ہے۔

جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا یہ سوال ہے کہ اس بات کا نوٹس لیا جائے کہ گھریلو صارفین کے جو دو ماہ کے بل تھے انہیں convert کر کے ایک ماہ کر دیا گیا ہے جبکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے گھریلو صارفین کو مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر چودھری اختر علی جو نوٹیفکیشن کہہ رہے ہیں یہ ساتھ لگا ہوا ہے جس کے اندر ٹیرف set کیا گیا تھا۔ اس ٹیرف میں تو کوئی اضافہ نہیں کیا گیا البتہ ایل ڈی اے اور واسا کی طرف سے دو ماہ کی بجائے ہر ماہ بل بھیجنے کا فیصلہ تھا چونکہ ان کے اپنے مسائل تھے جن میں بجلی کے بلوں میں اضافے کی وجہ سے ہر ماہ بجلی کا بل کروڑوں کی amount میں pay کرنا پڑتا تھا اس لئے اسے ماہانہ کیا گیا ہے لیکن ٹیرف میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ اگر چودھری اختر علی کو کوئی خاص complaint ہے کہ پہلے دو ماہ میں اتنا بل آتا تھا اور اب ہر مہینے اتنا بل آرہا ہے تو وہ اپنے حلقے کے دو تین گھروں کے بل مجھے دے دیں میں ان کی تحقیقات کروا لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری اختر علی! کوئی evidence ہے تو وہ منسٹر صاحب کو دے دیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں یکم جولائی 2018 سے پہلے کے بل اور اب کے موجودہ بل وزیر موصوف کے حوالے کر دوں گا پھر یہ اس پر فیصلہ کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 1639 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایل ڈی اے اور ایف ڈی اے میں بی ٹیک (آنرز)
سب انجینئر کی بطور ایس ڈی او ترقی سے متعلقہ تفصیلات

*1639: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں کتنے سب انجینئر کام کر رہے ہیں کس کس شعبہ اور field میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) سب انجینئر کی بطور اسسٹنٹ انجینئر / ایس ڈی او ترقی کا کیا طریق کار اور تعلیم / تجربہ درکار ہے؟

(ج) اس وقت کتنے سب انجینئر کی پروموشن کے کیسز کن کن وجوہات کی بناء پر pending ہیں؟

(د) کیا بی ٹیک (آنرز) کی ڈگری ہولڈر سب انجینئر کو بھی بطور ایس ڈی او / اسسٹنٹ انجینئرز ترقی دی جاتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت بی ٹیک (آنرز) سب انجینئر کو بھی بطور ایس ڈی او یا اسسٹنٹ انجینئر ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) **فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی (FDA)**

ایف ڈی اے میں اس وقت اٹھارہ سب انجینئرز کام کر رہے ہیں جن میں سے پندرہ سول، دو الیکٹریکل اور ایک مکینیکل انجینئرنگ کے شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

لاہور رڈویلپمنٹ اتھارٹی (LDA)

ایل ڈی اے میں کل 48 سب انجینئرز کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی(FDA)

ایف ڈی اے سب انجینئر کی بطور اسسٹنٹ انجینئر ایس ڈی او/ترقی کا طریق کار تعلیم اور تجربہ درج ذیل ہے:

Sixty five percent by initial recruitment with qualification B.Sc in Civil/Electrical/Mechanical Engineering from recognized university and registration with PEC and fifteen percent from amongst the Sub-Engineers who acquire or possess the B.Sc/B.Tech(Hon) from recognized university duly verified by HEC and twenty percent by promotion on the basis of seniority-cum-fitness from amongst the Senior. Sub-Engineers with at least three years service as Senior Sub-Engineers (BS-16)

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی(LDA)

ایل ڈی اے میں سب انجینئرز کے ترقی کا طریق کار کی تفصیل (F/B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی(FDA)

ایف ڈی اے میں ایک سب انجینئر کا کیس برائے پروموشن زیر التواء ہے جس کی وجہ ڈیپارٹمنٹل انکوائری پینڈنگ ہے۔

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی(LDA)

ایل ڈی اے میں سب انجینئرز(بی ایس-16)سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ (بی ایس-17)کے انیس پروموشن کیسز 20فیصد کوٹا کے تحت پروموشن سیٹ نہ ہونے کی بناء پر pendingہیں۔

(د) فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی(FDA)

جی ہاں!

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی(LDA)

جی، ہاں دی جا رہی ہے اور اس کی ڈی پی سی(DPC) جلد کال کی جائے گی۔

(ہ) فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی (FDA)

بی ٹیک (آنرز) ڈگری ہولڈر سب انجینئر کے لئے ترقی بطور ای ڈی او کوٹا پہلے ہی مختص ہے۔

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (LDA)

جی ہاں! ایل ڈی اے میں ایس اینڈ جی اے ڈی کی پالیسی کے تحت بی ٹیک (آنرز) سب انجینئرز کو ترقی دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور ایل ڈی اے میں کتنے سب انجینئرز کام کر رہے ہیں اور ان میں سے کتنے لوگوں کی انکوائریاں چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! جواب کی تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد میں ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی انکوائری چل رہی ہے جو سب انجینئر تھے۔ اس انکوائری کی وجہ سے پچھلے تین سالوں سے ان کی پروموشن pending کیوں چلی آ رہی ہے۔

جناب سپیکر! تفصیل میں یہ نہیں بتایا گیا کہ کس وجہ سے اس کی پروموشن pending ہے صرف یہ کہا گیا ہے کہ آئندہ آنے والی میٹنگ میں ہم اسے دیکھیں گے لیکن اس کی کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اشفاق نامی ایک سب انجینئر ہے اس کی انکوائری کی وجہ سے پچھلی DPC میں اس کا کیس defer ہوا تھا لیکن اب ان کی انکوائری clear ہوئی ہے اس لئے آئندہ جو ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی میٹنگ ہو گی اس میں ان کا کیس رکھا ہوا ہے اور یہ اس میں پروموٹ ہو جائیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ سب انجینئر کی بطور اسسٹنٹ انجینئر / ایس ڈی او کی ترقی کا کیا طریق کار اور تعلیم / تجربہ درکار ہے جس کا تفصیلاً جواب دیا گیا ہے لیکن اس میں کچھ اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کے کیسز pending پڑے ہوئے ہیں لہٰذا آپ

کے توسط سے وزیر صاحب سے گزارش ہو گی کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے جو کیسز pending پڑے ہوئے ہیں ان پر کام کر کے ان کی بھی ڈیپارٹمنٹل پروموشن پر کام کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کوئی ایسا کیس pending نہیں ہے اور خاص طور پر بی ٹیک آنرز سب انجینئرز کو بطور ایس ڈی او اور اسسٹنٹ انجینئر ترقی دینے کے لئے ان کا 15 فیصد کوٹا ہے۔ کوٹے کے مطابق جو جو سب انجینئرز category میں fall کرتے ہیں جب ان کی باری آتی ہے تو انہیں پروموٹ کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس طرح کے کوئی pending cases موجود ہیں تو میں محکمے کو ہدایت دے کر جلد از جلد محکمانہ پروموشن کمیٹی کا اجلاس بلا کر انہیں پروموٹ کراتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! اگر آپ کے پاس ایسے کیسز ہیں تو وہ منسٹر صاحب کو provide کر دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے پاس چار کیسز ہیں جو منسٹر صاحب کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: Mr Muhammad waris Shad! He is satisfied. Member who is asking the question is satisfied.

لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ آپ رولز آف پروسیجر میں ترمیم کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کے بعد ہی ترمیم ہو گی ابھی تو نہیں ہو سکتی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! رولز آف پروسیجر کے مطابق تین ضمنی سوال کئے جا سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ممبر مطمئن ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد! میرے سینئر ہیں اگر یہ کوئی سوال کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اجازت دے دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ satisfied ہیں یا نہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی بات کر لی ہے اگر جناب محمد وارث شاد کوئی اور ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو وہ ان کا right بنتا ہے اس لئے آپ انہیں اجازت دے دیں۔ آپ مہربانی کریں چونکہ جناب محمد وارث شاد ہمارے سینئر ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد سوال لکھ کر بھیجا کریں دوسروں کے سوالوں پر ضمنی سوال نہ کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ وہ نہیں ہے بلکہ میں اور سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میرا بہت اہم ترین سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جناب محمد طاہر پرویز نے سوال کیا تھا کہ بی ٹیک سب انجینئرز کو بطور ایس ڈی او پروموٹ کرنے کے لئے کیا procedure adopt کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کا یہاں یہ جواب دے دیا گیا ہے کہ بی ٹیک آنرز ڈگری ہولڈر سب انجینئرز کے لئے ترقی بطور ایس ڈی او کا کوٹا پہلے ہی سے مختص ہے۔

جناب سپیکر! اب پوچھا یہ گیا تھا کہ ان کا کیا procedure adopt کرتے ہیں اور ان کا کیا کوٹا ہے چونکہ 15 فیصد کوٹا تو دوسرے سب انجینئرز کا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بی ٹیک انجینئرز کے لئے کتنا کوٹا مخصوص ہے۔ بڑے پیارے منسٹر ہیں یہ بتادیں کہ آپ نے بی ٹیک کے لئے کتنا کوٹا رکھا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔

جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ بی ٹیک انجینئرز کے لئے پروموشن کے اعتبار سے پندرہ فیصد کوٹا رکھا گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب دوسرے سب انجینئرز کا کوٹا بتا رہے ہیں۔ کیا یہ ان کے لئے 15 فیصد کوٹا کی سٹیٹمنٹ دے رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! مجھے امید ہے کہ آپ جواب سے مطمئن ہوں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1663 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1759 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1761 جناب گلریز افضل گوندل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آج تو کوئی چیز بانٹنی چاہئے کیونکہ آج میرے دو سوال آگئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! last time آپ نے اپنی reservation کا اظہار کیا تھا تو آج آپ کے دو سوال آگئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جب آپ محبّت سے دیکھتے ہیں تو ہم خُوش ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میں ہمیشہ آپ کو محبّت کی نظر سے دیکھتا ہوں کیونکہ آپ میرے بڑے بھائی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1776 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:الیاس کالونی وحدت روڈ کے سیوریج سسٹم کی زبوں حالی

*1776: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 211، پی پی۔160 الیاس کالونی وحدت روڈ لاہور کے سیوریج سسٹم کی بدحالی کی وجہ سے گلیوں میں دو سے تین فٹ تک پانی کھڑا رہتا ہے اور نمازی مسجد میں جانے سے بھی قاصر ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سیوریج کا تخمینہ سال 18-2017 اور سال 2019 میں لگایا گیا ہے مگر تاحال فنڈز کا اجراء نہ ہوا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت / محکمہ کب تک اس علاقہ کے سیوریج کے نظام کو درست کرنے یا نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حال ہی میں اچھرہ سب ڈویژن نے آخری بس سٹاپ وحدت روڈ تا فیض روڈ اولڈ مسلم ٹاؤن تک مکینیکل مشینری کے ذریعے صفائی کروائی ہے جس کی وجہ سے سیوریج لائن بہترین طریقے سے چل رہی ہے۔

(ب) چونکہ مکینیکل مشینری کے ذریعے صفائی کروادی گئی ہے جس کی وجہ سے سیوریج لائن بہترین طریقے سے چل رہی ہے۔ تازہ ترین تصاویر ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) فی الحال سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے۔ البتہ جب بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو اسے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز(ب) میں جو سوال پوچھا گیا ہے اسے آپ پڑھ لیں۔ اس سوال کا بالکل غلط جواب دیا گیا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ وہ مجھے جز(ب) کے سوال کا جواب بتادیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سال 18-2017اور سال2019 میں اس مقصد کے لئے تخمینہ لاگت نہیں لگایا گیا کہ یہاں پر سیور یج لائنوں کو تبدیل کیا جائے البتہ مکینیکل مشینری کے ذریعے صفائی کروادی گئی ہے اور اب سیوریج لائن بہترین طریقے سے چل رہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اسspecificسوال کے بارے میں کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کروں گا۔ محکمہ نے جواب دیتے ہوئے بالکل سفید جھوٹ بولا ہے۔ وحدت روڈ سے یہ جگہ دو تین فٹdownہے اور اسی جگہ پر ایک جامعہ مسجد بھی واقع ہے۔ میں نے اپنے سوال کے ساتھ اس کی تصویریں بھی لف کی تھیں۔ ان تصویروں میں یہ مسجد اور وہاں پر کھڑا ہوا پانی صاف نظر آرہا ہے۔ آپ ان تصویروں کو بے شک ملاحظہ فرمالیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ آپ ہاؤس سے ایک کمیٹی وہاں پرvisit کرنے کے لئے آج ہی بھجوادیں۔ محکمہ نے انتہائی غلط بیانی سے کام لیا ہے اور نالائقی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہاؤس کی یہ کمیٹی اس جگہ کاvisit کرے اور پھر اپنی رپورٹsubmit کرے۔

جناب سپیکر! اس رپورٹ کی روشنی میں محکمہ کے اس اہلکار کے خلاف کارروائی کی جائے کہ جس نے یہ رپورٹ بھیجی ہے اور اگر میری بات غلط ثابت ہو جائے تو پھر میرے خلاف کارروائی کی جائے۔ یہ کون سیmechanicalصفائی ہے جو کہ انہوں نے اچھرہ سے شروع کی اور پھر پورے مسلم ٹاؤن میں ہو گئی ہے؟ اس جگہ پر آج بھی پانی کھڑا ہوا ہے۔ ایک دفعہ بارش ہو جائے تو وہاں پر چار چار فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے اور وہاں کے نمازی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں جا سکتے۔ یہ میاں محمود الرشید کا اپنا حلقہ ہے اور پتا نہیں یہ کس بات کی ان کو سزا دے رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس مسئلے کو حل کروائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرے دوست جناب محمد ارشد ملکshoutنہ کریں۔

جناب سپیکر!میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر وہاں پر نئی سیوریج لائن کی ضرورت ہوئی تو ضرور ڈالیں گے لیکن اگر ضرورت نہیں ہے تو پھر میں وہاں پر ڈیڑھ کروڑ روپے کی سیوریج لائن کیوں ڈالوں؟ ہم need base کے اُوپر کام کرتے ہیں۔ یہ میرا حلقہ انتخاب ہے اور میں پانچویں دفعہ وہاں سے ایم پی اے منتخب ہوا ہوں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر کسی particular street کی نشاندہی فرما دیں تو اس کو چیک کروا لیں گے اگر یہ اولڈ مسلم ٹاؤن کی بات کر رہے ہیں تو وہاں پر نئے سیوریج پائپ ڈالنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی particular street or point پر کوئی سیوریج لائن punctured ہے تو اسے ٹھیک کروایا دیا جائے گا لیکن main سیوریج لائن بدلنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کسی particular street or point کی نشاندہی کر دیں تو منسٹر صاحب اس کو ٹھیک کروا دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پچھلے دس سال میاں محمود الرشید کو نہیں بُھولتے، ان دس سالوں میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اس علاقے کی ساری main سیوریج لائن نئی ڈالی ہے۔ میں تو پہلے ہی ایک specific گلی کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں وحدت روڈ، بٹ سویٹ کی back side پر مسجد والی گلی کی بات کر رہا ہوں۔ یہ میاں محمود الرشید کا اپنا حلقہ ہے۔ اس گلی کی سیوریج لائن تبدیل کرنے کے لئے دو مرتبہ تخمینہ لاگت تیار کیا گیا لیکن اس کے لئے فنڈز مہیا نہیں کئے جا رہے۔

جناب سپیکر! ہم یہ سوالات بڑی محنت سے اس معزز ایوان اور حکومت کی توجہ مبذول کروانے کے لئے لاتے ہیں۔

جناب سپیکر! محکمہ نے میرے سوال کا بالکل غلط جواب دیا ہے۔ میں نے specific بات کی ہے اور میں نے بالکل specific سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ:

"کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر211، پی پی۔160 الیاس کالونی وحدت روڈ لاہور تا فیض روڈ اولڈ مسلم ٹاؤن سیوریج سسٹم کی بدترین بدحالی کی وجہ سے گلیوں میں دو سے تین فٹ تک پانی کھڑا رہتا ہے اور نمازی مسجد میں جانے سے بھی قاصر ہیں؟"

جناب سپیکر! کیا انہوں نے یہ محکمہ صرف جھوٹ بولنے کے لئے رکھا ہوا ہے؟ میں shout نہیں کر رہا لیکن مجھے محکمہ کا جواب پڑھ کر تکلیف ہو رہی ہے۔ ہم سوال گندم کے بارے میں پوچھتے ہیں جبکہ جواب چنے کے بارے میں دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ ہمیں پچھلے دس سال کی باتیں سُنا کر اپنی جان چُھڑانا چاہتے ہیں۔ یہ selected لوگ اپنے ایک سال کی کارکردگی بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں۔ اب ہم اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کے حوالے سے کوئی direction تو دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ جہاں پر ضرورت ہو گی سیوریج لائن کو درست کیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کو آپ pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! منسٹر صاحب نے واضح طور پر یقین دہانی کروائی ہے کہ جہاں پر ضرورت ہو گی وہاں کی سیوریج لائن کو ٹھیک کیا جائے گا۔ سوال کو pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروادی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر میں دوبارہ پچھلے دس سالوں کا حوالہ دوں گا تو پھر معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک ناراض ہو جائیں گے۔ جناب محمد ارشد ملک کی پارٹی پچھلے دس سال صوبہ پنجاب پر حکمرانی کرتی رہی ہے لیکن ان کو

یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اپنے گھر کے باہر جو گلی ہے اسے ٹھیک کروادیں۔ آج یہ ایوان میں shout کر رہے ہیں اور چیخیں مار رہے ہیں۔

جناب سپیکر! چونکہ جناب محمد ارشد ملک نے آج یہاں کھڑے ہو کر request کی ہے تو میں ان کے گھر کا دروازہ، گلی ضرور دیکھوں گا اور وہاں پر سیوریج کا کوئی مسئلہ درپیش ہے تو اس کو ٹھیک کروایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک! اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! [********]

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میں آپ کی اس بات کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ اگلا سوال جناب جاوید کوثر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1782 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرخان ہاؤسنگ سکیم نمبر 1 کی تکمیل و فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***1782: جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرخان ہاؤسنگ سکیم نمبر 1 کی سیوریج سکیم کب شروع ہوئی؟

(ب) اس سکیم کے لئے کتنے فنڈ مختص کئے گئے اور اب تک کتنے فنڈ جاری ہوئے ہیں؟

(ج) یہ سکیم کب تک مکمل کرلی جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ہاؤسنگ سکیم نمبر 1 گوجرخان کے لئے سیوریج سکیم مالی سال 17-2016 میں شروع ہوئی تھی۔

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(ب) مذکورہ سکیم کے لئے جاری کردہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. 2016-17 : 26لاکھ52ہزار روپے۔
2. 2017-18 : ایک کروڑ20لاکھ روپے
3. 2018-19 : 49لاکھ روپے
4. 2019-20 : 10لاکھ روپے

(ج) یہ مذکورہ سکیم سال2019-20 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے اور امید ہے 30.06.2020تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر!میں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ تحصیل گوجر خان ہاؤسنگ سکیم نمبر1 میں سیوریج سسٹم کو کب تک مکمل کیا جائے گا؟اس سکیم کو مکمل کرنے کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم درکا ہے جبکہ اس مرتبہ اس سکیم کے لئے صرف دس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔محکمہ نے جواب کے جز(ج)میں بتایا ہے کہ مذکورہ سکیم سال2019-20 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے اور امید ہے کہ2020-06-30تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صرف دس لاکھ روپے کے بجٹ سے یہ سکیم کس طرح مکمل ہو گی؟

وزیر ہاؤسنگ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!یہ ongoing سکیم ہے۔محکمہ کے ساتھ یہ بات طے ہوئی ہے کہ اس سکیم کی گرانٹ میں اضافہ کیا جائے گا۔ایک سمری بنا کر بھجوائی جائے گی تاکہ اس ongoing سکیم کے لئے مزید فنڈز حاصل کئے جائیں اور2020تک اس سکیم کو مکمل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،بڑی مہربانی۔اگلا سوال بھی جناب جاوید کوثر کا ہے۔جی،سوال نمبر بولیں۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر1783 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل گوجر خان میں واٹر سپلائی اور سیوریج سکیمز کی تفصیلات

*1783: **جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل گوجر خان میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیمیں زیر تعمیر ہیں؟

(ب) ان سکیموں کے لئے کتنے فنڈ مختص کئے گئے تھے اوراب تک کتنے فنڈ ریلیز کئے گئے ہیں؟

(ج) ان سکیموں کو کب تک مکمل کر لیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) تحصیل گوجر خان میں واٹر سپلائی سکیم کی کوئی بھی نئی سکیم زیرِ تعمیر نہ ہے جبکہ ہاؤسنگ سکیم نمبر2 گوجر خان کے لئے سیوریج کی ایک سکیم زیرِ تعمیر ہے۔

(ب) مذکورہ سکیم کے لئے جاری کردہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. 2016-17 : 26لاکھ52ہزار روپے۔
2. 2017-18 : ایک کروڑ20لاکھ روپے۔
3. 2018-19 : 49لاکھ روپے۔
4. 2019-20 : 10لاکھ روپے۔

(ج) مذکورہ سکیم سال2019-20 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے اور امید ہے۔ 30۔جون 2020تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ:

"مذکورہ سکیم سال2019-20 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے اور امید ہے کہ30-06-2020 تک مکمل ہو جائے گی۔"

جناب سپیکر! امید کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کریں گے۔ یہ سکیم پچھلے چار سال سے لوگوں کے لئے عذاب بنی ہوئی ہے۔ یہ سیوریج کی سکیم ہے اور پچھلے چار سال سے مکمل نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت پریشانی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ سیوریج کی سکیموں کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 1794 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: واسا کے ملازمین کی تعداد

*1794: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا فیصل آباد میں کتنے ملازمین عہدہ / گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ب) واسا فیصل آباد کے سال 18-2017 اور سال 19-2018 کے اخراجات کتنے ہیں اور آمدن کتنی ہے؟

(ج) واسا فیصل آباد کتنے صارفین کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کر رہا ہے؟

(د) واسا فیصل آباد کتنی فیکٹریوں / کارخانوں کو پانی فراہم کرتا ہے؟

(ہ) واسا فیصل آباد اپنے صارفین سے کس شرح سے بل پانی وصول کرتا ہے؟

(و) واسا فیصل آباد فیکٹریوں / کارخانوں سے کس شرح سے بل پانی وصول کرتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا فیصل آباد میں کل 1829 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واسا فیصل آباد کے برائے سال 18-2017 اور سال 19-2018 کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) واسا فیصل آباد اس وقت تقریباً 70 فیصد آبادی کو صاف پانی مہیا کر رہا ہے۔

(د) واسا فیصل آباد 92 انڈسٹریل اور 1931 کمرشل اداروں کو پانی کی سہولت فراہم کر رہا ہے۔

(ہ) واسا فیصل آباد اپنے صارفین سے حکومت کے مقرر کردہ ٹیرف برائے سال 2006 کے مطابق بل وصول کرتا ہے جس کی تفصیل تتمہ (پ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) واسا فیصل آباد اپنے انڈسٹریل اور کمرشل صارفین سے پانی کے اخراجات فیرول سائز اور رقبہ کے مطابق وصول کر رہا ہے جس کی تفصیل تتمہ (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ واسا فیصل آباد میں کتنے ملازمین عہدہ / گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ واسا فیصل آباد میں کل 1829 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال پہلے بھی اُٹھایا تھا اور میرے لئے میاں محمود الرشید بڑے قابل احترام ہیں۔ انہوں نے on the floor of the House یہ commitment کی تھی کہ ہم واسا کے کنٹرکٹ ملازمین کی محکمانہ ترقی کا کام مکمل کریں گے اور انہوں نے خصوصی طور پر daily wages والوں کے لئے کہا تھا کہ جن لوگوں کو تین سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے ہم اُن لوگوں کو ریگولر کریں گے۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی وساطت سے صرف واسا فیصل آباد کے ملازمین کی بات آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں کہ واسا فیصل آباد میں دو ہزار سے زائد لوگ daily wages پر کام کر رہے ہیں۔ وہاں پر یہ ہوتا ہے کہ یہ چھوٹے ملازمین جس افسر کی چاپلوسی کرتے ہیں وہ افسر اُن کی فائل recommend کر دیتے ہیں لیکن باقی لوگ دھکے کھاتے پھر رہے ہیں اور عرصہ چھ چھ سال سے sewerman اور باقی چھوٹے ملازمین کو آج تک ریگولر نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ اپنی پہلی commitment پر قائم ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم صرف واسا فیصل آباد کے لئے نہیں بلکہ ہم پنجاب کے تمام واساز کے لئے یکساں پالیسی بنا رہے ہیں کہ جو ملازمین adhoc basis پر کام کر رہے ہیں اور انہیں عرصہ تین سے پانچ سال ہو چکا ہے تو ہم نئے لوگوں کی بھرتی کرنے کی بجائے priority basis کے اوپر اُن لوگوں کو ہم regularize کریں۔ اس کے اوپر کام جاری ہے اور آئندہ ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر جب یہ پالیسی بن جائے گی تو پھر سارے adhoc ملازمین انشاءاللہ permanent ہو جائیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میاں محمود الرشید عمر میں بھی مجھ سے بڑے ہیں اور ماشاءاللہ سینئر بھی ہیں انہوں نے بطور وزیر یہاں on the floor of the House جو commitment کی تھی اُس commitment کا کیا بنا ہے؟ یہ adhoc ملازمین ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور ان کے پاس پانچ پانچ سال کا تجربہ ہے۔ ہم جو نیا بندہ بھرتی کرتے ہیں اُس کو کام کا پتا نہیں چلتا وہ ویسے ہی دہاڑی لگاتا ہے اور گھر چلا جاتا ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ وزیر موصوف کوئی time frame دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس میں financial matters ہیں لہٰذا فنانس ڈیپارٹمنٹ involve ہے اور اس سے گورنمنٹ کی approval بھی لینا پڑے گی اس لئے میں نے ممبر موصوف سے کہہ دیا ہے کہ ہم نے یہ process شروع کیا ہوا ہے تو hopefully دسمبر تک یہ ساری چیزیں مکمل ہو جائیں گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وزیر موصوف میرے بڑے بھائی ہیں میں پھر ان کی بات پر اعتبار کر لیتا ہوں۔ میرے سوال کا جز (ج) یہ تھا کہ "واسا فیصل آباد کتنے صارفین کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کر رہا ہے؟" اگر آپ اس کا جواب پڑھیں گے تو اس کا بڑا گول مول سا جواب ملے گا۔

جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ واسا فیصل آباد میں اس وقت تقریباً 70 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا ہے۔ یہ سراسر غلط بیانی ہے۔ فیصل آباد کے حوالے سے ایک JAICA پراجیکٹ تھا۔ میاں محمود الرشید پچھلے ماہ فیصل آباد گئے تھے انہوں نے وہاں پر واسا اور FDA کی میٹنگ بھی لی اور وہاں پر ہاؤسنگ کالونی کے حوالے سے بھی کچھ میٹنگز لیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر on the floor of the House چیلنج کر رہا ہوں کہ فیصل آباد میں 70 فیصد آبادی کو پینے کے صاف پانی کے حوالے سے جو جواب دیا گیا ہے وہ سراسر غلط ہے لہٰذا اس کا صحیح جواب اس معزز ایوان کے اندر پیش کیا جائے۔ نہیں تو وزیر موصوف مجھے بھی بلا لیں میں اپنا home work کر کے آتا ہوں، ایم ڈی واسا فیصل آباد کو بھی بلا لیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے بتا دوں گا کہ کتنی آبادیوں کو پینے کا صاف پانی مل رہا ہے اور کتنی آبادیوں کو پینے کا صاف پانی نہیں مل رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی جناب محمد طاہر پرویز اندازے سے بات کر رہے ہیں۔ محکمے نے لکھ کر بھیجا ہے کہ ہم تقریباً 70 فیصد لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کر رہے ہیں۔ اگر معزز ممبر اس

جواب سے differ کرتے ہیں تو یہ مجھے details لکھ کر دے دیں میں اُس پر ایک کمیٹی بناؤں گا اور دیکھوں گا کہ یہ جواب غلط ہے یا صحیح ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جز (و) میں یہ پوچھا تھا کہ واسا فیصل آباد فیکٹریوں اور کارخانوں سے کس شرح سے پانی کا بل وصول کرتا ہے؟ اس کا جواب یہ آیا ہے کہ واسا فیصل آباد اپنے industrial and commercial صارفین سے پانی کے اخراجات سائز اور رقبے کے مطابق وصول کر رہا ہے۔ وہاں پر یہ ہو رہا ہے کہ commercial connections کو residential bill دیئے جاتے ہیں اور چھوٹا عملہ میل ملاپ کر کے فیکٹری والوں کو گھریلو لائنوں میں سے connections دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف کو ایک مثال دیتا ہوں کہ سرفراز کالونی، المعصوم ٹاؤن، مقبول روڈ، پیپلز کالونی نمبر 2 اور ڈی گراؤنڈ میں industrial پانی گھریلو لائنوں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ پہلے بھی اس معزز ایوان میں یہ سوال اُٹھایا گیا تھا اُس پر پندرہ بیس دن کے لئے یہ پانی روکا گیا تھا لیکن اُس کے بعد دوبارہ وہی حال ہو چکا ہے تو وزیر موصوف سے میری یہ گزارش ہے کہ محکمہ سے بڑا clear order pass کرائیں کہ رہائشی لائنوں میں کسی قسم کا کمرشل پانی نہیں ڈالا جائے گا اور ان کی SOP's بھی یہی ہیں اس پر وزیر موصوف اس معزز ایوان کو بتا دیں کہ یہ اس پر کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ممبر موصوف نے جن کالونیوں کا ذکر کیا ہے میں اجلاس کے بعد اُن کالونیوں کے حوالے سے special inquiry کراتا ہوں اور انشاء اللہ ان کی شکایت کو دُور کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اجلاس کے بعد وزیر صاحب سے مل لیں۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1820 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل روجھان میں سال 2017 تا 2019 میں واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*1820: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل روجھان میں سال 2017 تا 2019 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی گئی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان منصوبوں میں کتنے منصوبے ایسے ہیں جو بروقت مکمل ہوئے اور کتنے منصوبے جو نامکمل ہیں؟

(ج) ان منصوبوں کی مدت تکمیل کیا تھی اور منصوبے بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات بتائیں؟

(د) ان سکیموں پر اس وقت تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور یہ تمام منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز ان سکیموں سے کتنی آبادی مستفید ہو رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) تحصیل روجھان میں سال 2017 تا 2019 میں واٹر سپلائی کے درج ذیل منصوبوں کی منظوری دی گئی۔

Water Supply from Ozman Tribal Area to Rojhan Chowk installation of main Tank in Rojhan Chowk and then further distribution Tanks Basti Wise Union Council Rojhan Basti (Cost Rs.60.000 Million)

(ب) اوپر بیان کیا گیا منصوبہ حال ہی میں منظور ہوا ہے اور اس پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔

(ج) اِس منصوبے کی مدت تکمیل ایک سال ہے اور یہ منصوبہ مارچ 2020 تک مکمل ہو جائے گا۔

(د) اس منصوبے پر 30۔جون 2019 تک 30.00 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور اس منصوبے کی تکمیل کے بعد 15969 افراد مستفید ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے سوال میں روجھان کی واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں کے حوالے سے سوال کیا تھا لیکن ان سکیموں کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی، نہ ہی اُن سکیموں کا کوئی ذکر کیا گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ وہاں پر سیوریج کی کوئی سکیمیں شروع ہوئی ہیں اور اگر شروع نہیں ہوئیں تو کب تک شروع ہوں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں آپ کو جواب دے دیتا ہوں وہاں پر ابھی تک کوئی ایسی سکیم شروع نہیں ہوئی۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! تو روجھان میں یہ سکیمیں کب تک شروع ہوں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر صاحب کو request کرتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال پوچھا تھا اُس کا جواب دیا ہوا ہے اور اُس کی پوری تفصیل نیچے دی گئی ہے کہ اس پر 60 ملین روپے کی ضرورت تھی اور وہ منصوبہ زیر تکمیل ہے۔ اس منصوبے پر 30۔جون 2019 تک 30 ملین روپے خرچ ہو چکے تھے اور اس منصوبے کے اوپر جو بقایا رقم لگنی ہے 20-2019 میں مزید 30 ملین روپے محکمہ کو مل گئے ہیں اور انشاءاللہ 20۔جون تک یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جو 30 ملین روپے ان سکیموں پر خرچ ہو چکے ہیں تو ان سکیموں کا کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان سکیموں کے حوالے سے 60 ملین روپے ٹوٹل رقم رکھی گئی تھی جس میں سے 30 ملین روپے ملے ہیں جس سے تقریباً 50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں خود دیکھ کر آیا ہوں کہ وہاں پر کام ہو رہا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! 30 ملین روپے مزید اس سال جاری ہوگئے ہیں اور اس کی پوری لاگت اس پر خرچ ہو جائے گی تو جون 2020 تک یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ منصوبہ روجھان شہر کے لئے نہیں بلکہ یہ الگ ایک علاقہ ہے جو کہ انڈس ہائی وے کے قریب ہے اور اس حوالے سے میں نے PHE والوں سے خود پیسے بھی رکھوائے تھے اور اس منصوبے پر کافی کام مکمل ہو چکا ہے اور دسمبر تک یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا کیونکہ میں خود دو دن پہلے اس حوالے سے visit کر کے آیا ہوں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! روجھان شہر کے حوالے سے کچھ بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! روجھان شہر کے حوالے سے اس سال 8 کروڑ روپے کی واٹر سپلائی سکیمیں رکھی گئی ہیں اور اس پر بھی کام چل رہا ہے اور اس حوالے سے surveys ہو چکے ہیں لیکن میں مزید experts منگوا رہا ہوں تا کہ ہم بہتر طریقے سے surveys کروا کے اس پر کام شروع کروا سکیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1821 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور: تحصیل روجھان میں
واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*1821: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں سال18-2017 اور سال19-2018 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ چالو حالت میں ہیں اور کتنے کب سے خراب ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل روجھان میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ ہے، فلٹریشن پلانٹ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ -/20روپے کا کین خریدنے پر مجبور ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل روجھان میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع راجن پور میں سال18-2017اور سال19-2018میں دس فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے جن کے جائے مقام درج ذیل ہیں:

1- ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور
2- سول کلب جام پور
3- بوائز ہائی سکول جام پور
4- کوٹلہ چونگی جام پور
5- دربار محسن شاہ جام پور
6- زچہ بچہ سنٹر جام پور
7- محلہ علی پور جام پور
8- پرائمری سکول تارے والا جام پور
9- دربار نورے شاہ غازی جام پور
10- میونسپل پارک جام پور

(ب) ضلع راجن پور میں اب تک 14 فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں جن میں دس فلٹریشن پلانٹس محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جبکہ چار فلٹریشن پلانٹس کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن (CBO) کی تحویل میں ہیں۔ان فلٹریشن پلانٹس میں سے گیارہ چالو حالت میں ہیں جبکہ کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن کے زیر تحویل فلٹریشن پلانٹس میں سے تین فلٹریشن پلانٹس مختلف وجوہات کی وجہ سے بند پڑے ہوئے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ تاحال تحصیل روجھان میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی جانب سے کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام سال19-2018کے تحت تحصیل روجھان میں تین فلٹریشن پلانٹ پر کام جاری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ضلع راجن پور کے واٹر فلٹریشن پلانٹس کے حوالے سے سوال کیا گیا تھا تو مجھے جو detail جواب دیا گیا ہے اس کے مطابق 14 فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں جس میں سے گیارہ فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں جبکہ CBO کے زیر تحویل فلٹریشن پلانٹس میں سے تین فلٹریشن پلانٹس مختلف وجوہات کی بناء پر بند پڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ ان پلانٹس کے بند ہونے کی وجوہات بتائی جائیں اور کیا آپ ان فلٹریشن پلانٹس کو چالو کرنا چاہتے ہیں یا وہ پلانٹس یونہی بند پڑے رہیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ تینوں پلانٹس CBOs کے حوالے تھے۔ ان میں سے دو پلانٹس بجلی کا بل جو کہ لاکھوں روپے تک پہنچ گیا ادا نہ کرنے کی وجہ سے بند پڑے ہیں اور واپڈا والوں نے ان کا کنکشن disconnect کر دیا۔ دوسرے پلانٹ کے filters change نہیں کئے گئے چونکہ گورنمنٹ براہ راست ان فلٹرز کی maintenance نہیں کرتی بلکہ O&M لوکل آرگنائزیشنز کے ذمہ ہوتی ہے لہٰذا اس وجہ سے یہ پلانٹ بند پڑا ہے۔

جناب سپیکر! اب ہم دوبارہ departmentally اس کو چیک کر رہے ہیں۔ آئندہ سال کے لئے ہمارا یہ پروگرام ہے کہ اب جو نئی لوکل باڈیز بنیں گی تو یہ تمام فلٹریشن پلانٹس لوکل گورنمنٹ کے حوالے کئے جائیں گے تاکہ ان کی proper O&M ہو سکے اور وہ اس طرح سے بند نہ ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ جتنے بھی ضلع راجن پور کے اس طرح کے پلانٹس ہیں ان کی detail دے دیں تاکہ ان کے حوالے سے ہم جو کچھ بھی کر سکتے ہیں وہ آپ سے کروائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اس حوالے سے انشاءاللہ ضرور کام کریں گے اور اس حوالے سے آب پاک اتھارٹی بھی بنی ہے اور اس میں ایک بلین روپے بھی رکھے گئے ہیں۔ ہم روجھان کو priority پر رکھتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ڈسٹرکٹ راجن پور کی تفصیل منگوالیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (د) میں جواب دیا گیا ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام سال19-2018 کے تحت تحصیل روجھان میں تین فلٹریشن پلانٹس پر کام جاری ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ فلٹریشن پلانٹس جن پر کام جاری ہے، یہ کہاں کہاں پر لگائے جا رہے ہیں تفصیل بتائی جائے اور ان پر کام کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان کا 50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ ان پلانٹس پر ٹوٹل لاگت 23.8 ملین روپے تھی جس میں 12 ملین روپے مل چکے ہیں اور 30۔ جون 2020 تک باقی ماندہ کام مکمل ہو جائے گا البتہ یہ پلانٹس کس کس جگہ پر لگے ہیں اس کی تفصیل میں محکمے سے لے کر محترمہ کو provide کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی تفصیل میں محترمہ کو فراہم کر دوں گا میرے پاس اس کی تفصیل موجود ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1879 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کے بیشتر علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1879: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ کے بیشتر علاقوں میں پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے؟

(ب) پی پی-72 سرگودھا کی کن آبادیوں میں واٹر سپلائی کی سہولت موجود نہ ہے ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پھلروان میں واٹر سپلائی کی سہولت نہ ہے جبکہ ماڑی لک میں واٹر سپلائی سکیم ناکارہ ہو چکی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل بھلوال اور پی پی-72 کی تمام آبادیوں میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے اور ماڑی لک سکیم کو فنڈز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ کا 60 فیصد حصہ دریائے جہلم کے بائیں کنارے پر میٹھے پانی کی پٹی میں واقع ہے اور وہاں کے لوگوں کو بذریعہ ہینڈ پمپ اور موٹر پمپ میٹھے پانی تک رسائی حاصل ہے۔ ہاں البتہ تقریباً 40 فیصد آبادی کی میٹھے پانی تک رسائی نہ ہے۔

(ب) پی پی-72 سرگودھا تحصیل بھیرہ میں صرف بھیرہ شہر اور مضافات کی آبادیوں کے لئے واٹر سپلائی کی سہولت موجود ہے۔ ان کے علاوہ دیہات میں عوام کو بذریعہ ہینڈ پمپ اور موٹر پمپ میٹھے پانی تک رسائی حاصل ہے۔ ماضی میں چک رام داس، ڈھل، علی پور سیداں، خان محمد والا، فتح گڑھ اور زین پر کے لئے واٹر سپلائی کی سکیمیں بنائی گئی ہیں مگر دریائے جہلم کے کنارے میٹھے پانی کی پٹی میں واقع ہونے کی وجہ سے زیادہ دیر تک نہ چل سکیں۔

(ج) پھلروان میں واٹر سپلائی سکیم موجود ہے یہ سکیم ٹی ایم اے بھلوال کو 2016 میں ہینڈ اوور کی گئی تھی اور اب ضلع کونسل سرگودھا اس سکیم کو چلا رہی ہے جبکہ ماڑی لک میں واٹر سپلائی سکیم بھی موجود ہے اور چل رہی ہے اس سکیم کو مزید بہتر بنانے کے لئے اس کی توسیع اور rehabilitaion کی ضرورت ہے۔

(د) سالانہ ترقیاتی پروگرام کے ذریعے حکومت صوبے کے تمام شہروں اور دیہات میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کا پروگرام رکھتی ہے۔ باری آنے پر تحصیل بھلوال اور پی پی-72 کی تمام آبادیوں میں واٹر سپلائی کی سہولت مہیا کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کے جز(ب) میں جواب دیا ہے کہ ماضی میں چک رام داس، ڈھل، علی پور سیداں، خان محمد والا، فتح گڑھ اور زین پور کے لئے واٹر سپلائی کی سکیمیں بنائی گئی ہیں تو یہ ان کا جواب بالکل غلط ہے۔ وہاں صرف دو گاؤں ایسے ہیں جہاں سکیمیں بنائی گئی ہیں جو کہ آج تک چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! آگے جواب میں لکھا گیا ہے مگر دریائے جہلم کے کنارے میٹھے پانی کی پٹی میں واقع ہونے کی وجہ سے زیادہ دیر تک نہ چل سکیں تو ان سکیموں میں سے دو گاؤں ایسے ہیں جہاں پر ہمارے دور میں واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی تھیں وہی چل رہی ہیں اور باقی تینوں سکیموں کو فراہمی کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ دریائے جہلم کے قریب تھیں۔

جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ جو سب سے زیادہ آبادی والی تحصیل بھلوال میں بھلوال سٹی ہے جہاں پر کم از کم چالیس سے پچاس ہزار عوام رہتی ہے تو سابقہ ہمارے دور میں جو وہاں پر واٹر سپلائی سکیم منظور کی گئی تھی کیا اس حوالے سے آپ نے سال 20-2019 میں فنڈز فراہم کئے ہیں اگر کئے ہیں تو کتنے فنڈز فراہم کئے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ تحصیل بھلوال کی بات کر رہے ہیں تو انہوں نے اپنے سوال میں تحصیل بھلوال کے حوالے سے نہیں پوچھا البتہ میں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کے بتا سکتا ہوں کہ بھلوال میں کیا صورتحال ہے؟

جناب سپیکر! یہاں انہوں نے جو سوال پوچھا ہے ضلع سرگودھا کے حوالے سے تھا، تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں انہوں نے فرمایا کہ کچھ سکیمیں چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ کچھ سکیمیں دریائے جہلم کے کنارے میٹھے پانی کی اور مختلف وجوہات کی بناء پر پچھلے دس سال میں وقتاً فوقتاً چالو ہوئیں اور اس کے بعد یہ سکیمیں بند ہو گئیں اور ان سکیموں کے بند ہونے کی مین وجہ یہ ہے کہ زیادہ تر لوگ یہاں پر چونکہ نیچے میٹھا ہے اور لوگ ہینڈ پمپ لگاتے ہیں اور وہ زیادہ کنکشن نہیں لیتے لہٰذا یہ سکیمیں

abandoned ہو گئیں جس کی وجہ سے ان کو close کرنا پڑا۔ بھلوال کے حوالے سے میں ڈیپارٹمنٹ سے پوری تفصیل لے کر ان کو بتادوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! منسٹر صاحب محکمے سے تفصیل لے کر آپ کو فراہم کر دیتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میری انفارمیشن کے مطابق جن سکیموں کی یہ بات کر رہے ہیں وہ already installed ہیں میں ان کے لئے فنڈز نہیں مانگ رہا۔ میں وزیر موصوف کو ضلع سرگودھا کے حوالے سے نہیں بلکہ میں اپنے حلقے کی تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کے بارے میں پوچھا ہے۔

جناب سپیکر! تحصیل بھلوال کے اندر سب سے بڑی بھلوال سٹی ہے جو کہ بالکل سالم انٹر چینج پر واقع ہے اور اس سٹی کو چالیس ہزار لوگ cater کرتے ہیں۔ وہاں پر جو already water supply schemes installed ہیں ان کے پائپ ٹوٹ چکے ہیں اور وہاں کے لوگ سیوریج ملا پانی پی رہے ہیں لہٰذا مجھے kindly اس حوالے سے انفارمیشن provide کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! ابھی اس حوالے سے تفصیل لے لیتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اور kindly یہ بتادیں کہ یہ اس حوالے سے کتنا فنڈ provide کریں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انہوں نے پہلے سوال میں بھلوال سٹی کی تفصیل نہیں پوچھی تھی لیکن اب پوچھی ہے تو میں ان کو ڈیپارٹمنٹ سے تفصیل لے کر provide کر دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جی، آپ detail لے کر ان کو فراہم کر دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے کہ پھلروان میں واٹر سپلائی سکیم موجود ہے یہ سکیم ٹی ایم اے بھلوال کو 2016 میں handover کی گئی تھی اور اب ضلع کونسل سرگودھا اس سکیم کو چلا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے ضلع کونسل والے already واٹر سپلائی سکیم کی مد میں فنڈز لیتے ہیں لیکن وہاں کے لوگ پائپ ٹوٹنے کی وجہ سے سیوریج ملا پانی پی رہے ہیں۔ اگر وہاں نئے pipes کی installation یا ان کی rehabilitation کے لئے کوئی فنڈز میسر ہیں تو وہ کتنے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے آب پاک اتھارٹی بنادی ہے اس میں ہم نے وافر فنڈز رکھے ہوئے ہیں اور واٹر سپلائی سکیموں کی rehabilitation کو ہم نے priority پر رکھا ہے، انشاءاللہ اس میں ہم اس سکیم کو بھی consider کر لیں گے اوران سکیموں کی rehabilitation کے حوالے سے اگر کچھ رقم لگا کر ان کو ٹھیک کیا جاسکتا ہے تو میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہہ کر اس کو انشاءاللہ ٹھیک کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ کے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ ہاؤس کو in order کروائیں مجھے منسٹر صاحب کی بات کی سمجھ نہیں آرہی۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے یہ جواب دیا ہے کہ جس سکیم کے حوالے سے معزز ممبر بات کررہے ہیں کہ اس کی rehabilitation ہونے والی ہے اس سکیم کو انشاءاللہ نئے سرے سے repair کرکے اس کو چالو کریں گے لہٰذا اس کے لئے محکمے سے فنڈز لیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے اگر فنڈز نہیں ہیں تو پوری آبادی کو cater کر لیں اور ٹاؤن کمیٹی کی یونین کونسل بن گئی ہے on urgent basis اس حوالے سے مہربانی کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! اب تو جناب محمد وارث شاد بھی میری طرف دیکھ رہے ہیں کہ آپ پانچواں ضمنی سوال کرنے لگے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ماڑی لک، پھلروان اور بھیرہ کی rehabilitation کے حوالے سے آپ کی تھوڑی سی concentration چاہئے۔ آپ کی بہت مہربانی ہوگی کیونکہ یہ تینوں تحصلیں بہت زیادہ آبادی کو cater کر رہی ہیں تو I shall be very thankful to you اگر آپ اس کو کروا دیں گے کیونکہ منسٹر صاحب نے last time بھی مجھے on the floor of the House ensure کروایا تھا لیکن کچھ بھی نہیں بنا لہٰذا آپ اپنے توسط سے مہربانی کر کے کہہ دیں یہ بہت ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ یہ ساری detail مجھے لکھ کر دے دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں اگر آپ اس کی سفارش کروا دیں گے تو میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں گا۔ منسٹر صاحب مہربانی کر کے ensure کروا دیں کہ آئندہ جو بھی فنڈز آئیں گے تو ماڑی لک، پھلروان اور بھیرہ کو اس میں ضرور شامل کریں گے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کو یہ عرض کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میں اُن سے اُن کے جتنے بھی معاملات ہیں اُس کی detail لے لوں گا آپ سے discuss کروں گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر جو اپنا سارا مسئلہ بتا رہے ہیں ہم نے تو اس کے لئے لکھا ہوا ہے کہ اس سکیم کو بہتر بنانے کے لئے اس کی توسیع اور اس کی rehabilitation کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں انشاء اللہ اس کو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے چیک کرواتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ جو ضروری فنڈز ہیں وہ دے کر سکیم کو دوبارہ چالو کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آواز اُٹھانا ہمارا کام ہے وزیر صاحب کا کام ہے اُس پر کام کرنا ہے میں یہاں پر ان سے ناراض ہو کر بات نہیں کر رہا میں صرف assure کر رہا ہوں کہ kindly on urgent basis یہ فنڈز release کر دیں ان کی مہربانی ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مجھے لکھ کر دے دیں میں اس کے لئے آپ کے behalf پر فنڈز لے لوں گا۔ تھوڑے اپنے لئے بھی تھوڑے آپ کے لئے بھی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرے لئے نہیں میرے حلقے کے لوگوں کے لئے لے دیں۔ I will be very grateful ۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ فنڈز آپ کے لئے اور میرے لئے نہیں ہمارے لوگوں کے لئے ہی ہیں۔ بہت شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: پی پی۔150 میں واٹر سپلائی اور سیوریج سسٹم کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*1565: **محترمہ ربیعہ نصرت**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔150 لاہور یونین کونسل نمبر 58 کے محلہ جات چوہان روڈ، محلہ اسلام پورہ، محلہ احمد دین پارک اور ارد گرد کی گلیوں میں واٹر سپلائی کی لائنیں ناکارہ ہو چکی ہیں واٹر سپلائی کے پائپ ٹوٹنے کی وجہ سے گٹروں کا گندا پانی صاف پانی میں شامل ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ علاقہ کے لوگ موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ب) سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ کے لئے واٹر سپلائی اور سیوریج سسٹم کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، اگر نہیں کی گئی ہے تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں نئی واٹر سپلائی لائن بچھانے اور نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پی پی۔150 لاہور یونین کونسل نمبر 58 کے محلہ جات چوہان روڈ، محلہ اسلام پورہ، محلہ احمد دین پارک اور ارد گرد کی گلیوں میں واٹر سپلائی کی لائنیں ناکارہ ہو چکی ہیں اور واٹر سپلائی کے پائپ ٹوٹنے کی وجہ سے گٹروں کا گندا پانی صاف پانی میں شامل ہو رہا ہے۔ تاہم جب کبھی اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے اور شکایت رفع کی جاتی ہے۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنا ہی ½ انچ پائپ کا لیک ہونا ہوتا ہے جو اس کی اپنی ہی سیوریج کی ہودی سے گزر رہا ہوتا ہے۔ مئی 2019 میں مذکورہ علاقوں

سے پانی کے نمونہ جات لے کر چیک کئے گئے ہیں جس کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ کے لئے واٹر سپلائی اور سیوریج سسٹم کے حوالے سے کوئی سکیم نہ ہے۔فی الحال مذکورہ علاقہ کا واٹر سپلائی اور سیوریج نظام درست کام کر رہا ہے۔تاہم اگر کہیں ضرورت ہوئی تو واٹر سپلائی و سیوریج لائن بچھائی جا سکتی ہے۔

(ج) مذکورہ علاقہ کا واٹر سپلائی اور سیوریج نظام درست کام کر رہا ہے۔ تاہم اگر کہیں ضرورت ہوئی تو واٹر سپلائی و سیوریج لائن بچھائی جا سکتی ہے۔

لاہور: گلشن اقبال پارک لاہور میں کنٹینز کے ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

*1759: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلشن اقبال پارک لاہور میں کل کتنی کنٹینز ہیں؟

(ب) جو کنٹینز پارک کے اندر ہیں ان کا ٹینڈر سال 19-2018 سے آج تک کب دیا گیا اور اس کا اشتہار کس اخبار میں دیا گیا ٹینڈر کی تاریخ اور اخبار کا نام بیان فرمائیں نیز ٹھیکہ لینے والے ٹھیکیداروں کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ باغ کے اندر بغیر ٹینڈر کنٹینز بنائی ہوئی ہیں جس سے قومی خزانے کو نقصان پہنچ رہا ہے؟

(د) گلشن اقبال پارک لاہور کی کنٹینز سے سال 19-2018 سے آج تک کتنی رقم حاصل ہوئی، سال وار تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) گلشن اقبال پارک میں کل آٹھ کنٹینز ہیں۔

(ب)

نمبر شمار	کنٹینز	اخبار کا نام	ٹھیکیدار کا نام اور ولدیت
1-	کنٹین نمبر 1	روزنامہ "ایکسپریس "7-فروری 2017	(محمد منشاء ولد ہدایت علی)
2-	کنٹین نمبر 2	روزنامہ "جناح"4-جولائی 2012	(محمد عمران یامین ولد محمد یامین)
3-	کنٹین نمبر 3	روزنامہ "ایکسپریس"19-اگست 2018 روزنامہ "جنگ" 11-اگست 2018	(محمد منشاء ولد ہدایت علی)
4-	کنٹین نمبر 4	روزنامہ "ایکسپریس "11-ستمبر 2018	(صابر علی ولد محمد ابراہیم)
5-	کنٹین نمبر 7	روزنامہ "دن" 26-جولائی 2015	(علیم بٹ ولد محمد سلیم بٹ)
6-	کنٹین نمبر 8	روزنامہ "دن" 26-جولائی 2015	(ذیشان بٹ ولد محمد پرویز)
7-	کنٹین نمبر 9	روزنامہ "پاکستان" 27-جولائی 2014 روزنامہ "دن "29-جولائی 2014	(اعجاز بٹ ولد محمد عاشق)
8-	کنٹین اینڈ الائیڈ آئٹم	18-جنوری 2014 روزنامہ "نوائے وقت" 18-جنوری 2014 روزنامہ "دی نیشن"	(محمد عثمان بٹ ولد محمد اشرف بٹ)

(ج) جی نہیں! بغیر ٹینڈر کے کوئی کنٹین نہیں بنائی گئی ہے بلکہ بذریعہ اخباری اشتہار سے الاٹ کی جاتی ہے۔

(د)

نمبر شمار	کنٹینز	رقم
1-	کنٹین نمبر 1	-/1191429 روپے
2-	کنٹین نمبر 2	-/774267 روپے
3-	کینٹن نمبر 3	-/356000 روپے
4-	کنٹین نمبر 4	-/1168140 روپے
5-	کنٹین نمبر 7	-/958591 روپے
6-	کنٹین نمبر 8	-/1044445 روپے
7-	کنٹین نمبر 9	-/1038321 روپے
8-	کنٹین اینڈ الائیڈ آئٹم	-/832889 روپے

ضلع منڈی بہاؤالدین کے علاقہ کھائی اور پنڈ مکو کی پبلک ہیلتھ کی سکیموں کی مالیت و کام کی پراگریس سے متعلقہ تفصیلات

*1761: **جناب گلریز افضل گوندل:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کھائی اور پنڈ مکو ضلع منڈی بہاؤالدین میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے جو سکیمیں شروع کی ہیں ان کی مالیت کیا ہے؟

(ب) جو کام ان سکیموں پر ہوا ہے وہ specificatin کے مطابق ہوا ہے؟

(ج) اب تک وہاں پر کتنا کام ہو چکا ہے؟

(د) بقایا کام کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ڈرینج سکیم کھائی و بوکن کی کل مالیت 74.464 ملین روپے ہے جبکہ ڈرینج سکیم مین منڈی مونہ ڈپو و پنڈ مکو سکیم کی کل مالیت 53.052 ملین روپے ہے۔

(ب) جی ہاں! کام specification کے مطابق ہوا ہے۔

(ج) ڈرینج سکیم کھائی و بوکن میں 64.373 ملین اور ڈرینج سکیم مین منڈی مونہ ڈپو و پنڈ مکو میں 42.827 ملین روپے کا کام ہو چکا ہے۔

(د) دونوں سکیمیں سال ADP 2019-20 میں شامل ہیں۔ مطلوبہ فنڈز مہیا ہونے پر مکمل کر لی جائیں گی۔

چنیوٹ سے فیصل آباد بچھائی گئی
پانی کی پائپ لائن کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***1953: جناب حامد رشید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کے کتنے فیصد لوگوں کو پینے کے صاف پانی کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے؟

(ب) چنیوٹ سے فیصل آباد شہر کو میٹھے پانی کی سپلائی کے لئے عرصہ دراز پہلے جو پائپ لائن بچھائی گئی اس کی مرمت اور صفائی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ج) پانی کی صفائی کے لئے جو کیمیکلز استعمال کئے جا رہے ہیں۔ ان کے انسانی صحت پر اثرات کا جائزہ لینے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) فیصل آباد شہر کی 70 فیصد آبادی کو پینے کے صاف پانی کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔

(ب) چنیوٹ سے فیصل آباد شہر کو میٹھے پانی کی سپلائی کے لئے ductile iron کی پائپ لائن 1992 میں بچھائی گئی تھی جس کی لائف 80 سال ہے۔ اس پائپ لائن کی حفاظت کے لئے مختلف مقامات پر ایئر ریلیز والو لگائے گئے ہیں جہاں سے پائپ لائن سے ہوا کا اخراج کیا جاتا ہے۔ نیز اس لائن کو انہیں مقامات کے ذریعے واش آؤٹ بھی کیا جاتا ہے۔

(ج) عالمی ادارۂ صحت (WHO) کی جاری کردہ ہدایات کی رو سے صارفین کے کنکشن پر پینے کے صاف پانی میں کلورین کی مقدار 0.2 تا 0.5 ملی گرام فی لیٹر ہونا ضروری ہے جو کہ صارفین کے لئے مضرِ صحت نہ ہے۔ کلورین کی اس مقدار کو یقینی بنانے کے لئے روزانہ کی بنیاد پر سورس اور صارفین کے کنکشن کی سیمپلنگ کی جاتی ہے اور ان کو WHO کی جاری کردہ ہدایات کی روشنی میں چیک کیا جاتا ہے۔

لاہور کینال روڈ پر اوور ہیڈ بریجز بنانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*1982: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کینال روڈ لاہور پر اوور ہیڈ بریجز کا منصوبہ کیا مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) کینال روڈ لاہور پر کل کتنے اوور ہیڈ برج بنانے کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا؟

(ج) تاحال کتنے اوور ہیڈ برج مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے تاخیر کا شکار ہیں ان کی تاخیر کی کیا وجوہات ہیں نیز محکمہ کب تک ان منصوبوں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) کینال روڈ پر تین مقامات پر اوور ہیڈ بریجز بنائے جا رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. فتح گڑھ اوور ہیڈ بریج کا کام مکمل ہو گیا ہے اور بریج کو عوام کے لئے کھول دیا گیا ہے۔
2. تاج باغ اوور ہیڈ بریج کا سٹرکچر ورک مکمل ہے اور بریج کو عوام کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں موجودہ مون سون بارشوں کی وجہ سے بریج کے اوپر رنگ وروغن کا کام جلد مکمل کر دیا جائے گا۔
3. ہربنس پورہ اوور ہیڈ بریج کا کام مکمل ہو گیا ہے اور بریج کو عوام کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں موجودہ مون سون بارشوں کی وجہ سے بریج کے اوپر رنگ وروغن کا کام جلد مکمل کر دیا جائے گا۔

(ب) کینال روڈ پر تین مقامات پر اوور ہیڈ بریجز کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا۔

(ج) تین اوور ہیڈ بریجز عوام کے لئے کھول دیئے گئے ہیں۔ اس کام میں کوئی تاخیر نہیں ہے۔

لاہور شہر میں اشتہاری ہورڈنگز کی تنصیب کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***2091: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر لاہور میں کل کتنے اشتہاری ہورڈنگز نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دیو قامت ہورڈنگز انسانی جانوں کے لئے خطرہ کا باعث بن سکتے ہیں؟

(ج) ان ہورڈنگز پر لگے اشتہارات و تصاویر کیا محکمہ کی اجازت سے لگائے جاتے ہیں اگر ہاں تو اجازت لینے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی ایچ اے ایکٹ 2012 کے مطابق پبلک پراپرٹی پر کسی ہورڈنگ کی اجازت نہیں دیتا البتہ پی ایچ اے لاہور شہر کی اپنی حدود میں اب تک تقریباً 237 اشتہاری ہورڈنگز پرائیویٹ بلڈنگز کے ماتھے پر نصب کرنے کی اجازت دے چکا ہے۔

(ب) پی ایچ اے کی حدود میں اشتہاری بورڈ لگانے کے لئے مندرجہ ذیل حفاظتی / احتیاطی اقدامات کئے گئے ہیں۔ ہورڈنگ بورڈ لگانے کے بعد پی ایچ اے کے مہیا کردہ سٹرکچرل انجینئرز (جو کہ پاکستان انجینئرنگ کونسل سے منظور شدہ ہیں) سے باقاعدہ طور پر معائنہ کروا کر اس بورڈ کے سٹرکچر کی مضبوطی کا سرٹیفکیٹ لیا جاتا ہے۔ کسی بھی ناگہانی آفت کی صورت میں کسی بھی نقصان کے ازالہ کے لئے متعلقہ اشتہاری کمپنی سے indemnity bond لیا جاتا ہے۔

(ج) ان ہورڈنگ پر لگائے گئے اشتہار محکمہ کے قوانین (پی ایچ اے ایکٹ 2012 اور ریگولیشنز 2017) کے مطابق لگائے جاتے ہیں جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: کامونکی ٹاؤن میں پینے کے پانی میں سیوریج کے گندے پانی کی آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

*2145: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں سیوریج کا نظام نہیں اور پینے کے پانی کی لائنیں گندے پانی کی نالیوں کے ساتھ لگائی گئی ہیں ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا نالیوں میں بہنے والا گندا پانی پینے کے پانی میں مکس ہو رہا ہے جس سے وہاں کے رہائشی ہیپاٹائٹس اور پیٹ کی دوسری خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت شہر کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں سیوریج بچھانے کے لئے تیار ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا اس کے لئے کوئی ٹائم فریم دیا جاسکتا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) کامونکی شہر کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی مکمل کردہ واٹر سپلائی سکیم 2001 کے بعد پہلے ٹی ایم اے کامونکی اور اب میونسپل کمیٹی کامونکی کے زیر انتظام چل رہی ہے جبکہ کامونکی شہر کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی مکمل کردہ جامع سیوریج سکیم بھی مونسپل کمیٹی کامونکی کی زیر انتظام چل رہی ہے۔

یہ درست نہ ہے کہ پانی کی لائنیں گندی نالیوں کے ساتھ لگائی ہے بلکہ واٹر سپلائی کی تمام پائپ لائنز زیر زمین بچھائی گئی ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا نے سیوریج اور واٹر سپلائی کے منصوبے مکمل کر کے چالو حالت میں میونسپل کمیٹی کامونکی کے حوالے کر دیئے ہوئے ہیں ان کی دیکھ بھال اور چلانے کی ذمہ دار میونسپل کمیٹی ہے۔ نالیوں میں بہنے والے گندے پانی کی پینے کے پانی میں مکس ہونے کی بابت محکمہ ہذا میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) کامونکی شہر کے لئے محکمہ ہذا نے حال ہی میں ایک جامع سیوریج سکیم مکمل کی ہے جو کہ میونسپل کمیٹی کے زیر انتظام چل رہی ہے۔ سیوریج کے لئے فوری طور پر حکومت کے زیر غور کوئی سکیم نہ ہے۔

یونین کونسل نمبر 79 مہاجر آباد سوڈیوال ملتان روڈ لاہور میں پینے کے پانی میں سیوریج کے پانی کی آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

*2179: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر79 مہاجر آباد سوڈیوال ملتان روڈ لاہور میں پینے کے پانی میں سیوریج کا گندا پانی مکس ہو کر آرہا ہے جس کی وجہ سے پورے علاقے میں بیماریاں پھیل رہی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس علاقے کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھانا چاہتی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مہاجر آباد سوڈیوال علاقہ کی واٹر سپلائی لائن بہت زیادہ پرانی تھی جن میں سے بہت سی لائنوں کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ حال ہی میں پانی کے لیبارٹری ٹیسٹ کروائے گئے ہیں جو کہ تسلی بخش آئے ہیں۔

(ب) واٹر سپلائی لائنز کا ٹینڈر پراسیس میں ہے۔ باقی ماندہ واٹر سپلائی لائنز کا کام بھی ایک ماہ تک شروع کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: پی پی۔62 کے قصبہ کلاسکے میں گندے پانی کے نکاس کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2231: **جناب امان اللہ وڑائچ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ کلاسکے پی پی۔62/این اے۔79) گوجرانوالہ میں بارشوں کا پانی اور اس شہر کی غلہ منڈی اور سبزی منڈی کا usedواٹر مین علی پور روڈ کے اوپر کھڑا رہتا ہے جبکہ کینٹ کے علاقہ جات کا استعمال شدہ پانی بھی اس قصبہ کے اسی روڈ پر جمع ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کلاسکے قصبہ سے ایک کلومیٹر پر سیم نالہ واقع ہے جس میں یہ پانی بڑے سیوریج پائپ کے ذریعے ڈال کر پھینکا جا سکتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس قصبہ کے اس گندے پانی کے نکاس کے لئے اس میں سیوریج کا بڑا پائپ ڈال کر اس پانی کو سیم نالہ میں ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جزوی طور پر درست ہے۔

(ب) قصبہ ہذا کی نکاسی آب کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے سیم نالہ تک سیوریج کا پائپ بچھا رکھا ہے جہاں پر ایک ڈسپوزل سٹیشن کے ذریعے گندا پانی پمپ کر کے سیم نالہ میں ڈالا جا رہا ہے۔ محکمہ شاہرات نے قصبہ کلاسکے میں گوجرانوالہ علی پور روڈ پر دونوں اطراف نالہ جات تعمیر کئے ہیں مگر نالوں میں اکٹھا ہونے والے گندے پانی کو سیم نالہ تک پہنچانے کا بندوبست نہ کیا ہے۔

(ج) جبکہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ محکمہ ہذا نے قصبہ کلاسکے کے لئے سیوریج سکیم بنا رکھی ہے۔ گندے پانی کے جمع ہونے کا موجودہ مسئلہ محکمہ شاہرات سے متعلقہ ہے۔

ایل ڈی اے کا سپریم کورٹ کے حکم کی روشنی میں نئی کمرشل پالیسی بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2285: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کو کمرشل پالیسی پر از خود پابندی کی وجہ سے 2۔ارب روپے کا خسارہ ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ سال اپریل 2018 میں ایل ڈی اے نے اڑھائی ارب روپے ریونیو اکٹھا کیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ رواں مالی سال 2018-19 میں ایل ڈی اے نے کمرشلائزیشن کا ہدف صرف پچاس کروڑ رکھا تھا؟

(د) سپریم کورٹ نے اپنے حکم میں واضح کیا تھا کہ کمرشلائزیشن پر پابندی نہیں لگائی، سپریم کورٹ نے ایل ڈی اے کو نئی کمرشل پالیسی بنانے کا کہا تھا جس پر تاحال عملدرآمد نہیں ہو سکا، اس کی وجہ بتائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ایل ڈی اے نے کمرشل پالیسی پر از خود کوئی پابندی عائد نہ کی تھی بلکہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات مورخہ 16.09.2018 کے تحت کمرشلائزیشن اور کمرشلائزیشن فیس کی مد میں کچھ عرصہ کے لئے درخواستوں پر کارروائی کا عمل روک دیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ گزشتہ سال 18-2017 میں ایل ڈی اے نے کمرشلائزیشن فیس کی مد میں 2.6۔ارب روپے ریونیو اکٹھا کیا تھا۔

(ج) یہ درست ہے کہ سال 19-2018 میں ایل ڈی اے نے کمرشلائزیشن کا ہدف پچاس کروڑ رکھا تھا۔

(د) سپریم کورٹ کا 16.09.18 اور 03.01.19 کا عدالتی حکم کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کے احکامات کی روشنی میں مورخہ 03.01.19 کے بعد کمرشلائزیشن کی درخواستوں پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے اور کمرشلائزیشن فیس کی مد میں مالی سال 19-2018 میں ایک ارب سے زائد کی رقم اکٹھی کر لی گئی ہے اور نئی کمرشل پالیسی ورولز کا ڈرافٹ تیار کر لیا گیا ہے جس پر stakeholder سے مشاورت کا عمل جاری ہے۔ مشاورت اور پبلک consultation کے بعد معاملہ کو ایل ڈی اے کی گورننگ باڈی کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا تاکہ حکومت سے نئی کمرشلائزیشن پالیسی کی منظوری کروائی جا سکے۔

مالی سال 19-2018 میں فراہمی و نکاسی آب کے لئے مختص کردہ رقم کے تصرف اور موجودہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*2305: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں فراہمی اور نکاسی آب کے لئے 21۔ارب روپے مختص کئے گئے تھے؟

(ب) اس میں سے کتنی رقم اب تک نکاسی اور فراہمی آب کے منصوبوں / سکیموں پر خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) کیا محکمہ نکاسی اور فراہمی آب کے لئے مختص بجٹ کے استعمال کو یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ غریب عوام کا یہ پیسا lapse ہونے کی بجائے ان کی فلاح پر خرچ ہو سکے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حکومت پنجاب نے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں فراہمی آب اور نکاسی آب کی 1793 سکیموں کے لئے 20.500۔ارب روپے مختص کئے۔

(ب) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں فراہمی آب اور نکاسی آب کے لئے نظر ثانی شدہ مختص رقم 17.902۔ارب روپے تھی جس میں سے 7.555۔ارب روپے جاری کئے گئے جس میں سے مالی سال 19-2018 کے اختتام پر 7.391۔ارب روپے کی رقم خرچ کی گئی۔

(ج) محکمہ نے نکاسی آب اور فراہمی آب کے لئے فراہم کردہ رقم کے استعمال کو یقینی بنایا اور رقم 1793 سکیموں پر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کی۔

گوجرانوالہ: واسا جی ڈی اے کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2335: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا گوجرانوالہ کا سال 2018-19 کا بجٹ کتنا تھا؟

(ب) جی ڈی اے کا بجٹ کتنا تھا؟

(ج) کتنا بجٹ کس کس منصوبہ پر مالی سال 2018-19 میں خرچ ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) ان اداروں کا کتنا بجٹ ترقیاتی مد کا باقی ہے؟

(ہ) اس شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات کے لئے کتنی رقم مختص ہے؟

(و) اس شہر کے کتنے حصہ میں واٹر سپلائی / سیوریج کی سہولت موجود ہے، کتنا حصہ باقی ہے؟

(ز) کیا حکومت اس شہر کی تمام آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا گوجرانوالہ کا کل بجٹ برائے مالی سال 2018-19 مبلغ 1391.243 ملین روپے ہے۔

(ب) جی ڈی اے کے بجٹ برائے سال 2018-19 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مبلغ 163.682 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ج) **واسا گوجرانوالہ**

حکومت نے مالی سال 2018-19 میں مبلغ 350.333 ملین روپے ترقیاتی منصوبہ جات کی مد میں جاری کئے جو کہ خرچ کر دیئے گئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی

سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت جاری منصوبہ جات برائے سال19-2018کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) تعمیر سڑک ساتھ قلعہ میاں سنگھ مائنز از عالم چوک تا گوندلانوالہ روڈ تا سمن آباد چونگی گوجرانوالہ33.749ملین روپے

(ii) بحالی و تعمیر سڑک ساتھ دونوں جانب اپر چناب کینال از جی ٹی روڈ برج (حاجی مراد ٹرسٹ آئی ہسپتال) تا بائی پاس نزد واپڈا ٹاؤن گوجرانوالہ57.500ملین روپے

(iii) بحالی و تعمیر سڑک ساتھ نورپور ڈسٹری بیوٹری فرام جی ٹی روڈ تا میڈیکل کالج گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ55.000ملین روپے

میزان146.249ملین روپے

حکومت پنجاب نے مالی سال20-2019میں جاری اور نئی سالانہ ترقیاتی منصوبہ جات کی مد میں 173.911ملین روپے مختص کئے گئے۔

(د) واسا گوجرانوالہ

حکومت نے مالی سال20-2019 میں رواں ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے مبلغ 318.089 ملین روپے مختص کردیئے ہیں جبکہ نئے منصوبہ جات کے لئے مبلغ 39.246ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی

جی ڈی اے گوجرانوالہ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی جاری ترقیاتی سکیموں کا بقایا بجٹ 641.394ملین روپے ہے جس میں سے مالی سال20-2019میں حکومت پنجاب نے مبلغ173.911ملین روپے مختص کئے ہیں۔

(ہ) واسا گوجرانوالہ

سیوریج سسٹم کے لئے مبلغ318.089ملین روپے رواں ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے اور نئے منصوبہ جات کے لئے مبلغ39.246ملین روپے مختص کئے گئے ہیں تاہم شہر میں واٹر سپلائی کے لئے کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔

(و) واسا گوجرانوالہ

واسا گوجرانوالہ شہر کی37فیصد آبادی کو واٹر سپلائی اور70فیصد آبادی کو سیوریج سسٹم کی سہولت مہیا کر رہا ہے۔

(ز) واسا گوجرانوالہ

جی ہاں! اس سلسلہ میں منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: پیپسی روڈ الطاف کالونی ہربنس پورہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

477: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیپسی روڈ الطاف کالونی ہربنس پورہ لاہور کی تعمیر کے لئے فنڈز منظور ہوئے ہوئے تھے جس سے موقع پر سڑک بھی تعمیر کی گئی مگر ابھی تک اس روڈ کی مکمل تعمیر نہ ہوئی ہے جبکہ اس کے لئے 20 لاکھ روپے کی گرانٹ بھی متعلقہ ادارے کے پاس پڑی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کچی ہونے کی وجہ سے عوام الناس کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت بقایا پیپسی روڈ از نادر کالونی تا قبرستان اسماعیل ٹاؤن ہربنس پورہ کی تعمیر جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پیپسی روڈ ہربنس پورہ کی کل لمبائی تقریباً 8923 فٹ ہے جس میں سے 4923 فٹ لمبائی تک حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام سال ADP 2017-18 کے مختلف منصوبہ جات کے تحت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے پی سی سی تعمیر کی گئی ہے۔ بقایا 4000 فٹ سڑک فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ابھی تک نامکمل ہے۔ جونہی حکومت پنجاب کی طرف سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں اس حصے کی تعمیر مکمل کر دی جائے گی جبکہ 20 لاکھ روپے کی کوئی گرانٹ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہ ہے۔

(ب) یہ بات جزوی طور پر درست ہے کیونکہ پیپسی روڈ کی کل لمبائی 8923 فٹ ہے جبکہ محکمہ نے 4923 فٹ کی تعمیر مکمل کر دی ہے۔ بقیہ حصہ کی تعمیر فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نامکمل ہے۔ جونہی حکومت پنجاب کی طرف سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں اس حصے کی تعمیر مکمل کر دی جائے گی۔

(ج) فنڈز کی دستیابی پر پیپسی روڈ کا بقایا حصہ مکمل کیا جا سکتا ہے۔ مگر نادر کالونی قبرستان اسماعیل ٹاؤن ہربنس پورہ کی گلیوں کی تعمیر کی تجویز پہلے سے منظور شدہ کسی بھی منصوبہ میں شامل نہ ہے لہٰذا اس کے لئے الگ منصوبہ بنانے کی ضرورت ہے۔

لاہور: جی ٹی روڈ باغبانپورہ میں ٹریفک کی روانی میں رکاوٹ

605: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور جی ٹی روڈ باغبانپورہ پر ٹریفک کی روانی میں رکاوٹ کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) محکمہ نے اس روڈ پر ٹریفک کی روانی برقرار رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) مستقبل میں جی ٹی روڈ باغبانپورہ کو ٹریفک بحران سے بچانے کے لئے کیا حکمت عملی تیار کی ہے، اس کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ٹی روڈ پر چند مقامات جن میں بس سٹاپس، مین بازار باغبانپورہ، سبزی و پھل منڈی باغبانپورہ اور سکول شامل ہیں، عوام الناس کی جانب سے گاڑیاں، موٹر سائیکل اور رکشے پارک کر دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک کی روانی متاثر ہوتی ہے۔

(ب) ٹریفک روانی کو یقینی بنانے کے لئے ایل ڈی اے مندرجہ ذیل اقدامات اُٹھا رہا ہے:-

1. جی ٹی روڈ کی مکمل چوڑائی ٹریفک کے لئے مہیا کر دی گئی ہے۔
2. دونوں طرف موجود کچی جگہ پر ٹف ٹائل برائے پارکنگ، بس سٹاپ اور فٹ پاتھ بنانے کا کام شروع ہو چکا ہے جس سے ناجائز تجاوزات اور سڑک کے اوپر پارکنگ کی حوصلہ شکنی ہو گی۔

(ج) مذکورہ بالا(ب) کے تحت جواب دیا جا چکا ہے۔ مذکورہ کام مکمل ہونے کے بعد ٹریفک پولیس کو بھی ٹریفک بحران سے بچنے کے لئے جامع منصوبہ بندی کی گزارش کی جائے گی۔ مزید برآں اورنج لائن منصوبہ کی تکمیل کے بعد ضلعی انتظامیہ کو ناجائز تجاوزات کے خاتمے کے لئے گزارش کی جائے گی۔

محکمہ پی ایچ ای میں گریڈ19 کی اسامیوں کی تعداد اور ایکسیئن کی سنیارٹی

665:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب میں اس وقت سپرنٹنڈنگ انجینئرنگ گریڈ 19 کی کل کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ایکسیئن کی سنیارٹی لسٹ فراہم کی جائے نیز کس کس ایکسیئن کو سپرنٹنڈنگ انجینئرنگ کا اضافی چارج دیا گیا ہے اور کون کون Awaiting posting پر ہے؟

(ب) ایکسیئن سے بطور سپرنٹنڈنگ انجینئر ترقی کے لئے پروموشن کمیٹی کی میٹنگ کتنے عرصہ سے نہیں ہوئی اور تاخیر کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا حکومت قانون کے مطابق جلد از جلد پروموشن کمیٹی کی میٹنگ کروا کر میرٹ پر نئے سپرنٹنڈنٹ انجینئرز کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب میں سپرنٹنڈنگ انجینئر گریڈ 19 کی 10 اسامیاں خالی ہیں۔ ایکسیئن کی سنیارٹی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ صرف ایک ایکسیئن، سیالکوٹ کو بطور سپرنٹنڈنگ انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ گوجرانوالہ سرکل کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔ Awaiting Posting لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پروموشن میٹنگ تقریباً 13 ماہ بعد مورخہ 16.07.2019 کو ہوئی۔ محکمہ انٹی کرپشن کی طرف سے این او سی دیر سے موصول ہوا جس کی وجہ سے پروموشن میٹنگ وقت پر نہ ہو سکی۔

(ج) جی ہاں! مزید یہ کہ تمام ایکسیئن جو کہ سنیارٹی پر ترقی کے اہل تھے ان کے کیسز کو 22.05.2019 کو PSB میں بھیجا گیا جس پر 16.07.2019 کو ان کی پروموشن بورڈ نے کر دی۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں گریڈ 19 کے افسران کی کل اسامیاں اور ان کی ترقیوں میں رکاوٹ کے عوامل سے متعلقہ تفصیلات

681: جناب محمد ارشد جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں سپرنٹنڈنگ انجینئر کی کل کتنی اسامیاں ہیں اور گریڈ 19 کے SE's کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کب اور کتنے XEN's کو ایڈیشنل چارج دے کر بطور SE's کی پوسٹ پر لگایا گیا؟

(ج) کتنے Awaiting Posting XEN's ہیں اور ان کی سنیارٹی کیا ہے وہ کب سے پوسٹنگ کے انتظار میں ہیں؟

(د) ایکسیئن سے بطور سپرنٹنڈنگ انجینئر کے لئے پنجاب سلیکشن بورڈ کی میٹنگ کیوں نہیں کروائی جا رہی؟

(ہ) کیا جونیئر ایکسیئن حضرات کو ایڈیشنل چارج دے کر نوازا جا رہا ہے اور پنجاب سلیکشن بورڈ کی میٹنگ نہیں کروائی جا رہی؟

(و) کیا محکمہ قانون کے مطابق پنجاب سلیکشن بورڈ کی میٹنگ کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ میرٹ پر خالی اسامیاں پُر کی جائیں اگر نہیں تو کیوں؟

(ز) پنجاب سلیکشن بورڈ کی میٹنگ میں رکاوٹ کا ذمہ دار کون ہے؟

(ح) کیا حکومت تاخیر کرنے والوں کے خلاف ایکشن کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں سپرنٹنڈنگ انجینئر بی ایس۔19 کی کل 13 اسامیاں ہیں جن میں سے دس اسامیاں خالی تھیں جو کہ مورخہ 16.07.2019 کو پنجاب سلیکشن بورڈ کی میٹنگ کے تحت پروموشن سے پُر کی جارہی ہیں جس کے بعد کوئی اسامی خالی نہ رہے گی۔

(ب) ایکسیئن پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سیالکوٹ کو مورخہ 15.03.2018 کو ہیلتھ انجینئرنگ گوجرانوالہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سرکل کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔

(ج) مع تاریخ Awaiting Posting ایکسیئن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ایکسیئن سے بطور سپرنٹنڈنگ انجینئرز کی پروموشن میٹنگ مورخہ 16.7.2019 ہو گئی ہے۔

(ہ) کسی جونیئر ایکسیئن کو سپرنٹنڈنگ انجینئرز کا چارج نہیں دیا گیا اور پنجاب سلیکشن بورڈ کی میٹنگ مورخہ 16.7.2019 کو ہو گئی ہے۔

(و) ایکسیئن سے بطور سپرنٹنڈنگ انجینئرز کی میٹنگ مورخہ 16.7.2019 ہو گئی ہے۔

(ز) پنجاب سلیکشن بورڈ کی میٹنگ مورخہ 16.7.2019 کو ہو گئی ہے۔

(ح) محکمہ کی طرف سے کوئی تاخیر نہ ہوئی ہے تاہم اگر کوئی تاخیر ہو تو کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

تحصیل صادق آباد میں محکمہ پی ایچ ای کے تحت تمام جاری سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

691: سید عثمان محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے تحت جاری سکیموں کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

(ب) کتنی واٹر سپلائی سکیمز جاری ہیں ان کی لاگت کیا ہے اوران کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) کتنی ڈرینج اینڈ سیوریج سکیمز منظور ہوئیں، کب تک مکمل ہوں گی اور کتنے فنڈ خرچ ہوں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ تحصیل صادق آباد میں چار منصوبہ جات پر کام جاری ہے جن کے نام درج ذیل ہیں:

1. واٹر سپلائی سکیم صادق آباد۔
2. فراہمی سولنگ، واٹر سپلائی اور ٹف ٹائل چک نمبر 148/P تحصیل صادق آباد۔
3. فراہمی سولنگ، واٹر سپلائی، سیوریج اور ٹف ٹائل سٹی صادق آباد ضلع رحیم یار خان۔
4. فراہمی سولنگ، واٹر سپلائی، سیوریج اور ٹف ٹائل رورل ایریا تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان۔

(ب) تحصیل صادق آباد میں دو واٹر سپلائی سکیموں پر کام جاری ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. واٹر سپلائی سکیم صادق آباد، جس کا تخمینہ لاگت 692.527 ملین ہے جو کہ مالی سال 2020-21 میں مکمل ہو جائے گی۔
2. فراہمی سولنگ، واٹر سپلائی اور ٹف ٹائل چک نمبر 148/P تحصیل صادق آباد، جس کا تخمینہ لاگت 8.000 ملین ہے جو کہ رواں مالی سال 2019-20 میں مکمل ہو جائے گی۔

(ج) تحصیل صادق آباد میں دو ڈرینج اینڈ سیوریج سکیموں پر کام جاری ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. فراہمی سولنگ، واٹر سپلائی، سیوریج اور ٹف ٹائل سٹی صادق آباد ضلع رحیم یار خان، جس کا تخمینہ لاگت 40.00 ملین ہے جو کہ رواں مالی سال 2019-20 میں مکمل ہو جائے گی۔

2. فراہمی سولنگ، واٹر سپلائی، سیوریج اور ٹف ٹائل رورل ایریا تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان، جس کا تخمینہ لاگت 35.00 ملین ہے جو کہ رواں مالی سال 2019-20 میں مکمل ہو جائے گی۔

قرارداد

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وزیر قانون! دوبارہ قرارداد پڑھ دیں۔

بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر
کی حیثیت تبدیل کئے جانے کے اقدام کی بھرپور مذمت

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 5-اگست 2019 کو بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر کی حیثیت تبدیل کئے جانے کے اقدام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ بھارتی آئین کے آرٹیکل 370 اور 35(A) کو ختم کرنے کے اقدام کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔ بھارت کے اس اقدام نے خطے کے ساتھ ساتھ عالمی امن کو بھی شدید خطرے سے دوچار کر دیا ہے اس کے بعد مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے۔ مسلسل کرفیو نے انسانی المیے کی شکل اختیار کر لی ہے عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہے کہ فوری طور پر انسانی حقوق کمیشن کے نمائندے مقبوضہ کشمیر میں بھیجے جائیں جو ان خلاف ورزیوں کو روکنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ ایوان یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ عالمی میڈیا کو مقبوضہ کشمیر میں رسائی دی جائے تاکہ بھارت کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے آسکے۔

یہ ایوان جمعتہ المبارک 16۔اگست 2019 کو ہونے والے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مشاورتی اجلاس کے انعقاد کو پاکستان کی بڑی سفارتی کامیابی قرار دیتا ہے جس سے نا صرف یہ بھارتی دعویٰ غلط ثابت ہو گیا کہ کشمیر ان کا داخلی مسئلہ ہے بلکہ پاکستان کا یہ مؤقف درست ثابت ہو گیا کہ کشمیر ایک متنازع مسئلہ ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے بھارت کے ساتھ سفارتی تعلقات محدود کئے جانے، تجارتی تعلقات منقطع کرنے، 15۔اگست کو بھارتی یوم آزادی کو بطور یوم سیاہ منانے، وزارت خارجہ میں کشمیر سیل کے قیام اور اہم سفارت خانوں میں کشمیر ڈیسک قائم کرنے جیسے فیصلوں کی مکمل حمایت اور تائید کرتا ہے۔

یہ ایوان اس معاملے پر پاکستان کا ساتھ دینے پر چین اور دیگر دوست ممالک کا شکر گزار ہے۔ مزید بر آں سلامتی کونسل کے مستقل ممبران سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کی غیر آئینی ترامیم اور کرفیو جیسے انسانیت سوز اقدامات کو فوری ختم کرانے کے لئے اقدامات کرے۔

یہ ایوان اس بات پر بھی فخر اور مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ اس مسئلے پر پوری قوم، تمام سیاسی جماعتیں، مسلح افواج اور دیگر تمام سول و عسکری ادارے ہم آواز اور متحد ہیں۔

یہ ایوان کشمیری عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کی جانب سے ان کا بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی تعاون جاری رکھا جائے گا۔ یہ ایوان جدوجہد آزادی کے شرکاءاور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان دُعا گو ہے کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کامیابی سے ہمکنار ہو اور کشمیر کا مسئلہ کشمیری عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جلد حل ہو۔ آمین!"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 5-اگست 2019 کو بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر کی حیثیت تبدیل کئے جانے کے اقدام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ بھارتی آئین کے آرٹیکل 370 اور (A)35 کو ختم کرنے کے اقدام کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔ بھارت کے اس اقدام نے خطے کے ساتھ ساتھ عالمی امن کو بھی شدید خطرے سے دوچار کر دیا ہے اس کے بعد مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے۔ مسلسل کرفیو نے انسانی المیے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہے کہ فوری طور پر انسانی حقوق کمیشن کے نمائندے مقبوضہ کشمیر میں بھیجے جائیں جو ان خلاف ورزیوں کو روکنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ ایوان یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ عالمی میڈیا کو مقبوضہ کشمیر میں رسائی دی جائے تاکہ بھارت کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے آسکے۔

یہ ایوان جمعتہ المبارک 16-اگست 2019 کو ہونے والے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مشاورتی اجلاس کے انعقاد کو پاکستان کی بڑی سفارتی کامیابی قرار دیتا ہے جس سے نا صرف یہ بھارتی دعویٰ غلط ثابت ہو گیا کہ کشمیر ان کا داخلی مسئلہ ہے بلکہ پاکستان کا یہ مؤقف درست ثابت ہو گیا کہ کشمیر ایک متنازع مسئلہ ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے بھارت کے ساتھ سفارتی تعلقات محدود کئے جانے، تجارتی تعلقات منقطع کرنے، 15-اگست کو بھارتی یوم آزادی کو بطور یوم سیاہ منانے، وزارت خارجہ میں کشمیر سیل کے قیام اور اہم سفارت خانوں میں کشمیر ڈیسک قائم کرنے جیسے فیصلوں کی مکمل حمایت اور تائید کرتا ہے۔

یہ ایوان اس معاملے پر پاکستان کا ساتھ دینے پر چین اور دیگر دوست ممالک کا شکر گزار ہے۔ مزید بر آں سلامتی کونسل کے مستقل ممبران سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کی غیر آئینی ترامیم اور کرفیو جیسے انسانیت سوز اقدامات کو فوری ختم کرانے کے لئے اقدامات کرے۔

یہ ایوان اس بات پر بھی فخر اور مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ اس مسئلے پر پوری قوم، تمام سیاسی جماعتیں، مسلح افواج اور دیگر تمام سول و عسکری ادارے ہم آواز اور متحد ہیں۔

یہ ایوان کشمیری عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کی جانب سے ان کا بھرپور سیاسی،اخلاقی اور سفارتی تعاون جاری رکھا جائے گا۔ یہ ایوان جدوجہد آزادی کے شرکاءاور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان دُعا گو ہے کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کامیابی سے ہمکنار ہو اور کشمیر کا مسئلہ کشمیری عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جلد حل ہو۔ آمین!"

جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 5۔اگست2019 کو بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر کی حیثیت تبدیل کئے جانے کے اقدام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ بھارتی آئین کے آرٹیکل370اور(A)35 کو ختم کرنے کے اقدام کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔ بھارت کے اس اقدام نے خطے کے ساتھ ساتھ عالمی امن کو بھی شدید خطرے سے دوچار کر دیا ہے اس کے بعد مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے۔ مسلسل کرفیو نے انسانی المیے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے اقوام متحدہ سے اپیل کرتا ہے کہ فوری طور پر انسانی حقوق کمیشن کے نمائندے مقبوضہ کشمیر میں بھیجے جائیں جو ان خلاف ورزیوں کو روکنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ ایوان یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ عالمی میڈیا کو مقبوضہ کشمیر میں رسائی دی جائے تاکہ بھارت کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے آسکے۔

یہ ایوان جمعتہ المبارک 16۔اگست 2019 کو ہونے والے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مشاورتی اجلاس کے انعقاد کو پاکستان کی بڑی سفارتی کامیابی قرار دیتا ہے جس سے نا صرف یہ بھارتی دعویٰ غلط ثابت ہوگیا کہ کشمیر ان کا داخلی مسئلہ ہے بلکہ پاکستان کا یہ مؤقف درست ثابت ہوگیا کہ کشمیر ایک متنازع مسئلہ ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے بھارت کے ساتھ سفارتی تعلقات محدود کئے جانے، تجارتی تعلقات منقطع کرنے، 15۔اگست کو بھارتی یوم آزادی کو بطور یوم سیاہ منانے، وزارت خارجہ میں کشمیر سیل کے قیام اور اہم سفارت خانوں میں کشمیر ڈیسک قائم کرنے جیسے فیصلوں کی مکمل حمایت اور تائید کرتا ہے۔

یہ ایوان اس معاملے پر پاکستان کا ساتھ دینے پر چین اور دیگر دوست ممالک کا شکر گزار ہے۔ مزید بر آں سلامتی کونسل کے مستقل ممبران سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کی غیر آئینی ترامیم اور کرفیو جیسے انسانیت سوز اقدامات کو فوری ختم کرانے کے لئے اقدامات کرے۔

یہ ایوان اس بات پر بھی فخر اور مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ اس مسئلے پر پوری قوم، تمام سیاسی جماعتیں، مسلح افواج اور دیگر تمام سول و عسکری ادارے ہم آواز اور متحد ہیں۔

یہ ایوان کشمیری عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کی جانب سے ان کا بھرپور سیاسی، اخلاقی اور سفارتی تعاون جاری رکھا جائے گا۔ یہ ایوان جدوجہد آزادی کے شرکاء اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان دُعا گو ہے کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کامیابی سے ہمکنار ہو اور کشمیر کا مسئلہ کشمیری عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جلد حل ہو۔ آمین!"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران کی طرف سے "کشمیر بنے گا پاکستان" کی نعرے بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے ایوان کو اس بات کی مبارکباد دیتا ہوں کہ ہم نے اس اہم ایشو کے اوپر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! مبارکباد کہ آپ کی صدارت میں جو سیشن ہوا اُس میں کشمیر جیسے اہم ایشو کے اوپر ایک متفقہ قرارداد ہم نے پاس کی میں صرف رولز کے لئے یہ بات آج on the record رکھنا چاہتا ہوں کہ بہتر تو یہ ہوتا ہمیشہ جس چیز کی قرارداد آئی ہو اُس کے اوپر بحث اور لوگوں کے views پہلے on the floor of the House لئے جاتے ہیں اور اُس کے بعد اگر قرارداد پاس ہو تو اُس میں تمام معزز ممبرز کے opinion ہوں کیا پتا دس اور معزز ممبران کے opinion زیادہ بہتر ہوتے تو اور بھی مزید بہتری آسکتی تھی لیکن آپ کی مہربانی سے حکومت نے اس بات کو تسلیم کیا اور اس نے ہمارے ساتھ باہر بیٹھ کر دو تین اہم نکات کو شامل کیا۔ قومی اسمبلی کے اندر بھی حکومت کی طرف سے غلطی ہوئی تھی کہ اس نے آرٹیکل 370 اور 35(A) کو ignore کیا تھا اور یہاں پر بھی وہی بہت بڑی غلطی ہو رہی تھی جس کو ہم نے realize کروایا پھر اس کو include کیا گیا جس کی وجہ سے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ amend کر کے کیا گیا ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! کیا دنیا واقعی سمجھتی ہے کہ 70 ہزار نوجوان، بوڑھے اور بچوں کی شہادتوں کے بعد کشمیر اس آرٹیکل کے revoke ہونے سے معاملہ بھول جائے گا، کیا دنیا واقعی سمجھتی ہے کہ خواتین کے ہر قسم کے ریپ ہونے کے بعد کشمیر یہ معاملہ بھول جائے گا، کیا دنیا واقعی سمجھتی ہے کہ جو pellet gun سے لوگوں کے منہ چھلنی کئے گئے کشمیر کے نوجوان اور ان کی آئندہ نسل اس چیز کو بھول جائے گی اور کیا وہ سمجھتے ہیں کہ برہان وانی، منان وانی، سبزار بھٹ، ابو قاسم اور ذاکر موسیٰ کا خون رائیگاں چلا جائے گا؟ پاکستان کے اندر بسنے والے لوگوں کی رگ رگ کے اندر کشمیر کا ingrained issue ہے چاہے جو بھی حکمران اس ملک میں آئے، چاہے جس قسم کے بھی حالات ہوں کشمیر کو پاکستان کے لوگ ignore نہیں کر سکتے۔ مودی نے ہندوستان کو lead کیا اور وہ یہاں تک حالات لے آیا کہ 72 سال کے بعد، 72 سالوں میں کسی انڈین پرائم منسٹر کی ہمت نہیں ہوئی، کسی انڈین لیڈر کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ کشمیر کے اس خاص سٹیٹس کو ختم کرتا لیکن مودی نے کیا۔

جناب سپیکر! مودی نے ہندوستان کے اندر مسلمان اور ہندوؤں کے درمیان نفرت کی لہر کا آغاز کیا۔ انڈیا کی سیکولر پولیٹیکل سوسائٹی کا بیڑہ غرق کیا۔ مودی اپنے manifesto کے اندر چھ مہینے سے لہرا رہا تھا کہ ہم کشمیر کو لے کر رہیں گے، ہم یہ کریں، ہم مسلمانوں کا بیڑہ غرق کریں گے، ہم ہندو سامراج کو قائم کر کے رہیں گے اور یہ ان کی RSS کہہ رہی تھی۔ پھر ہم کیوں سوئے ہوئے تھے اور ہم نے چھ مہینے پہلے یہ احساس کیوں نہیں کیا؟ ہم نے ایک سال پہلے احساس کیوں نہیں کیا؟ پاکستان مسلسل peace کے overtures دیتا رہا۔

جناب سپیکر! جو زیر بحث بات میں نے اپنی بجٹ تقریر میں اس floor کے اوپر اٹھائی پاکستان کے پرائم منسٹر نے خود کہا تھا کہ مودی آئے گا تو کشمیر کا مسئلہ حل ہو گا۔

جناب سپیکر! ہماری reactive policies ہیں، ہم نے react کیا۔ انڈیا آج کشمیر کو unionist approach کے ذریعے annex کر چکا ہے، وہ اسے قانونی طور پر فتح کر چکا ہے۔ ہم struggle کرتے رہیں گے، ضرور کرتے رہیں لیکن یہ بات حقیقت ہے کہ انڈیا نے اپنی طرف سے کشمیر کو annex کر لیا ہے۔ ہماری thinking اور strategy non statesman like کیوں تھیں؟ ہم نے اس چیز کو pre-empt کیوں نہیں کیا؟ ہماری reactive policies کی مثال

یہ ہے کہ ہر چیز ہونے کے بعد ہمارا Foreign Minister حج پر چلا گیا اس کو بھی reaction میں واپس بلایا گیا۔ کیا وہ دن پہلے ذہن میں نہیں تھا کہ جو کچھ ہو رہا ہے آپ حج پر نہ جائیں لیکن وہ گئے اور پھر ان کو واپس بلایا گیا۔ یہ ہماری reactive policies کی مثال ہے جس پر پاکستان کو rethink کرنا چاہئے۔ ہمیں pre-empt کرنا چاہئے تھا۔ آپ کی قومی اسمبلی کے Resolution میں آرٹیکل 370 کا ذکر نہیں، آپ کی صوبائی اسمبلی میں ذکر نہیں، آپ کی یونائیٹڈ نیشن سکیورٹی کونسل میں ذکر نہیں۔ یہ صرف ہماری غلطی نہیں ہے بلکہ پوری بین الاقوامی environment کی منافقت ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یونائیٹڈ نیشنز سکیورٹی کونسل کا informal سیشن بلایا ہے، ابھی تک کوئی باقاعدہ سیشن نہیں ہوا اور اس پر ہم بڑے خوش ہو رہے ہیں۔ Informal سیشن کے اندر پہلی دفعہ یونائیٹڈ نیشن سکیورٹی کونسل کی تاریخ میں کوئی Presidential statement نہیں آئی۔ اس informal سیشن میں چین کے علاوہ کسی بھی permanent member of the United Nations Security Council نے اس چیز کو condemn کیا، روس نے، فرانس نے اور نہ ہی برطانیہ نے کیا۔ یہ بین الاقوامی environment اور اس کی منافقت کی حد ہے۔ ہمارے ساتھ United State نے کیا کیا؟ اس نے ہمیں کشمیر کا ورلڈ کپ تو پکڑا دیا جو ہم واپس لے آئے لیکن United State اس کو ابھی تک bilateral issue کہہ رہا ہے۔ United-State نے کیوں جناب عمران خان کو فون کر کے کہا کہ آپ restrain کریں۔ اسے انڈیا کو کہنا چاہئے تھا ہمارے ملک نے کیا کیا جو ہم restrain کریں، وہ ہمیں اور ہندوستان کو ایک ہی زبان سے کیوں بول رہا ہے؟ وہ ہمیں nuclear threat دے، وہ first right to use nuclear war heads پر ہمیں threat دے اور کہے کہ تم restrain کرو۔ پاکستان نے کیا کیا ہے جو ہم restrain کریں؟ اسے کہتے ہیں Trump trap، ہم Trump trap ہوئے اور وہاں سے کپ لے کر بینڈ بجاتے ہوئے واپس آ گئے۔ ہم نے اپنے diplomatic hand کو overplay کیا۔

جناب سپیکر!یونائیٹڈ نیشن سیکورٹی کونسل ہے کیا؟It is a processوہ گول نہیں ہوتا بلکہ ایکprocess ہوتا ہے جس کے اندر آپ اپنے معاملات لے کر جاتے ہیں اور وہاں کا جوresultہوتا ہے وہ گول ہوتا ہے۔ ہم نےprocessکے آغاز ہونے پر اتنا بینڈ بجایا کہ ہماری کیا بات ہے،ہم کامیاب ہوگئے اور انہوں نے یونائیٹڈ نیشن سیکورٹی کونسل کے اندر presidential statement بھی نہیں دی۔

جناب سپیکر!انڈیا نہیں رُکے گا،انڈیا اب آزاد کشمیر پر بکواس بھونکے گا۔انڈیا نے آپ کو nuclear threat card play کرنا شروع کر دیا ہے۔جب ہندوستان کشمیریوں کا سانس روکے گا تو کشمیری اندر سے پھٹے گا،جب کشمیری اندر سے پھٹے گا تو یہstruggleکسی بھی قسم کا رخ لے سکتی ہے،arms struggleکا رخ لے سکتی ہے۔جبarms struggleان کے ملک اور اسی خطے میں ہو رہی ہو گی تو پاکستان کے اوپر جوFATFاورIMFکاsword hand carryہے اس کا انڈیا دوبارہ آپ کے خلاف پراپیگنڈہ کرے گا۔Struggle indigenousہو گی اور آپ کو کہے گا کہ آپ وہاں مجاہدین بھیج رہے ہیں اور وہ آپ کا بیڑہ غرق کرنے کی بین الاقوامی طور پر کوشش کرے گا۔

جناب سپیکر!میں نے اُس وقت کہا تھا کہ مودی اگر آئے گا تو کشمیریوں کا وہ حال کرے گا جس کو دنیا دیکھے گی۔

جناب سپیکر!میری یہ بات ایوان کے ریکارڈ کا حصہ ہے اور آج میں دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ یہ اب ایک اورaggressive stanceلے گا کیونکہ کشمیر میںstruggle ہونی ہی ہونی ہے۔ہمارا وزیراعظم بھی کہہ چکا ہے اور مان چکا ہے کہ یہstruggleوہاں پر مزید بڑھے گی اور جب مزید بڑھے گی تو انڈیا ہمارے اوپر الزام لگائے گا۔ ہمیں اس کا بھی خمیازہ بھگتنا پڑے گا اسی لئے میں آج ڈیمانڈ کرتا ہوں اور ہماری اس اسمبلی کو ڈیمانڈ کرنی چاہئے کہ انہوں نے وہاں پر جو کرفیو اورsiegeکیا ہوا ہے اس کوendکریں۔

جناب سپیکر!دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ میں انٹرنیشنل کمیونٹی سے ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ ایک ہوتی ہےdoctrine of responsibility to protestاسےdoctrine of art بھی کہتے ہیں جس کے کینیڈا اور برطانیہ بہت بڑے علمبردار ہیں،وہ آزاد کشمیر کے اندر بھی جائیں اور مقبوضہ

کشمیر کے اندر بھی جائیں۔ وہ بارڈرز پر بیٹھیں، ان کی بستی بستی پر بیٹھیں اور اس چیز کو realize کریں کیونکہ یہ ان کی responsibility to protest ہے تاکہ neutral observers اس چیز کو observe کر سکیں لیکن اس طرف ہمارے foreign office نے ابھی تک چُوں بھی نہیں کی۔ Doctrine of responsibility to protest ابھی تک حکومت پاکستان نے ڈیمانڈ ہی نہیں کی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: بی بی! میں کشمیر کے اوپر بات کر رہا ہوں آپ کی مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ No cross talk please. جی، سردار اویس احمد خان لغاری! اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! یہ ہمارے اوپر بہت بڑے issues آئیں گے۔ افغانستان کے اندر پاکستان کا role ہے۔ کیا یہ بین الاقوامی کمیونٹی کی منافقت نہیں ہے کہ وہاں وہ لوگ peace مانگتے ہیں۔ ان کو پاکستان کے western borders پر peace چاہئے، پاکستان کے eastern and northern borders کے اوپر peace نہیں چاہئے؟ یہاں کے لئے زلمے خلیل زاد صاحب پچاس میٹنگ attend کر چکے ہیں۔ یہ ہوتی ہے mediation۔ یہ mediation نہیں ہے کہ ٹرمپ فون کرے اور کہے کہ You are my favorite leader اور کہے کہ You also restrain and you also restrain اس کو mediation نہیں کہتے۔ Mediation وہ ہوتی ہے جو افغانستان میں ہوئی ہے۔ اس کا خصوصی ایلچی وہاں جا کر رہتا ہے، وہ ensure کرتا ہے کہ ساتھ والے ملک میں افغانستان بھی بیٹھے، کرزئی کی حکومت بھی بیٹھے اور طالبان بھی بیٹھے۔ وہ ان کے قصے کہانیاں سنتا ہے، ان کے زخموں پر مرہم لگاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ اب چلو آپ کو مرہم لگ گیا اب بتاؤ آگے کس طرح چل سکتے ہو؟ Mediation اس کو کہتے ہیں جو افغانستان میں ہو رہی ہے۔ جو آپ کے کشمیر پر امریکہ نے ڈرامہ کیا ہوا ہے اس کو mediation نہیں کہتے آپ جاتے ہیں اور امریکہ سے کپ جیت کر آتے ہیں، پہلے آپ کو کچھ نظر نہیں آتا اور

پھر وہی ہمارے چین کے پاس جاتے ہیں اور وہی آپ کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے جس کے سی پیک پروگرام کی آپ نے جڑ ماری ہے۔ آج پاکستان کے اندر unity چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے دو دنوں سے دیکھا ہے کہ میڈیا پر کشمیر issue پھر آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے اس کو مت ختم ہونے دیں۔ آج کل پتا نہیں extension کی discussion میڈیا پر ہو رہی ہے، یہ irrelevant discussion ہے ان discussions کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ان discussions میں پڑے ہوئے ہیں اور آپ کشمیر کو پھر back burner پر لے کر جا رہے ہیں۔ جو آج منسٹر انفارمیشن کی statement آئی ہے کہ نیب کو چاہئے کہ بزنس مینوں سے دہشت گردی والا environment ہٹائیں، آپ کو across the political divide آج کسی قسم کا difference نہیں رکھنا چاہئے۔ آپ کو اے پی سی بلانی چاہئے۔

جناب سپیکر! آج تک کشمیر کے issue پر حکومت اور اپوزیشن اکٹھی نہیں بیٹھی، ابھی جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ ہم جا کر بیٹھے ہیں تو وفاق کو چاہئے کہ پنجاب اسمبلی سے کچھ سیکھ لے۔ وہ ہمارے ساتھ اکٹھے بیٹھے۔ اپوزیشن اور حکومت اس وقت تک کشمیر پر اکٹھے نہیں بیٹھی، کیوں نہیں بیٹھی؟

جناب سپیکر! صرف اسمبلیوں میں قرار دادیں پاس کرنا کافی نہیں ہے۔ آپ کو grass root level تک جانا چاہئے۔ ڈیرہ غازی خان میں لوگ سیوریج کے پانی کے لئے مر رہے ہیں اور آپ ان کو کہہ رہے ہیں کہ کشمیر کا جھنڈا اٹھاؤ۔ پہلے آپ اپنی چیزوں کو تو درست کریں اور اپنی صفوں کے اندر بہتری لے کر آئیں۔ آپ مہربانی کر کے اس کشمیر issue پر اکٹھے ہوں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! آپ کوئی time limit مقرر کریں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔ No, cross talk.

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! I am very grateful کہ آپ نے میری speech ہونے دی۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا اور اس ایوان سے urge کروں گا کہ ہمارے درمیان پلیز کشمیر کے issue پر کسی قسم کی diverse opinion نہیں ہونی چاہئے۔ ہمیں اس دنیا کو دکھانا چاہئے، صرف اپنی اسمبلیوں کے ذریعے نہیں۔ آپ نے جو special envoys

United Human Rights Commission کے اندر بھیجے، جب مجھے پہلی دفعہ as an envoy بھیجا تھا تو ہم نے human rights violation کا ذکر اس وقت کروایا تھا۔

جناب سپیکر! آپ انہی چیزوں کو reiterate کروائیں، آپ نے envoys بہت دیر سے بھیجے، envoys کے اندر اپوزیشن کے ممبران کو بھی بھیجیں تاکہ آپ کی unity across the political divide دکھائی دے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بڑی honestly بتاتا ہوں کہ مودی نے یہ کام اس وقت کیوں کیا ہے؟ 72 سال کے بعد کسی ہندو پرائم منسٹر کو یہ کام کرنے کی کیوں جرأت ہوئی؟ یہ اس لئے کیا ہے کیونکہ پاکستان کو اس نے اس وقت IMF اور FATF کے اندر کمزور پایا ہے اور وہ اپنا ہندو Nationalism ایجنڈا پورا کرنا چاہتا ہے اور وہ کرے گا at the cost of repetition I would like to end my speech with the fact کہ آج میں پھر اس چیز کو predict کر رہا ہوں اور آپ کو pre-empt کرکے بتا رہا ہوں کہ اگلا حملہ اور ہر چیز جو مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کی اس جارحیت کے خلاف ہو گا تو اس کا الزام آپ پر آئے گا۔اس چیز کے لئے prepare ہوں آپ پہلے prepared نہیں تھے۔آپ کی understanding اتنی فضول تھی کہ آپ نے مودی کو کشمیریوں کا خیر خواہ سمجھ کر بیانات بھی دیئے تھے۔اللہ تعالیٰ پاکستان کو اس قسم کی غلط understanding اور non-statesman like attitude سے پناہ عطا فرمائے۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! میں آپ کو تھوڑا سا اس حوالے سے بتاؤں کہ ایک joint session بلایا گیا تھا. I was there myself اور وہاں پر ایک خوش آئند بات تھی کہ تمام political parties ایک page پر تھیں۔ایک Joint Resolution آیا تھا اور اس کے points آتے ہیں جو کہ آپ کے سامنے that was I think, I win situation for all the parties اور تمام پارٹیوں کی طرف سے کشمیریوں کے لئے ایک بہت ہی collective آواز گئی ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ خوش آئند بات ہے۔جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پوری اسمبلی کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ جنہوں نے کشمیر کاز پر اور 5۔اگست کو نریندر مودی کی حکومت کی طرف سے کشمیر میں جو مودی یلغار کی تھی اس کے خلاف متفقہ قرارداد یہاں پیش بھی کی اور منظور بھی کی۔

جناب سپیکر! میں دس کروڑ پنجابیوں کی طرف سے، پنجاب کے شہریوں کی طرف سے اور پھر پورے 22 کروڑ پاکستانیوں کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے کشمیری عوام کو خراج تحسین پیش کروں گا۔ ان کی 72 سال کی جدوجہد، ان کی قربانیاں، حزیمتیں، ان کی شہادتیں اور ان کے سینوں پر زخموں کے پھول، ان کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی قربانیاں اور بوڑھوں کی قربانیاں ان الفاظ کے ساتھ کہ:

وہ اور ہی ہوں گے کم ہمت، جو ظلم و تشدد سہہ نہ سکے
شمشیر و سناں کی دھاروں پر، روداد صداقت کہہ نہ سکے
تھے تم سے زیادہ طاقت وَر، پر چشمِ فلک نے دیکھا ہے
توحید کا طوفاں جب اٹھا، وہ مدِمقابل رہ نہ سکے
اک جذبِ حصولِ مقصد نے، یوں حرص و ہوا سے پاک کیا
ہم کفر کے ہاتھوں بِک نہ سکے، ہم وقت کی رَو میں بہہ نہ سکے
جس بات پہ تم نے ٹوکا تھا اور دار پہ ہم کو کھینچا تھا
مرنے پہ ہمارے عام ہوئی، گو جیتے جی ہم کہہ نہ سکے

جناب سپیکر! میں کشمیری عوام کو اس انداز سے بھی خراج تحسین پیش کروں گا کہ مودی سرکار یا ہندوتوا کے علمبردار بی جے پی جو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت دنیا کا سب سے انتہا پسند ملک انڈیا اور اس کی سب سے انتہا پسند پارٹی بی جے پی اور اس کی سب سے انتہا پسند لیڈر شپ نریندر مودی، راج ناتھ، امیت شا اور اجید دیول ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان سب کو یہ message کشمیری عوام practically دے چکے ہیں کہ:

یہ بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگا دو ڈر کیسا
اگر جیت گئے تو کیا کہنے ہارے بھی تو بازی مات نہیں
جس دھج سے کوئی مقتل کو گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

جناب سپیکر! کشمیری عوام کو کوئی نہیں دبا سکتا اور دوسری چیز کہ مودی کی تاریخ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دنیا کا بچہ بچہ جانتا ہے وہی نریندر مودی جس نے ایک سابقہ وزیر اعلیٰ گجرات کی حیثیت سے 2005 میں امریکہ کے ویزے کے لئے apply کیا تو امریکن حکومت نے in writing اسے butcher قرار دے کر، قصائی قرار دے کر اس کو ویزہ دینے سے انکار کر دیا تھا لیکن آج عجیب و غریب اس خطے اور انڈیا کی قسمت ہے کہ جو سیکولرازم اور جمہوریت کے نام پر پچھلے 72 سال سے بڑا تمغہ اور سینے پر نشان امتیاز لے کر پھرتا تھا آج میں سمجھتا ہوں کہ نریندر مودی اور بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد جو انہوں نے اپنے ملک کے اندر اور کشمیری عوام کے ساتھ کیا ہے آج ان کی سیکولرازم اور جمہوریت کا جنازہ نکل گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نریندر مودی کو یہ massage دینا چاہوں گا کہ جو پانی سے نہاتے ہیں وہ کپڑے بدلتے ہیں، جو پسینے میں نہاتے ہیں وہ تقدیر بدلتے ہیں اور جو خون میں نہاتے ہیں وہ تاریخ بدلتے ہیں اور کشمیری اس وقت تاریخ بدل رہے ہیں اور اس خطے کی تاریخ بدل رہے ہیں۔ تمہارے جیسا ہٹلر اور تمہاری جیسی انتہا پسند پارٹی شیو سینا، وہی آر ایس ایس، کوئی بی جے پی کشمیری عوام کو ان کی جدوجہد سے باز نہیں رکھ سکتی۔

جناب سپیکر! اگر اس موقع پر میں جناب عمران خان وزیر اعظم پاکستان کو خراج تحسین پیش نہ کروں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی زیادتی ہو گی۔ جناب عمران خان نے وزیر اعظم پاکستان بننے کے بعد اور حلف اٹھانے کے بعد سب سے پہلا ٹویٹ کیا بے لوث ہو کر بے باک ہو کر کسی نیشنل انٹر نیشنل اور ریجنل politics کی پابندیوں کو بالائے تاک رکھ کر، پہلے ٹویٹ اور بیان کے اندر انہوں نے کشمیر کے مسئلے کو اجاگر کیا۔ میں وزیر اعظم جناب عمران خان کو خراج تحسین پیش کروں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد انہوں نے نریندر مودی کو یہ message دیا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اس خطے کے تقریباً پونے دو ارب عوام اس خطے ساؤتھ ایشیاء میں امن اور سکون کے ساتھ رہیں تو آؤ، آکر یہاں مذاکرات کرو جتنے حل طلب معاملات ہیں، شملہ معاہدے کے تحت جتنے بھی حل طلب ہیں ہم ان ساروں کو table talk کے ذریعے حل کریں اور اس خطے کی 1.75۔ارب عوام کو سکون دیں اور روزگار دیں۔ ان کو کھانے کو روٹی ملنی چاہئے، وہ فٹ پاتھوں پر نہ سوئیں، ان کو تعلیم اور صحت کی سہولیات ملنی چاہئے لیکن نریندر مودی نے اپنے ہٹلر والے اوصاف سے مجبور ہو کر اس کا response نہیں دیا لیکن جناب عمران خان نے being the Prime Minister of Pakistan کشمیر کے مسئلے کو اُجاگر کرنے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھی اور پھر کیا کشمیر کے issue کو جب امریکن صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ ملاقات ہوئی تو میں یہ سمجھتا ہوں پچھلے کئی سالوں میں کئی وزیراعظم آئے کسی نے جرأت نہیں کی کہ وہ امریکن صدر کے سامنے پوری جرأت اور ہمت کے ساتھ کشمیر کے مسئلے کو اجاگر کرے لیکن یہ صلاحیت اور یہ ہمت بھی، یہ destination بھی اور یہ طرہ امتیاز بھی جناب عمران خان کے کھاتے میں آیا کہ انہوں نے ڈونلڈ ٹرمپ کے سامنے کشمیر کے مسئلے کو اُجاگر کیا جس کے response میں ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ میں mediator اور arbitrator کا کردار ادا کرنے کو تیار ہوں لیکن اس کے بعد جو نریندر مودی نے کیا ہے وہ تو سارا آپ کے سامنے ہے۔ آرٹیکل 370 یا 35(A) ہو اس قسم کے آرٹیکل مٹانے سے، چھپانے سے، eliminate کرنے سے، delete کرنے سے کشمیری عوام کی جدوجہد ختم نہیں ہو سکتی۔ انشاءاللہ کشمیری عوام کی جدوجہد جاری و ساری رہے گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پی ٹی آئی کی حکومت نے جس احسن انداز سے 5۔اگست سے لے کر آج 21۔اگست تک ان 16 دنوں کے اندر سفارتی مہم چلا کر اور شٹل ڈپلومیسی کے ذریعے جس انداز سے اس issue کو handle کیا ہے اس پر خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آج تازہ ترین فیصلہ یہ ہے کہ ہم اس کیس کو انٹرنیشنل کورٹ آف لاء کے اندر بھی لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر! آج صورتحال یہ ہے کہ پچھلے سولہ دنوں میں شاہ محمود قریشی اپنا حج کا event cancel کر کے فوری طور پر واپس آئے اور چائنا گئے ، ملائشیا کے وزیر اعظم سے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان نے رابطہ کیا، ترکی کے وزیر اعظم کے ساتھ رابطہ کیا، سعودی عرب کے ولی عہد کے ساتھ رابطے میں ہیں، UAE کے ساتھ رابطے میں ہیں ہر اس ملک کے ساتھ جو انٹر نیشنل یا ریجن لیول پر اپنی کوئی اہمیت رکھتا ہے وزیر اعظم پاکستان اور حکومت پاکستان نے بڑے احسن طریقے سے ان کے ساتھ معاملات طے کئے۔

جناب سپیکر! میرے دوست سردار اویس احمد خان لغاری نے کشمیر issue پر تنقید کی جو ان کا حق ہے۔ اپوزیشن کا حق ہوتا ہے کہ وہ criticize کرے، اپوزیشن کا حق ہوتا ہے کہ وہ condemn کرے، اپوزیشن کا حق ہوتا ہے کہ وہ تجاویز دے، اپوزیشن کا حق ہوتا ہے کہ وہ submissions دے لیکن کچھ حقائق بھی ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ کشمیر کا issue کوئی چھ ماہ سے تو شروع نہیں ہوا۔ اگر تو چھ یا آٹھ ماہ سے شروع ہوا ہے تو اس حوالے سے میرے بھائی نے (ن) لیگ کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ آپ کیا کر رہے تھے۔(قطع کلامیاں)

MR ACTING SPEAKER: Order , order in the House, No cross talk

آپ اپنی باری پر respond کریں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان! Carry on!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! کشمیر کا ایشو 72 سال سے ہے اور ان 72 سالوں میں پچھلے دس سال جس میں کلبھوشن سنگھ یادیو کا نمودار ہونا، جس میں مظفر وانی کی شہادت، جس میں کشمیر کی عوام پر وہ غیر قانونی انٹر نیشنل لیول پر recognized غیر قانونی اسلحہ استعمال کرنے کی روایت اور ریت پچھلے دس سالوں میں ہوئی لیکن آپ یقین جانیں کہ کلبھوشن سنگھ یادیو جب آج سے چار سال پہلے پکڑا گیا۔

جناب سپیکر! میں اکثر میڈیا ٹاکس کے اندر یہ بات کرتا ہوں کہ ہماری مشرقی عورتیں یہاں بھی بیٹھی ہوئی ہیں وہ اکثر respect اور احترام میں اپنے میاں کا نام نہیں لیتیں اور کبھی نام لینا پڑ جائے تو کہتی ہیں کہ منے کے ابا نے یہ کہا لیکن ہمارے پچھلے وزیر اعظم نے تو منے کے ابا کہہ کر بھی کلبھوشن سنگھ یادیو کا کبھی تذکرہ نہیں کیا۔ کسی انٹر نیشنل لیول فورم میں اور نہ ہی کبھی کسی نیشنل

فورم میں کیا۔ میاں محمد نواز شریف نے قسم کھائی ہوئی تھی کہ میں نے کلبھوشن سنگھ یادیو کا نام نہیں لینا جس نے اپنے منہ سے اعتراف کیا کہ میں نے کراچی سے لے کر خیبر تک، میں نے کوئٹہ سے لے کر کچلاک تک سینکڑوں لوگوں کو شہید کرایا۔ (قطع کلامیاں)

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

وزیر کالونیز اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اس حوالے سے کچھ نہیں ہوا۔ میں یہ بتانا چاہوں گا کہ آج سے تین سال پہلے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ اپنی باری پر respond کریں لیکن ایسے نہیں، پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سردار اویس احمد خان لغاری اور ان کے ذریعے اپنے باقی دوستوں کے گوش گزار کروں گا کہ آج سے تین چار سال پہلے محترمہ بیگم صفدر اعوان کی بیٹی کی شادی ہوئی اس میں نریندر مودی آئے اور ان دنوں مظفر وانی کی شہادتیں تھیں، ان دنوں کشمیری عوام کی شہادتیں تھیں۔ ان دنوں کشمیری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے ریپ تھے، ان دنوں کشمیریوں کو دن دہاڑے مارا جاتا تھا، ان دنوں کشمیری نوجوانوں کو ہندو فوجی اپنی جیپوں کے سامنے کھڑا کر کے مارتے تھے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آج ہاؤس کا بڑا اچھا ماحول تھا اسے خراب نہ کریں۔ اگر انہوں نے ایسے کرنا ہے تو پھر ہم بھی اسی tune میں جواب دیں گے۔ آج کشمیر کا دن ہے اسی پر بات کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے دس سالوں میں بھی کشمیر کی جدوجہد جاری تھی اس میں بھی کچھ ناکامیاں ہوئی ہیں۔ میں اپنی بات کو۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اگر آپ کی طرف سے یہ response آئے گا تو پھر ادھر سے بھی یہی response آئے گا اس لئے ایسا نہ کریں یہ غلط بات ہے۔ آپ اپنی بات کرتے ہوئے جواب دے دیجئے گا۔ Please order in the House.

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے گزارش کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ آج جوبات کر رہے ہیں بہتر یہ تھا کہ آپ آئندہ کسی میٹنگ میں اس طرح کی بات کر لیتے لیکن آج کشمیر کے معاملے پر ساری پارٹیوں نے مل کر اتفاق کیا ہے کہ کشمیر کے لئے ہم اکٹھے ہیں اور کشمیر cause کے لئے اکٹھے ہیں۔

جناب طارق جاوید مرزا: جناب سپیکر! کشمیر پر بات کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کشمیر پر ہی بات کریں گے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان! کشمیر پر ہی بات کریں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں اپنی گفتگو کو آگے لے جاتے ہوئے عرض کروں گا کہ سردار اویس احمد خان لغاری نے ہماری حکومت پر کشمیر issue کے معاملے پر جو criticism کیا اور جو نکتے اٹھائے تھے میں ان کا جواب دے رہا تھا۔

جناب سپیکر! میں مانتا ہوں کہ حقائق تلخ ہوتے ہیں اور چبھتے ہیں، حقائق پریشان کرتے ہیں، ماضی کا rebuttal آتا ہے تو انسان کو دُکھ ہوتا ہے۔ میں اپنے بزرگ رانا محمد اقبال خان سے عرض کروں گا کہ میں نے یہاں پر کشمیر کے issue سے relevant ہی ساری باتیں کی ہیں اور اس سے relevant باتیں ہی کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! اب آپ دیکھیں کہ میرے بھائی سردار اویس خان لغاری نے کہا کہ ڈپلومیسی یہ نہیں ہوتی کہ ٹرمپ فون کر کے کہے کہ جناب this and that فلاں اینڈ فلاں۔ ہاں ڈپلومیسی یہ ہوتی ہے کہ اوباما ہمارے وزیر اعظم کی ٹائی کو ٹائٹ کر کے منہ پر تھپکی مار کے کہے کہ ہاں بھائی کیا حال ہے۔ یہ آپ کی ڈپلومیسی ہوتی ہے جو ہمارے وزرائے اعظم کے ساتھ ہوتی رہی ہے۔

ڈپلومیسی یہ ہوتی ہے کہ جناب ہمارے وزیر اعظم کا حلق خشک ہے ہاتھ میں پانی ہے اور دوسرے ہاتھ میں پرچی ہے اور آپ proper طریقے سے اپنے ملک، مسئلہ کشمیر اور نہ ہی کسی دوسرے issue پر بات کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں تیسری اور آخری چیز بیان کرنے کے بعد اپنی بات کو اختتام کی طرف لے جاؤں گا۔ میرے بھائی ایک چیز کے حوالے سے بہت اچھے طریقے سے نوٹس میں لے کر آئے کہ سفارتی delegations بھیجنے چاہئیں۔ سردار اویس احمد خان لغاری نے (ن) لیگ کی نمائندگی کرتے ہوئے بالکل ٹھیک کہا بالکل اس ایشو پر سفارتی delegation جانے چاہئیں لیکن کیا کریں سفارتی delegation بنایا تو راجہ ظفر الحق نے انکار کر دیا کہ میں سفارتی delegation میں نہیں جاؤں گا۔

جناب سپیکر! یہ بات on record ہے کہ راجہ صاحب سینیٹ کے سب سے قابل احترام ممبر اور (ن) لیگ کے نمائندے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم issue پر حکومت کے ساتھ جا کر کسی ملک یا فورم، دولت مشترکہ، یورپی یونین یا اقوام متحدہ اور سارک کے کسی فورم پر نہیں جائیں گے لیکن پھر بھی انشاء اللہ کشمیر کے issue پر جناب عمران خان پاکستان کا ہیرو ہے، جناب عمران خان پاکستان کی شان ہے، جناب عمران خان پاکستان کی آن ہے اور جناب عمران خان اس ملک کی dignity ہے۔ انشاء اللہ وہ شخص کبھی بھی کشمیر کے issue پر پاکستان کی عوام کا سر نیچے نہیں ہونے دے گا۔ اس نے کبھی بھی پاکستان کا سر نیچے نہیں ہونے دیا۔ وہ انشاء اللہ اس issue پر بھی پاکستان کی بائیس کروڑ عوام کے سینوں پر تمغہ امتیاز سجائے گا اور پاکستان کی عوام، اپوزیشن اور حکومت مل کر کشمیر کے issue پر جدوجہد جاری رکھیں گے۔ شکریہ

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف half a minute بات کروں گا اور میں کچھ ذاتی وضاحت کرنی چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے "اویس لغاری" نام کی اتنی لمبی تسبی کبھی زندگی میں پہلے نہیں سُنی۔ جناب فیاض الحسن چوہان کی بڑی مہربانی ہے کہ انہوں نے میرا نام اٹھارہ مرتبہ لیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو تو خُوش ہونا چاہئے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں خُوش ہوں اسی لئے وضاحت کر رہا ہوں۔ حزب اختلاف کا یہ کام ہے کہ اگر کچھ چیزیں صحیح نہ ہو رہی ہوں تو وہ اُن کی نشاندہی کرے اور exampleدے کر ان کو صحیح کرنے کے لئے راہنمائی بھی کرے۔

جناب سپیکر! میں نے بڑیconcrete recommendationsدی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نےresponsibility of protestنہ کرنے کے اُوپرdoctrine of responsibility to protestکا باقاعدہ نام لیا ہے۔ یہ ہماراrightہے کہ اگر ہم کوئی چیز غلط سمجھتے ہیں تو اس کوpoint outکریں۔ حزب اقتدار کے ساتھی اس پر اتناmindنہ کریں۔ یہ بالکلexact exampleہے کہ اپنے کچھ لوگوں کو خُوش کرنے کے لئے آپ ایوان کا ماحول خراب کر کے کشمیر کاز کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب جناب خلیل طاہر سندھو بات کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس ہاؤس کی یہ روایت رہی ہے کہ پارلیمانی لیڈر صاحبان کو بات کرنے کے لئے پہلے وقت دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! حزب اختلاف کی طرف سے مجھے کوئی فہرست نہیں دی گئی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی لیڈر صاحبان کے ناموں کی فہرست نہیں آتی بلکہ Chairان چیزوں کا خود خیال رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، جناب خلیل طاہر سندھو کے بعد آپ بات کر لیجئے گا اور اگر آپ پہلے بات کرنا چاہتے ہیں تو بسم اللہ کریں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! آپ سید حسن مرتضیٰ کو پہلے بات کر لینے دیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو کو بات کر لینے دیں۔ میں نے صرف آپ کو ایک چیز یاد دلائی ہے۔ میرا بات کرنا لازمی نہیں لیکن روایت یہی رہی ہے کہ پہلے پارلیمانی لیڈر صاحبان کو بات کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں کشمیریوں، حکومت پاکستان اور افواج پاکستان کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میں نے صرف ایک روایت کی نشاندہی کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ بات کر لیں اور آپ کے بعد سید حسن مرتضیٰ بات کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

چلتے ہیں دبے پاؤں کوئی جاگ نہ جائے
غلامی کے اسیروں کی یہی خاص ادا ہے
ہوتی نہیں جو قوم حق بات پہ یکجا
اُس قوم کا حاکم ہی بس اُن کی سزا ہے

جناب سپیکر! میں تو آج یہ سمجھ رہا تھا ہم ان معاہدوں کی بات کریں گے جو کہ Human Rights Council کے تحت کئے گئے ہیں اور اس کے 47 ممالک ممبرز ہیں۔ حزب اختلاف کے ممبران آپ اور وزیر قانون جناب بشارت راجا کے شکر گزار ہیں کہ ایک قرارداد مشترکہ طور پر اتفاق رائے سے پیش کی گئی ہے۔ اس حوالے سے ہماری کچھ reservations تھیں جنہیں دُور کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آج پہلی مرتبہ جناب فیاض الحسن چوہان سے شکوہ کرنا چاہتا ہوں کہ ماحول تو ہمیشہ حزب اختلاف خراب کرتی ہے لیکن آج آپ نے ایوان کے ماحول کو خراب کیا ہے۔ اس وقت کشمیر کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں بھی یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کس نے کہا تھا کہ اگر مودی جیت جائے گا تو کشمیر کا مسئلہ حل ہو جائے گا؟ یہ کس کے منشور میں تھا کہ آرٹیکل 370 اور 35(A) کو انڈیا کے آئین سے ختم کیا جائے گا اور اس وقت پاکستان میں کس کی حکومت تھی؟ میں بھی یہ کہہ سکتا ہوں لیکن نہیں کہوں گا۔

جناب سپیکر! ابھی ایک معزز ممبر کی طرف سے کہا گیا کہ ہمارے وزیراعظم کے ہاتھ میں گلاس ہے، کون سا گلاس ہے؟ ہمیں اس کا علم نہیں۔ بہر حال کہنے کے لئے ہمارے پاس بھی بہت کچھ ہے لیکن میں ان باتوں کی طرف نہیں جانا چاہتا۔

جناب سپیکر! میں حزب اختلاف اور تمام religious minorities کی طرف سے کشمیری بھائیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی مذمت کرتا ہوں۔ انڈیا میں جمہوریت کا نام نہاد چہرہ دکھا کر وہاں پر ہمارے بہت سے Churches کو جلایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آج ہم پر یہ قرض اور فرض ہے کہ ہم کشمیریوں کی آس نہ ٹوٹنے دیں۔ اگر ہم آپس میں بٹے رہے تو پھر کشمیریوں کی آس ٹوٹ جائے گی۔ مقبوضہ کشمیر میں جب کوئی کشمیری شہید ہوتا ہے تو وہ اس پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ جب کوئی شہید ہوتا ہے تو اسے غسل نہیں دیا جاتا کیونکہ وہ پہلے ہی پاک ہوتا ہے اور مقبوضہ کشمیر میں شہید ہونے والے چاہتے ہیں کہ پاکستان کے پرچم میں لپیٹ کر اُن کو دفن کیا جائے۔ آپ جس کو چاہیں گرفتار کریں لیکن خُدا کے لئے کشمیر کاز کے لئے اکٹھے رہیں۔

جناب سپیکر! اس issue پر پوری قوم کو متحد ہونا چاہئے۔ پاکستان میں رہنے والے لوگ خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقے سے ہے وہ سب اکٹھے ہو کر کشمیریوں کے حق میں بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی سکیورٹی کونسل کی بات ہو رہی تھی۔ United Nations کے پاس Chapter-6 کے تحت تین options ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں International Laws کا ایک چھوٹا سا طالب علم ہوں۔ United Nations اپنے Chapter-6 کے تحت سب سے پہلے انڈیا کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کرے۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر انڈیا کے ساتھ کاروباری تعلقات منقطع کئے جائیں اور تیسرے نمبر پر جو کہ آخری حل ہوتا ہے اس جگہ اقوام متحدہ اپنی فوج بھیجتی ہے لیکن آج مقبوضہ کشمیر میں صحافی بھی نہیں جاسکتے۔ مقبوضہ کشمیر کے مسلمان کشمیریوں کو عید والے دن بھی اپنے ماں باپ سے بات نہیں کرنے دی گئی۔ جس طرح یہاں پاکستان میں بھی کچھ لوگوں کو جیل میں نماز نہیں پڑھنے دی جاتی۔ مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کو 35 یا 40 دن تک اپنے بچوں سے بات نہیں کرنے دی گئی جو کہ دوسری جگہوں پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ جنگ جیتنے کے لئے جذبہ انتہائی ضروری ہے لیکن جنگ جیتنے کے لئے حکمت عملی اور اتحاد بھی از حد ضروری ہے۔ افواج پاکستان صرف تحریک انصاف کی نہیں بلکہ ہماری بھی ہے۔ ہم بھی اپنی فوج کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ ہم سب وطن کے بازو ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش ضرور کروں گا کہ جس level پر کشمیر کے حوالے سے بات ہونی چاہئے تھی اس level پر ابھی تک حکومت کی طرف سے بات نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! ہمارے فاضل وزیر خارجہ جناب شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ ہم مقبوضہ کشمیر کے حوالے سے International Court of Justice میں جا رہے ہیں۔ اس وقت جناب محمد بشارت راجا اور رانا مشہود احمد خان جیسے سینئر وکیل ایوان میں تشریف فرما ہیں۔ یہ بخوبی جانتے ہوں گے کہ جب International Court of Justice کوئی فیصلہ کرتی ہے تو اسے ماننا پڑتا ہے لہٰذا سب سے پہلے اس بات کا بغور جائزہ لیں، International Lawyers سے مشاورت کی جائے اور پھر عالمی عدالت انصاف میں جائیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے کشمیر کاز پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں پاکستان بھر کی تمام minorities کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح آپ کی جان اور مال کشمیری بھائیوں کے لئے حاضر ہے اسی طرح جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ بھی حاضر ہے۔ ہم بھی پاکستان، کشمیر کے باسیوں اور برہان وانی کے ساتھ ہیں۔ ہم ان بچوں کے ساتھ ہیں جن کی آنکھیں نکال دی گئی ہیں اور ہم ان شہیدوں کے ساتھ ہیں کہ جن کو انڈیا کے غنڈوں نے بڑی بے رحمی کے ساتھ شہید کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے آخر میں ایک مرتبہ پھر جناب محمد بشارت راجا سے گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ خُدا کے لئے اپنے لوگوں کو سمجھائیں کہ کشمیر کے مسئلے پر، کشمیر کاز پر ہم بین الاقوامی طور پر غلط messageنہ دیں۔ کسی شاعر نے کیا خُوب کہا ہے کہ:

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
ہے عمل لازمی تکمیل تمنّا کے لئے
ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اب سید حسن مرتضٰی بات کریں گے۔ سید حسن مرتضٰی کدھر ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ سید حسن مرتضٰی نے بالکل درست فرمایا ہے کہ روایت کے مطابق پارلیمانی لیڈر صاحبان کو بات کرنے کے لئے پہلے موقع دیا جاتا ہے۔ اب سید حسن مرتضٰی تھوڑا سا ناراض ہو گئے ہیں۔ وہ ایوان سے باہر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ سید حسن مرتضٰی کو ایوان میں واپس لانے کے لئے کسی معزز ممبر یا وزیر صاحب کو بھجوا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل آپ تشریف لے جائیں اور سید حسن مرتضٰی کو ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضٰی کو ایوان میں واپس لانے کے لئے آپ حزب اقتدار کی طرف سے کسی معزز ممبر کو بھجوائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید حسن مرتضٰی واک آؤٹ کر کے نہیں گئے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر وہ ناراض ہو کر بھی گئے ہیں تو انہیں واپس لانے کے لئے آپ گورنمنٹ کے کسی معزز ممبر کو بھجوائیں۔ سید حسن مرتضٰی کا ایک اپنا point of view ہے کہ پارلیمانی لیڈر صاحبان پہلے بات کرتے ہیں۔ ہمیشہ ہاؤس کے کچھ معزز ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بھیجی جاتی ہے اور وہ ناراض ہو کر یا واک آؤٹ کر کے جانے والے معزز ممبر کو واپس لاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا مشہود احمد خان! میرے پاس ایک فہرست آئی تھی اور میں اسی کے مطابق معزز ممبران کو بات کرنے کے لئے کہہ رہا تھا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! Chair کا بھی ایک right ہوتا ہے۔ پارلیمانی لیڈر صاحبان کا بھی استحقاق ہوتا ہے۔ اگر آپ حزب اقتدار کی طرف سے کسی ممبر کو بھیج کر سید حسن مرتضیٰ کو واپس ایوان میں بُلا لیں گے تو اس سے اچھا تاثر جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب محترمہ عظمیٰ کاردار بات کریں گی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ظلم کی داستان جو کشمیر میں ہے وہ آج سے نہیں ہے وہ پچھلے 70 سال سے جاری ہے لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ 70 سال تک یہ issue back banner پر رہا۔ پاکستان میں کوئی بھی حکومت اس issue کو internationalize نہیں کر سکی۔

جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ ہے کہ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کشمیر کے ambassador بن کے کشمیر کا مقدمہ خود لڑنے جا رہے ہیں اور وہ انشاء اللہ آخری حد تک جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں حزب اختلاف کے بھائیوں کو کچھ یاد دلاتی چلوں کہ چار سال تک تو ان کا کوئی Foreign Minister ہی نہیں تھا۔ کون یہ پالیسی بناتا اور کون کشمیر کاز کو آگے لے کر جاتا؟ تب کشمیر صرف 5۔ فروری منانے کی حد تک رہ گیا تھا۔ میرے خیال میں سردار محمد اویس خان لغاری کو علم نہیں ہے کہ United Nations کی سیکیورٹی کونسل کے اجلاس کی کیا اہمیت تھی؟ وہاں پر five permanent members ہیں جن میں سے چین ہمارے ساتھ کھڑا ہے لیکن Russia جس کا ہمیشہ سے stance انڈیا کے حق میں تھا انہوں نے بھی اس اجلاس کی مخالفت نہیں کی۔ Britain وہ گورنمنٹ ہے جس نے مودی کو ویزا دینے سے انکار کر دیا تھا اور آج وہ بھی کہہ رہا ہے کہ United Nations کی Resolution کے مطابق یہ disputed territory ہے یہ انڈیا کی بہت بڑی diplomatic defeat ہے اور انڈیا نے اپنی لوک سبھا میں کھڑے ہو کر کہا ہے کہ مودی سرکار نے وہاں پر ہماری بے عزتی کرائی ہے کیونکہ جو Resolution

آیا ہے وہ United Nations and Shimla Accord کو endorse کرتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ یہ اندرونی معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ disputed territory ہے اور اس کو اُسی طرح سے resolve کرنا ہے جس طرح United Nations کے Resolutions کہتے ہیں تو یہ آپ کی بہت بڑی فتح ہے لہٰذا سردار محمد اویس خان لغاری کو اس کا ادراک ہونا چاہئے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! اس وقت دوسری جو سب سے بڑی بات ہوئی ہے کہ پوری دنیا کے سامنے مودی سرکار کا گھناؤنا چہرہ آ گیا، راج ناتھ نے nuclear کے متعلق جو irresponsible statement دی ہے کہ ہمارا جب دل کرے گا ہم nuclear strike کریں گے اس سے پوری دنیا کو واضح ہو گیا ہے کہ کون سا ملک غیر ذمہ دار ہے اور کون سا ذمہ دار ہے؟ آپ کو پتا ہے کہ اس خطے کے چار ممالک کے پاس nuclear capability ہے اور پوری دنیا پر واضح ہو گیا ہے کہ خدانخواستہ اگر اس region میں nuclear adventurism ہوا تو پاکستان اور انڈیا بچے گا، نہ کوئی اور بچے گا بلکہ پوری دنیا کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اسی لئے آج کوئی sane country انڈیا کے ساتھ کھڑی نہیں ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں حزب اختلاف سے یہ دوسری بات پوچھتی ہوں کہ مودی نے جاتی امرا میں بغیر ویزا کے direct land کیا تھا اس کے کیا محرکات تھے جن کی وجہ سے انہوں نے legal procedure کو follow نہیں کیا اور پاکستان کو اُس کا فائدہ کیا ہوا؟ پوری قوم حزب اختلاف سے ان باتوں کا جواب سُننا چاہتی ہے۔

جناب چیئرمین! حزب اختلاف نے جو APC بُلوائی اُس میں انہوں نے کشمیر کے متعلق کوئی بات کیوں نہیں کی؟ ان کو کشمیر پر بات کرنی چاہئے تھی، ان کو کشمیر کے معاملے میں حکومت کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے تھا، انہیں اپنی افواج کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے تھا، انہوں نے APC میں کیا Resolutions pass کئے؟ قائد حزب اختلاف تو اُس APC میں شامل ہی نہیں ہوئے انہیں

اچانک کمر میں درد ہو گئی اور جب وہ اڑھائی اڑھائی تین تین گھنٹے کی تقریریں کرتے تھے تب تو اُن کی کمر بہت زبردست ہوتی تھی لیکن APC میں جاتے ہوئے انہیں کمر کی problem ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! آج کشمیر کا issue سب سے اوپر رہے گا اور نا صرف پورے پاکستان میں کشمیر کے حقوق کے لئے جنگ جاری ہے بلکہ internationally آپ ناروے میں دیکھیں، آپ Britain میں دیکھیں، آپ United Nations میں دیکھیں ہر جگہ پر کشمیر کے حق میں مظاہرے ہو رہے ہیں اس لئے اب یہ بات رُکنے والی نہیں ہے کیونکہ کشمیر کے اندر اس کرفیو کو ہر حالت میں ختم کرنا ہے اور ہمارے وزیر خارجہ جناب شاہ محمود قریشی جن کو انہوں نے اتنا target کیا کہ انہیں حج کا پتا نہیں تھا خدا کے لئے یہ انسانیت اور حج کے decorum کا مظاہرہ کریں۔ جناب شاہ محمود قریشی حج کا فریضہ چھوڑ کر یہاں پر واپس آئے۔۔۔

(اذانِ ظہر)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں آخر میں یہی کہنا چاہوں گی کہ جس طرح جناب شاہ محمود قریشی نے حزب اختلاف سے کہا کہ پلیز آئیں اور ہمارے ساتھ کھڑے ہوں۔ اس وقت کشمیریوں کی اندھیری رات ختم ہونے جا رہی ہے اور وہ روشنی سب کو نظر آ رہی ہے جیسے ہی یہ کرفیو ختم ہو گا تو پھر یہ حقیقت کھل کر سب کے سامنے آ جائے گی کیونکہ یہ independence کی movement ہے۔ اس وقت انڈیا میں اس طرح کی سات تحریکیں چل رہی ہیں اور انڈیا میں ایون دتی رائے کی بالکل same آواز ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں اُس کی صرف ایک بات بتاتی جاؤں۔ کسی foreign correspondant نے پوچھا کہ ٹرمپ اور مودی میں کیا deference ہے؟ جواب ملا کہ نہیں، ٹرمپ تو ایک individual ہے وہ تو اپنی ٹویٹ کر کے اپنی کہانی دنیا کو سناتا ہے لیکن مودی کے پیچھے RSS کی پوری ideology ہے اور وہ ideology ہے کہ (ہندوآتہ) Hinduthwa یعنی جو ہندو ہے وہ superior race ہے ہٹلر والی ساری فلاسفی اُن کے ذہنوں میں سرایت کر چکی ہے۔

جناب چیئر مین! انہوں نے 2004 میں گجرات میں اپنے curriculum میں یہ ڈال دیا تھا گاندھی اور نہرو کے non-violence concept کو down play کر کے ہٹلر کو glorify کیا تو یہ آج کی کہانی نہیں ہے یہ کہانی بہت پرانی ہے۔

جناب چیئر مین! یہ وہ حکومت ہے جس میں انڈیا کی کوئی minority محفوظ نہیں ہے وہاں پر 20 کروڑ مسلمان ہیں لیکن وہ بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے اور مودی سرکار کا مکروہ چہرہ پوری دنیا کے سامنے کھل کر آ گیا ہے۔ خدارا اب آپ یہ differences چھوڑ دیں اور آپ ہمارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلیں کیونکہ اب یہ final movement ہے اور کشمیر میں اب آزادی کا تعین بالکل قریب ہے اس لئے آئیں ہمارا ساتھ دیں اور اکٹھے مل کر چلیں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ آج کے ایجنڈا پر مسئلہ کشمیر پر بحث تھی اُس کے بعد امن و امان اور پھر پرائس کنٹرول پر بحث تھی چونکہ قرارداد پیش ہوئی اور قرارداد کے بعد ہمارے معزز ممبران نے اُس پر اظہار خیال کرنا شروع کر دیا تو حزب اختلاف سے میری یہ request ہو گی کہ This should be treated as general discussion on Kashmir. آپ جتنی مرضی بات کریں لیکن اس کو as general discussion on Kashmir issue treat کریں۔ شکریہ

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! محترم وزیر قانون نے جو بات کی ہے میرا خیال ہے کہ یہ general discussion جس کے لئے حزب اختلاف نے اجلاس کی requisition دی تھی اُسی کے اوپر بات ہو رہی ہے اور اُس کے اوپر house open ہو چکا ہوا ہے اور میں صرف یہ بات کہنا

چاہوں گا کہ جس طرح جناب خلیل طاہر سندھو نے کہا کہ آج کا دن ایک ایسا دن ہے جس کے لئے ہم نے session convene کرنے کے لئے requisition ڈالی تھی تو ہم یہ سوچ رہے تھے کہ یہ requisition حکومت کی طرف سے آنی چاہئے تھی کہ یہاں پر حزب اقتدار سے جو لوگ کشمیر کے مسئلہ پر گفتگو کر رہے ہیں اگر ان کو اتنا درد تھا تو پھر حکومت یہ اجلاس بلاتی بلکہ یہ اجلاس تو حزب اختلاف نے بلایا ہے اور حزب اختلاف نے کشمیریوں کے درد کو سمجھتے ہوئے اور وہ درد پوری قوم کا درد ہے اور اُس پر ہم آج کوئی controversial بات نہیں کرنا چاہتے تھے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر جناب فیاض الحسن چوہان نے جس طرح کی گفتگو کی ہے تو میرے خیال میں ان کو یہاں پر بٹھایا ہی اس لئے ہے کہ انہوں نے صوبے اور اس ہاؤس کا ماحول خراب کرنا ہے اور ان کے پاس اس کے علاوہ اور کچھ کرنے کو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں صرف یہاں پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے آج جو ہمارے کشمیری بہن بھائیوں پر ظلم ہو رہا ہے اس حوالے سے requisition پر اجلاس بلوایا ہے۔ آج صبح ہم تمام اپوزیشن ممبران اسمبلی نے آپس میں میٹنگ کی تھی اور اس میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ آج حکومت پر ہم کوئی بات نہیں کریں گے بلکہ آج ہم کشمیر cause پر بات کریں گے لیکن اس طرف سے جس طرح کی گفتگو کی گئی اس حوالے سے میں صرف دو باتیں کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! پہلی بات کہ ہمیں ماضی میں کلبھوشن کا طعنہ دینے والوں کے آج ایک سال سے کلبھوشن قبضے میں ہے اس کو ابھی تک کیوں پھانسی نہیں دی گئی؟ اقوام متحدہ میں کھڑے ہو کر میاں محمد نواز شریف نے برہان وانی شہید اور کشمیریوں کی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا اور United Nation میں dossiers دیئے کہ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ انڈیا کر رہا ہے۔ پاکستان میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے وہ بھی انڈیا کر رہا ہے یہ ریکارڈ کی بات ہے لہٰذا یہاں پر political point scoring نہ کی جائے۔ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔

جناب چیئرمین! وہ کشمیر جس کے بارے میں بابائے قوم محمد علی جناح نے کہا کہ کشمیر پاکستان کا اٹوٹ انگ ہے۔ انڈیا کی 72 سالوں میں کشمیر میں اس طرح کا اقدام اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی تو آج قوم سوال پوچھتی ہے کہ امریکہ میں عمران خان کی میٹنگ میں ایسا کیا ہوگیا کہ کشمیر

پر یہ فیصلہ آگیا، وہ کیا عوامل تھے کہ قومی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے جو قرارداد پیش کی گئی اس میں آرٹیکل 370 کاذکر ہی نہیں تھالہٰذا باتیں ہم بھی بہت کر سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین! آج ہم سب یہاں پر دکھی دل کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ آج ہمیں یہ اجلاس محترمہ مریم نواز کو پکڑے جانے اور یہاں پر جو basic civil rights or human right's violation ہو رہی ہے اس پر convene کرنا تھا۔

جناب چیئرمین! آج اپوزیشن نے جو میڈیا پر پابندی لگی ہوئی ہے اس پر اجلاس بلانا تھا۔ آپ 24 بلین ڈالر روپے کا قرضہ لیتے ہیں اور ایک سال کے اندر آپ 7600 بلین روپے کا قرضہ لے لیتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ debt commission بنانا ہے تو آپ کمیشن بنائیں۔

جناب چیئرمین: رانامشہود احمد خان! میرا خیال ہے کہ آپ کشمیر کے issue پر بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آج کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاءاینڈ آرڈر ان تینوں پر بحث ہے کیونکہ ہم نے ہی آج اجلاس convene کیا ہے۔

جناب چیئرمین: رانامشہود احمد خان! آپ سے humble request ہے کہ آپ کشمیر کے ایشو پر ہی بات کریں کیونکہ ابھی آپ نے خود بھی admit کیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! ہم نے تینوں issues کو discuss کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: رانامشہود احمد خان! ایڈوائزری کمیٹی میں بھی یہ بات طے کی گئی تھی۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! کاش کہ Chair اسی طرح جب حکومتی بنچز کی طرف سے جھوٹے دعوے کر رہے تھے ان کو بھی روکتی تو میں صرف ان کو آئینہ دکھا رہا ہوں میں تو ان کو بتا رہا ہوں کہ آپ اتنے علامہ نہ بنیں اور اتنے کشمیر کے چیمپئن نہ بنیں[*******]

جناب چیئرمین: رانامشہود احمد خان! نہیں، اس طرح کی بات نہ کریں۔ درج بالا غیر پارلیمانی الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔(شوروغل)

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! ان سے کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں ورنہ ہم نے ان کی تقریر نہیں سننی۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! ان کو شرم آنی چاہئے ان سے کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! شور مچانے سے بات نہیں بنتی۔ میں آپ کو مخاطب کرکے بات کر رہا ہوں۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! میں آپ سے مخاطب ہوں۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ controversial بات نہ کریں بلکہ کشمیر پر بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! اگر ان کو کشمیر کا اتنا ہی درد ہے تو مجھے یہ بتائیں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ کے بعد ہمارے حکومتی ممبران آپ کو جواب دے دیں گے۔ میں نے ان کے الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے ہیں لہٰذا اب Order in the House آپ سب لوگ بیٹھ جائیں اور رانا مشہود احمد خان! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ ان خواتین کو کہیں کہ یہ بیٹھ جائیں۔ یہی وہ ماحول ہے جس کی میں بات کر رہا تھا اگر ان کو کشمیر کا اتنا ہی درد ہے۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! اتنے اچھے ماحول میں گفتگو ہو رہی تھی۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ ان کو تو بٹھائیں۔ آپ جناب فیاض الحسن چوہان کا ریکارڈ نکلوائیں اور ان کی گفتگو سنیں کہ وہ کیا کہہ کر گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ نے کشمیر کے بارے میں جو بات کی ہے وہ بہت غلط ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! یہ وقت ہی بتائے گا۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ نے کشمیر کے بارے میں جو بات کی ہے جو کہ ہم تمام پاکستانیوں کے لئے ایک گالی ہے۔ That is very controversial.

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! تو پھر ان کو شرم آنی چاہئے جب یہ میاں محمد نواز شریف اور محترمہ مریم نواز شریف کے بارے میں اس طرح کی باتیں کرتے تھے۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ جب اس طرح کی باتیں کریں گے تو House in order کیسے ہو گا اور کوئی آپ کی بات کیسے سنے گا؟ آپ ایک اس طرح کی بات close کرنے کے بعد دوسری اسی طرح کی بات چھیڑ دیتے ہیں جس سے ہاؤس in order نہیں ہو سکتا۔ Order in the House. میں نے ان کے الفاظ حذف کروا دیئے ہیں لہٰذا please order in the House. Thank you very much. رانا مشہود احمد خان! آپ نے بہت بات کر لی ہے لہٰذا اب چودھری محمد اقبال کو بات کرنے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! اس طرح نہیں ہوتا میرے پاس floor ہے اور میں اپنی بات کو complete کر کے بیٹھوں گا۔ میری آواز کو آمر کے دور میں دبایا جا سکا ہے اور نہ ہی آج دبائی جا سکے گی۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! I am sorry اگر آپ اس طرح کی controversial بات کریں گے تو House in order نہیں رہے گا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے آپ جناب فیاض الحسن چوہان کی گفتگو سن لیں اگر آپ کی لیڈر شپ اگر آپ کے لئے احترام کے قابل ہے تو ہمارے لئے ہماری لیڈر شپ بھی احترام کے قابل ہے اور جو اس کے خلاف گفتگو کرے گا ہم اس کو اسی طرح سے جواب دیں گے۔ نمبر 2 یہ جو اتنا بول رہے ہیں جس وقت کشمیر کے اوپر۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! اگر آپ ہاؤس کو کنٹرول نہیں کر سکتے تو بتا دیں۔

جناب چیئرمین: جی، Order in the House please۔ جب آپ شرم کی بات کریں گے یا کشمیر کو بیچنے کی بات کریں گے تو ہاؤس کیسے in order ہو گا، آپ مجھے بتائیں؟

رانا مشہود احمد خان : جناب چیئرمین! یہ بات کس نے شروع کی؟ ہمیں جواب دینا بھی آتا ہے اور جواب لینا بھی آتا ہے۔ بات وہاں سے شروع ہوئی۔

جناب چیئرمین: میری موجودگی میں اُنہوں نے بات نہیں کی۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! یہ قوم سے معافی مانگیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز، آپ بیٹھ جائیں۔ رانا مشہود احمد خان! آپ اپنی بات کشمیر پر جاری رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! جی، بالکل لیکن میں آپ سے ایک بات کہنا چاہوں گا کہ یہ وہ لوگ شور مچا رہے ہیں کہ جس دن کشمیر کے اوپر وہاں پر احتجاج ہو رہے تھے، وہاں پر ہمارے کشمیری بھائی اور بہنوں پر ظلم ہو رہا تھا، جہاں کشمیر پر قبضہ کیا جا رہا تھا، اُس دن حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان کی اجازت سے Mika Singh یہاں پر perform کر رہا تھا اور یہ سارے اُس ہندو کے، اُس Indian شو میں بیٹھے ہوئے تھے تو یہ کس طرح کشمیر کی بات کر سکتے ہیں؟ قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے، قول و فعل کو درست رکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! ہمیں خوشی ہوتی اگر حکومت پنجاب اُس پر پابندی لگاتی کہ انڈیا ظلم کر رہا ہے اور ہم یہاں پر اُن کے فنکاروں کی محفلیں سجا رہے ہیں تو میں آپ سے یہ بات کرنا چاہوں گا کہ آج یہ ایوان۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! یہ لوگ شرم کریں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! اگر آپ خاموش نہیں کروا سکتے تو آپ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ تشریف رکھیں۔

Order in the House please. Thank you very much.

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! یہ کشمیر کی بات کریں ورنہ ہم انہیں بات نہیں کرنے دیں گے۔

RANA MASHOOD AHMED KHAN: Who are you to dictate me?

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! This is not the way! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے،

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! on the floor of the House! یہ کشمیری قوم اور پاکستانی قوم سے معافی مانگیں جس کے لئے یہ اجلاس بلایا گیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! کشمیر پر بات ہو گی اس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہو گی۔ موٹروے گروی رکھنے والے بات نہ کرو۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! ہم اس ہاؤس میں legislation کرنے آتے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Order in the House۔ آپ please بیٹھ جائیں۔ Let me talk to him. Let me mange it, thank you very much. (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے بھی نعرے بازی)

جناب چیئرمین: جناب مہندر پال سنگھ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ پلیز تشریف رکھیں۔ معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون بات کریں گے۔ .Order In the House

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ رانا مشہود احمد خان تھوڑی دیر سے تشریف لائے تھے اور جب اجلاس شروع ہوا تو ابتداء میں میں نے یہ گزارش کی تھی کہ آج کا جو اجلاس ہے اُس کا message ایوان سے باہر یہ جانا چاہئے کہ پوری قوم یک زبان ہے آپ نے دیکھا کہ میں نے قرارداد پیش کی۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں! .Order in the House

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں نے قرارداد پیش کی اپوزیشن نے کہا ہمیں اعتماد میں نہیں لیا گیا حالانکہ میں نے یہ پہلے گزارش کی تھی کہ ہم نے اجلاس شروع ہونے سے پہلے کوشش کی کہ اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر متفقہ قرارداد لائی جائے لیکن اس کے باوجود جو اپوزیشن نے ترامیم کی بات کی اور انہوں نے کہا کہ ابھی اس کو ملتوی کیا جائے ہم متفقہ قرارداد لانا چاہتے ہیں ہم نے اُس کو ملتوی کیا متفقہ قرارداد

لے کر آئے اور اُس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ دونوں اطراف سے انتہائی ذمہ دارانہ باتیں ہوئیں اور یہی ایک message جا رہا تھا کہ پوری عوام اس مسئلے پر یک زبان ہے اور پوری قوم کے جذبات کی اس معزز ایوان سے ترجمانی ہو رہی ہے اور اگر ہماری طرف سے کوئی بات کی گئی ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، No cross talk بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جو معزز خواتین ممبران یہ بات کر رہی ہیں اگر اُن کو کشمیر پر بات کرنے کے لئے کہا جائے تو شاید وہ دو منٹ بات بھی نہ کر سکیں اس لئے دوسروں کی بات ذرا سن لیا کریں۔ یہ محترمہ بات کریں میں سنتا ہوں پورا ہاؤس سنے گا یہ کشمیر پر پہلے بات کر لیں۔

جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ اگر ٹریژری بنچز سے کوئی اس قسم کی بات ہوئی ہے جس سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں لیکن اگر آپ کی طرف سے کوئی اس قسم کی بات ہوئی ہے اور ہماری قیادت کے متعلق کچھ غلط کہا گیا ہے تو آپ کو بھی اس کے لئے معذرت کرنی چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے چونکہ الفاظ حذف کر دیئے ہیں میں اپوزیشن سے request کروں گا کہ خدارا آج کے اجلاس کو مذاق نہ بنائیں۔ آپ نے اپنی قیادت کے لئے بات کرنی ہے تو کشمیر کی بات مکمل کریں اور اس کے بعد اپنی قیادت کی بات کرنی شروع کر دیں۔ آپ ان پر مظالم کی بات کریں، گرفتاریوں کی بات کریں اور نیب کی بات کریں۔ آپ جو بھی بات کریں گے ہم اس کا جواب دیں گے لیکن خدارا آج آپ کیا message دینا چاہتے ہیں؟ کیا اس ایوان سے message یہ جانا چاہئے کہ یہاں کشمیر کے سودے کی بات ہو رہی ہے؟

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی شرمناک بات ہے اس لئے میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ جو بات ہو چکی ہے اس کو ختم کریں۔ اگر مزید وضاحتیں دیں گے تو مزید گندگی پھیلے گی اس لئے براہ مہربانی آپ کشمیر کے حوالے سے بات کریں، کشمیر کے حوالے سے بات سنیں۔

جناب چیئر مین! میں آپ کو assure کرتا ہوں کہ ہماری طرف سے کسی کی ذات کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہو گی۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! جناب محمد بشارت راجا نے جو بات کی ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: رانا مشہود احمد خان! میں امید کرتا ہوں کہ آپ کوئی controversial بات نہیں کریں گے۔ آپ شائستہ بات کریں گے جو آپ نے خواتین سے بات کی ہے وہ پارلیمانی norms کے خلاف ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! بات یہ ہے کہ میں اس ہاؤس کا اللہ کے فضل سے متواتر حصہ چلا آرہا ہوں۔ میں اس کرسی پر بھی بیٹھا ہوں اور مجھ کو اس ہاؤس کے تقدس کا بھی پتا ہے۔ ہم لوگ جب حکومت میں ہوتے تھے تو ہم میٹنگ کرتے تھے کیونکہ ٹریژری کا کام ہمیشہ ہاؤس کو چلانا ہوتا ہے۔ مجھے تو حیرت اس بات پر ہے کہ جس سیشن کو ہم نے convene کیا جس کے اندر ہم نے بڑے دل کا مظاہرہ کیا۔ جب اُدھر سے Resolution آئی تو ہم نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے یہ اجلاس convene کیا ہے تو Resolution ہماری طرف سے ہی ہونی چاہئے۔

جناب چیئر مین! میں یہاں پر صبح سے موجود تھا ہم نے ملک ندیم کامران اور پوری ٹیم کو راجہ صاحب کے ساتھ مذاکرات کے لئے بھیجا تھا کیونکہ ہم یہ message دینا چاہتے ہیں کہ ہم پاکستانی کشمیریوں کے لئے اکٹھے کھڑے ہیں لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ جناب محمد بشارت راجا بھی یہی message اپنے ممبران کو دیتے۔ جو ان کے ممبران ہیں، جو کیبنٹ کے ممبران ہیں، وزیر قانون جو ہمیشہ پارلیمانی معاملات کو دیکھتے ہیں ہمیشہ وہ tone set کرتے ہیں اور ہمیشہ وہ اپنی جماعت کو بتاتے ہیں کہ کس طرح چلنا ہے یا تو وزیر قانون بتا دیں کہ ان کا کنٹرول کیبنٹ پر نہیں رہ گیا کیونکہ کیبنٹ کے لوگ یہاں آکر اس ہاؤس کا ماحول خراب کرتے ہیں اور پھر یہاں سے نکل جاتے ہیں۔ وہ یہاں بیٹھ کر اپنی بات کا جواب سننے کا حوصلہ بھی رکھیں۔

جناب چیئر مین! بات صرف اتنی سی ہے کہ اگر کوئی ہماری لیڈر شپ کے خلاف بولے گا تو ہم لحاظ نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین!دوسری بات یہ ہے کہ آج میں یہ بالکل چاہوں گا کہ یہاں سے کشمیریوں کے لئے ایک پیغام جانا چاہئے۔ میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ جس طرح محترمہ مریم نواز شریف کو گرفتار کیا گیا اس پر سیشن بلائیں، جس طرح یہاں پر مہنگائی، غربت، بے روزگاری اور افلاس ہے، جس طرح یہاں پر دھڑا دھڑ قرضے لئے جا رہے ہیں اس پر session call کریں لیکن آج ہم کشمیر cause پر سب اکٹھے ہیں۔ ہم اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ کھڑے ہیں، ہم ان تمام پالیسیوں کے ساتھ کھڑے ہیں جو کشمیر کے لئے ہیں اور کشمیریوں کے لئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہاں پر عزت کریں اور عزت کروائیں۔ سیدھی سی بات ہے کہ ہمیں اگر جیلوں میں ڈالنا ہے تو ڈال دیں، اگر ہمیں پکڑنا ہے تو پکڑ لیں لیکن عزت پر کوئی سودے بازی نہیں ہوگی۔ وہ وقت دُور نہیں ہے کہ جو آج آپ بُو رہے ہیں کل وہی کاٹیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! میری تو ابھی بات پوری ہی نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کشمیر پر بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین!جب میں نے بات کرنا شروع کی تو جو اس میں controversy آئی اس کو explain کرنا میرا کام تھا اور چیئر کا کام بیلنس رکھنا ہے۔(شور و غل)

جناب چیئرمین: دیکھیں، پلیز! no cross talk رانا مشہود احمد خان! آپ اپنی بات complete کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین!میری آپ سے گزارش ہے کہ جس طرح معزز وزیر قانون نے کہا کہ اب اس کو General discussion سمجھا جائے۔ General discussion کے لئے ہم نے جو requisition دی تھی اس کے اندر کشمیر بھی تھا، اس کے اندر لاء اینڈ آرڈر بھی ہے اور اس کے اندر پرائس کنٹرول بھی ہے۔

جناب چیئر مین! آج بد قسمتی دیکھیں کہ اس ہاؤس کے اصول ہیں۔ اجلاس سے پہلے ہمیشہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوتی ہے وہاں مل کر ایجنڈا طے کیا جاتا ہے اس کے بعد پھر سپیکر صاحب ہاؤس میں تشریف لاتے ہیں۔ آج اتنی جلدی دکھائی گئی کہ جب حکومت اجلاس بلاتی ہے تو 3:00 بجے بلاتی ہے اور جب اپوزیشن کی requisition آتی ہے تو پھر آپ اجلاس 10:30 بجے بلاتے ہیں۔ 10:30 بجے کا اجلاس بلا کر آپ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ بھی نہیں کرتے اور ہاؤس کو convene کر لیتے ہیں۔ یہ آپ کون سی روایات کو لے کر چل رہے ہیں؟ یہ اس اسمبلی کی روایات نہیں ہیں، یہ اس ہاؤس کی روایات نہیں ہیں، یہ پنجاب کی روایات نہیں ہیں اور یہ پارلیمنٹ کی روایات نہیں ہیں۔ ان چیزوں کو point out کرنا اپوزیشن کی ذمہ داری ہے۔ ہمارا کام ہے کہ آپ کو قانون اور قاعدہ بتانا۔ آپ کو یہ بتانا کہ اگر آپ کے پاس عددی برتری جس طرح بھی آگئی ہے تو اس سے آپ اس ہاؤس کو bulldoze نہیں کر سکتے، اس ہاؤس کو آپ قاعدے اور قانون کے بغیر نہیں چلا سکتے۔

جناب چیئر مین! میں یہاں پر یہ بات کروں گا کہ آج کا جو سیشن ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: رانا مشہود احمد خان! آپ wind up کریں آپ نے کافی ٹائم لے لیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! یہ کہاں پر ٹائم سیٹ ہوا ہے اور آج بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں کون سا ٹائم سیٹ ہوا ہے؟

جناب چیئر مین: میرے پاس لسٹ ہے ہم نے ان کو بھی موقع دینا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! یا تو آپ نے طے کیا ہوتا کہ آج آپ نے اتنے منٹ دینے ہیں، آج تو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہی نہیں ہوئی تو آپ ہمیں کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے؟

جناب چیئر مین: میں نے آپ سے request کی ہے کہ آپ wind up کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! اچھا میں wind up کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میں نے آپ کو ختم کرنے کے لئے نہیں کہا بلکہ wind up کرنے کے لئے کہا ہے اور تمام مقررین میں سب سے زیادہ وقت آپ نے لیا ہے۔ آپ مہربانی کریں اور اس کوwind up کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! یہ ٹائم میں نے اپنے ساتھیوں کی مشاورت سے لیا ہے۔

جناب چیئرمین: میں بھی آپ کوsecond کرتا ہوں لیکن اس کوwind up کریںon Kashmir

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! پہلی بات تو یہ ہے کہ میرا زیادہ ٹائم تو ان explanationsمیں گزرا ہے جو میرا کام نہیں تھا بلکہ آپ کا کام تھا اور وزیر قانون کا کام تھا۔

جناب چیئرمین: جب آپcontroversialبات کریں گے تو پھر ہاؤسin orderکیسے ہو گا؟

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! جبcontroversialبات وہاں سے آئی تھی تو آپ کا کام اس کو روکنا تھا۔

جناب چیئرمین: جو آپ نے الفاظ کہے تھے میں ان کو دہرانا نہیں چاہتا اب پلیز !اس طرح نہ کہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! میں نے اس چیئر سے دو رولنگ مانگی ہوئی ہیں۔ آج اس چیئر کی عزت داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ میں نے ایک رولنگ مانگی تھی کہ پروڈکشن آرڈر کا بل اس اسمبلی نے پاس کیا،lawاس اسمبلی نے پاس کیا اس پر یہ چیئر عمل کرانے میں ناکام رہی۔(شور و غل)

MR CHAIRMAN: Order in the House.

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! اگر یہ اس طرح کریں گے تو ہم ان لوگوں کو بھی نہیں بولنے دیں گے۔

جناب چیئرمین: آپwind upکریں اور ایک دو منٹ میں ختم کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! ٹھیک ہو گیا، اگر آپ خاموشی کرائیں گے تو میںwind up کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: اگرcontroversialبات کریں گے تو پھر دو منٹ سے کم ہو جائیں گے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! رولنگ کا پوچھنا کیا controversial ہے؟

جناب چیئر مین: رانا مشہود احمد خان! آپ کی مہربانی دو منٹ میں wind up کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! بات صرف اتنی سی ہے کہ میں آج پھر دوبارہ اپنی لیڈر شپ کی طرف سے، قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف کی طرف سے، پاکستان کی بیٹی محترمہ مریم نواز کی طرف سے، لیڈر آف دی اپوزیشن نیشنل اسمبلی صدر پاکستان مسلم لیگ(ن) میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے، لیڈر آف دی اپوزیشن پنجاب اسمبلی جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی طرف سے اور اپوزیشن کے تمام ممبران کی طرف سے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! یہ بہت دیر سے بات کر رہے ہیں دوسروں کو بھی بولنے دیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ عظمیٰ کاردار! پلیز تشریف رکھیں۔ Order in the House

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! اس طرح میرے دو منٹ بڑھتے جائیں گے۔

جناب چیئر مین: رانا مشہود احمد خان! آپ اپنی بات continue رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! ان تمام کی طرف سے اور اپوزیشن کے وہ تمام ممبران، اپوزیشن کی وہ تمام پارٹیاں جنہوں نے۔۔۔(شور و غل)

MR CHAIMAN: Order in the House. Rana Shaib! Please continue.

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! میں کیسے جاری رکھوں؟

MR CHAIMAN: Order in the House.

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! میں ان تمام جماعتوں کی طرف سے آج کشمیری بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے جو انڈیا نے غیر قانونی اور غیر آئینی اقدام اٹھایا ہے اور جس وقت انڈیا کا الیکشن لڑنے والا مودی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: اب وہ اپنے ایجنڈے پر بات کر رہا ہے۔ Please order in the House.

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! وزیر خزانہ کا نام بھی لے لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! یہ کہتے ہیں کہ میں نالائق وزیر خزانہ کی بات کروں، نالائق وزیر خارجہ کی بات کروں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلی باری جناب واثق قیوم عباسی کی ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! جب تک میں اپنی بات مکمل نہیں کروں گا میں نہیں بیٹھوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، میں نے آپ کو دو منٹ دیئے دو منٹ ختم ہوگئے۔ بہت شکریہ۔ جناب واثق قیوم عباسی!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے
اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی شروع کر دی)

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! میں اپنی بات کی شروعات مسئلہ کشمیر پر روشنی ڈالتے ہوئے کرنا چاہوں گا۔ میرے نزدیک مسئلہ کشمیر کی بات میرے فاضل بھائی کی گفتگو سے کہیں اہم اور کہیں ضروری ہے۔ کشمیر issue پر discussion ہونی چاہئے۔

اے ہند تیرے ہاتھ میں وہ لکیر نہیں
کشمیر تیرے باپ کی جاگیر نہیں

جناب چیئرمین! میں یہ پھر repeat کر دیتا ہوں کہ:

اے ہند تیرے ہاتھ میں وہ لکیر نہیں
کشمیر تیرے باپ کی جاگیر نہیں

جناب چیئرمین! پاکستان کے پہلے گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح نے بڑے باشگاف الفاظ میں یہ کہا کہ Kashmir is integral part of Pakistan. کشمیر کی اہمیت پاکستان کے لئے، پاکستان کی عوام کے لئے یہ کتنی ضروری ہے یہ ماضی کے اوراق کو پلٹ کر دیکھ لیجئے کہ مسئلہ کشمیر پر جب بھی بات کرنی ہو گی۔۔۔

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف
اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

جناب چیئرمین: ان کے بعد میں ٹائم دیتا ہوں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! پاکستان کے عوام، ہمارے دل اور ہماری زبان سب کشمیریوں کے ساتھ ہیں۔ ہمارا دل دھڑکتا ہے تو کشمیریوں کے ساتھ، ہمارے ہاتھ جب بھی چلیں گے تو کشمیریوں کے حق میں، ہماری زبان چلے گی تو کشمیریوں کے حق میں اگر ہمارے ہی فاضل ایم پی ایز، ہمارے ممبران اور جو ہمارے سینئرز ہیں اور وہ ہم سے پہلے اس ایوان کا حصہ بھی رہے اگر اس ایوان میں ہم اور وہ مل کر مسئلہ کشمیر پر solidarity کے ساتھ کوئی بات کریں گے تو یہ دنیا کو ایک اچھا پیغام جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

جناب چیئرمین: معزز ممبران تشریف رکھیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ اگر ہمارے بھائی مسئلہ کشمیر پر solidarity کے ساتھ بات کریں گے تو سب کی بات ہو گی، سب پاکستانیوں کی بات ہو گی اور ایوان کی ترجمانی ہو گی۔

جناب چیئرمین! میں اپنے نمبر بنانے کے لئے یا آپ اپنے نمبر بنانے کے لئے گفتگو مت کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم کشمیریوں کے حق میں آواز اٹھائیں۔ اگر بُردباری کے ساتھ آپ لوگ ہمارے ساتھ مل کر یہ آواز بلند نہیں کریں گے تو دنیا کو اچھا message نہیں جائے گا۔ آپ اپنے بلیڈ کا زخم کشمیریوں پر گولی کے زخم پر بھاری مت رکھیں، ان کا نکلنے والا خون آپ کی نکلنے والی آواز سے بہت بھاری ہے۔

جناب چیئرمین! میری اپنے بھائیوں سے گزارش ہو گی کہ یہ تحمل مزاجی سے سنیں گے تو دنیا کو اہم پیغام جائے گا۔ یہ پیغام آپ کا بھی ہو گا اور ہمارا بھی ہو گا۔ اگر آپ تحمل مزاجی سے سنیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی)

جناب چیئرمین: معزز ممبران تشریف رکھیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! میں پھر سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ کی اور میری گفتگو سے مسئلہ کشمیر کی گفتگو کہیں زیادہ قیمتی ہے اس لئے سن لیجئے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ جاری رکھیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! ہم نے آپ کو برداشت کیا اور پوری قوم نے برداشت کیا۔ آپ بھی تحمل مزاجی سے برداشت کریں، آپ مہربانی کرکے بیٹھ جائیں۔

جناب چیئرمین: جناب واثق قیوم عباسی! address the Chair. آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! میں بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ دنیا میں جب بھی جنت کو تشبیہ دی گئی جنت ایک fantasy ہے ناں، جنت کے بارے میں سب یہ سوچتے ہیں، قیاس کرتے ہیں، جنت کے بارے میں خواہش کرتے ہیں کہ مریں گے تو جنت میں جائیں گے، دودھ اور شہید کی ندیاں بہیں گی، خوبصورت سماں ہوگا اور ہر خواہش پوری ہوگی۔ دنیا میں کہیں جنت کے بارے میں بات کی گئی تو وہ دنیا کا کوئی ایسا part نہیں ہے جس کو جنت سے تشبیہ دی جاسکے، صرف ایک ہی جگہ ہے وہ ہے ہماری جنت نظیر ہمارا کشمیر، میں بات کرتا چلوں کہ اگر کشمیر کی فضا کا جائزہ لیا جائے، اگر کسی جوان کو جب بارڈر کے اس پار گولی لگتی ہے وہ خون میں نہا جاتا ہے۔ اس کی ماں بعد میں اپنے آنسو صاف کرتی ہے۔ سب سے پہلے اسی جنازے کو دولہا کی طرح تیار کرکے کندھے پر رکھ کر صدا بلند ہوتی ہے۔

"لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

جناب چیئرمین! اس صدا کے ساتھ اس کو دفنایا جاتا ہے۔ یہ واقعہ کسی دور دراز علاقے کا نہیں ہے یہ واقعہ اس integral part of Pakistan کا ہے جسے جنت نظیر کہتے ہیں، اسے کشمیر کہتے ہیں اور ہمارا کشمیر کہتے ہیں۔ یہ وہاں کا واقعہ ہے۔ اگر آج وہاں کے حالات مودی سرکار کی تباہ کاریوں، اُس کے ظلم اور بربریت کی وجہ سے وہاں پر خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں تو پھر ہمیں ایک

دوسرے کو برداشت کر کے اس ہاؤس سے یکجا ہو کر یک زبان ہو کر اور ایک solidarity کا پیغام دینا چاہئے۔

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے کچھ ساتھی سینئرز ہیں اس سے پہلے بھی رہے ہیں، اپوزیشن میں بھی ہیں اور ٹریژری بنچز میں بھی ہیں۔ اگر کسی کے end پر کوئی چھوٹی موٹی غلطی ہو جاتی ہے تو کشمیریوں کی خاطر معاف کر دیں۔ ہمیں ایک دوسرے کی خاطر معاف نہ کریں۔

جناب چیئر مین! آج اس موقع پر اگر ہم لوگ ایک solidarity کے پیغام کے لئے ایک دوسرے کو برداشت کر کے دنیا کو یہ پیغام دیں گے کہ ہماری زبان کشمیریوں کے ساتھ ہے، ہمارا دل دھڑکتا ہے کشمیریوں کے ساتھ، ہمارا قلم چلے گا کشمیریوں کے ساتھ اور جہاد مسلمانوں کا اہم فریضہ ہے۔ خدانخواستہ اگر عالمی دنیا نے بھی دروازے بند کئے اگر سب دروازے بند ہوئے تو مسلمان کے لئے ایک درواز ہمیشہ کھلا ہے جو اس کے رب کائنات نے اس کے لئے رکھا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! میں ایک بات کرتا چلوں، کشمیر کے ساتھ کلمہ کے رشتے سے بڑا کیا رشتہ ہو سکتا ہے۔ اگر آج پاکستان میں سب سے بڑا issue اگر power کا تھا تو کشمیر میں لگنے والے more than two thousand megawatts جو ہائیڈل پاور سے related ہے وہ بھی ہمارے کشمیر میں ہے۔ اگر مودی سرکار اس کو میلی آنکھ سے دیکھے گا تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم پاکستانی مل کر اس کی آنکھ نکالنے کی بات کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! اگر انڈین اس پر اپنے غلط اور ناپاک عزائم رکھیں گے تو اس کو کچلنے کے لئے ہم مل کر پالیسی مرتب کریں۔ بار بار چھوٹی سی بات پر رائی کا پہاڑ بنا کر ہمیں اس کا تمسخر نہیں بنانا چاہئے۔ مجھے شاید آپ کی بات اور اپوزیشن کے بیٹھے ہوئے اپنے چند بھائیوں کی باتیں کڑوی لگی ہوں اور ان کو ہماری باتیں کڑوی لگی ہوں لیکن میں اس پر تبصرہ اس لئے نہیں کرنا چاہتا کہ ان کڑوی باتوں سے کہیں اہم ہمارے کشمیریوں کا نکلنے والا خون ہے، ان کی جانیں جو ضائع ہو رہی ہیں وہ کہیں اہم ہیں۔

جناب چیئرمین! گزشتہ ستر برسوں میں ایک لاکھ سے زائد نوجوانوں کے جنازے اٹھائے گئے۔Unfortunately اگر ہم لوگ سابقہ ادوار میں اس کو internationally اس طریقے سے cater نہ کر سکے تو میں اس پر تبصرہ نہیں کروں گا محض یہ کہوں گا کہ اگر اس دور میں محترم وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان نے اس واقعہ پر کوئی step اُٹھایا ہے، برہان وانی کے بعد مسئلہ کشمیر کو اُجاگر کرنے میں ہماری گورنمنٹ نے اس مسئلہ میں جان ڈالی تو یہ گورنمنٹ آپ کی بھی ہے یہ صرف ہماری نہیں ہے۔ ہمیں مل کر اس کو address کرنے کے لئے یک زبان ہو کر اس مسئلے کو حل کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں پھر سے اپنے پہلے الفاظ کو آخر میں دہراؤں گا دنیا کو یہ message جانا چاہئے کہ ہم کشمیر کے مسئلے پر سب ایک ہیں۔ ہم سب یک جاں ہیں اور یک زبان ہیں کہ:

اے ہند تیرے ہاتھ میں وہ لکیر نہیں
کشمیر تیرے باپ کی جاگیر نہیں

بہت شکریہ

جناب چیئرمین: چودھری محمد اقبال!

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ نے بات کر لی ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! ابھی ہمارے ممبر نے بہت خوبصورت گفتگو کی لیکن یہاں پر۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ پھر یہ دیکھیں کہ ہاؤس کتنا order میں رہا۔ جب انہوں نے خوبصورت بات کی تو ہاؤس بھی تو in order رہا۔ آپ بھی اسی طرح کی خوبصورت بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ بھی سچ کو سننے کی عادت تو ڈالیں۔

جناب چیئرمین: آپ دو منٹ میں بات complete کریں ناں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! 15۔اگست کو مریم نواز اظہار یکجہتی کے لئے مظفر آباد جا رہی تھیں وہ کوئی مسلم لیگ (ن) کے لئے نہیں جا رہی تھیں، وہ پاکستان کی طرف سے کشمیریوں کو پیغام دینے جا رہی تھیں اور آپ کو پتا ہے کہ "خلیج ٹائم" نے کیا رپورٹ کیا کہ کشمیر کے لئے اٹھنے والی آواز کو دبا دیا گیا۔ آپ کو پتا ہے کہ باہر کے میڈیا میں کیا رپورٹ ہوا کہ کشمیریوں کے لئے جو جدوجہد پاکستان میں شروع ہو رہی تھی اس کا گلا گھونٹ دیا گیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں سے نعرے تو بہت لگائے جاتے ہیں کہ اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ کیا حکومت نے APC بلائی ہے اور کیا حکومت نے اس مسئلے پر قوم کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے؟ یہ کوشش بھی اپوزیشن کر رہی ہے اور انشاء اللہ پاکستان کو اکٹھا کر کے کشمیر کی آواز کو دنیا تک پہنچائیں گے اور کشمیر کا مسئلہ حل کرائیں گے اور وہ نعرہ جو ہمارے بزرگوں نے مارا تھا کشمیر بنے گا پاکستان انشاء اللہ تعالیٰ اس کو پاکستان بنا کر چھوڑیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین! اگر آپ ایجنڈے کو ملاحظہ فرمائیں تو اس میں ہے کہ میں نے امن و امان پر بحث کرنی ہے آپ میری چٹ بھی پڑھ لیں۔ اگر اس پر وزیر قانون نے تحریک پیش کرنی ہے تو وہ تحریک پیش کر لیں میں پھر اپنی بات شروع کرتا ہوں یا جیسے ان کا حکم ہو میں تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے تحریک پیش کر دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! تحریک پیش ہو چکی ہے۔

چودھری محمد اقبال: یعنی امن و امان پر بحث چل رہی ہے؟ جی، ٹھیک ہے۔ جناب چیئرمین! شکریہ کہ آپ نے مجھے ایک اہم مسئلے پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ کسی بھی صوبے اور کسی بھی ملک کا لاء اینڈ آرڈر اتنا اہم ہوتا ہے کہ اگر آپ پورے شہریوں کو سونے کی سڑکیں بنا دیں،

سونے کے محل بنا دیں لیکن اگر وہ رات کو اپنے بچوں کے ساتھ آرام سے بیٹھ کر ٹی وی نہ دیکھ سکیں، رات کو آرام سے سو نہ سکیں تو ان کے لئے ساری چیزیں بے کار ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین! امن و امان اتنا اہم مسئلہ ہے اور صوبہ پنجاب بڑی کاوشوں کے بعد، بڑی محنتوں کے بعد اصل شکل میں آیا تھا اور اس کے لئے قائد پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اتنی ہمت کی تھی کہ جب بھی کسی شخص کے ساتھ، کسی خاتون کے ساتھ، کسی مرد کے ساتھ کوئی زیادتی ہوتی تھی تو وہاں اپنا ہیلی کاپٹر اتارتے تھے اور ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچاتے تھے اور بڑے بڑے افسروں کی ٹانگیں کانپتی تھیں کہ وزیر اعلیٰ آ گیا ہے۔ اگر اس طرح کی حکومت ہو گی تو امن و امان بہتر ہو گا اگر ڈھیلی ڈھالی حکومت ہو گی تو پھر امن و امان خراب ہو گا۔ جب امن و امان خراب ہو گا تو سارے مسائل خراب ہوں گے، پنجاب کے اندر کوئی سیاح نہیں آئے گا، کوئی سیاحت نہیں ہو گی اور پنجاب کے اندر لوگ چین کی نیند نہیں سو سکیں گے۔

جناب چیئرمین! میری بڑی مودبانہ گزارش ہے کوئی number scoring کی بات نہیں ہے، میں اس میں کوئی political number scoring نہیں کرنا چاہتا بلکہ وزیر قانون سے بڑی مودبانہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پوری توجہ کریں۔ اگر پاکستان کے اندر اور پنجاب کے اندر امن و امان ٹھیک ہو جائے اور rule of law نافذ ہو جائے تو اس ملک کی ساری مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اگر امن و امان قائم نہیں ہوتا تو کون ادھر آ کر invest کرے گا، کون ادھر آ کر سیاحت کرے گا اور کون سیر و تفریح کے لئے ادھر آئے گا؟ پھر معاملات اسی طرح رہیں گے جس طرح ہمارے پاس ہیں اس لئے میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ مہنگائی بھی دن بدن بہت بڑھ رہی ہے، مسائل بہت زیادہ بڑھ رہے ہیں، لوگ تنگ آئے ہوئے ہیں، قوم بڑے غصے میں ہے، آپ پاس سے گزر کر دیکھیں تو اتنے غصے سے دیکھتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ مہنگائی اور معاشی ناہمواری کا اثر ہے۔ یہ معاشی ناہمواری کدھر لے کر جائے گی۔ اگر حکومت کا پورا کنٹرول نہ ہوا تو پھر معاملات ہاتھ سے نکل جائیں گے اس لئے میں وزیر قانون کو چند ایک تجاویز دوں گا۔

جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی تجاویز دی تھیں جن پر انہوں نے جواب دیا تھا کہ آپ کے دور کے جو کام ہیں وہی چل رہے ہیں اور ہم نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

جناب چیئرمین! میری بڑی مودبانہ گزارش ہے کہ اگر تبدیلی نہیں کی تو پھر تبدیلی سرکار کیا ہے ؟ تبدیلی کریں گے تو تبدیلی آئے گی۔ اگر ہم سے کوئی کام رہ گیا ہے تو آپ کر کے دکھا دیں۔ ایک سال میں جو improvement ہوئی ہے وہ بتا دیں کہ ہم نے یہ improvement کی ہے۔

جناب چیئرمین! میں چند تجاویز گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، لاء اینڈ آرڈر میں سب سے اہم role پولیس کا ہوتا ہے۔ جب تک پولیس کو ٹھیک نہیں کیا جائے گا اس وقت تک امن و امان ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ پولیس ٹھیک کرنے کے لئے بہت سارے کام کرنے والے ہیں۔

جناب چیئرمین! وزیر قانون سے میری دردمندانہ اپیل ہے کہ میری گزارشات پر غور کیا جائے۔ اگر سنگاپور میں کوئی چھوٹی سی چیز نیچے گرا دیتا ہے تو پھر وہ بندہ سزا سے بچ نہیں سکتا۔ آپ سنگاپور میں جا کر صفائی دیکھیں۔ جاپان میں بالکل پولیس نظر نہیں آتی لیکن امن و امان دیکھیں۔ سارے ممالک جنہوں نے rule of law نافذ کیا ہے وہ ترقی کی آخری مراحل پر پہنچ گئے ہیں لیکن ہم بہت پیچھے کھڑے ہیں اس لئے پہلا مسئلہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے اسے ٹھیک کیا جائے اور جب تک یہ ٹھیک نہیں ہوتا ہمارے مسائل ایسے ہی رہیں گے۔

جناب چیئرمین! میں اس کے لئے چند ایک تجاویز پیش کرتا ہوں۔ پنجاب میں یہ صورتحال رہی ہے کہ ایس ایچ او سے لے کر آئی جی تک کا عرصہ تعیناتی کم از کم دو سال ہونا چاہئے لیکن یہاں پر تو ایک سال میں تین آئی جی تبدیل ہو چکے ہیں اور ایس ایچ او کا عرصہ تعیناتی چار ماہ سے کم ہو کر تین ماہ تک آ چکا ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی وزیر قانون کو یہ چیزیں point out کی تھیں۔ ایک مہینے کے اندر تو ایس ایچ او کو اپنے علاقے کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ کہاں کیا جرم ہو رہا ہے میں نے کسے پکڑنا ہے اور کسے عزت دینی ہے چونکہ وہ اس عرصے میں تو علاقے میں پھر ہی نہیں سکتا اس لئے اس پر پورا کنٹرول کیا جائے اور اسے streamline کیا جائے تاکہ پنجاب میں معاملات بہتر ہو سکیں۔

جناب چیئرمین! ناجائز اسلحہ کی اتنی بہتات ہے وہ کسی دن آتش فشاں پہاڑ کی طرح پھٹ جائے گی اور معاملات ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ ناجائز اسلحہ کنٹرول کرنے کے لئے چند ایک تجاویز پیش کرتا ہوں کہ قبائلی علاقہ جات جہاں سے ساری وباء پھیلتی تھی اب اس پر قانون کی عملدرآمدی آچکی ہے اس لئے اسے regulate کیوں نہیں کیا جارہا؟

جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ اسے regulate کرنے کے لئے پوری کوشش کی جائے تاکہ ناجائز اسلحہ کی لعنت ختم ہوسکے۔

جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی عرض کی تھی اب پھر دہراتا ہوں کہ پولیس میں اگلے گریڈ میں ترقی کے لئے لازمی قرار دیا جائے کہ پولیس کے تربیتی اداروں میں تعیناتی کا عرصہ ان افسروں کو دیا جائے جو بڑے لائق ترین افسر ہیں۔ Top of the line officers ہیں۔ انہیں موقع دیا جائے اور ان کی تعیناتی کی جائے اور ان کی اگلی پروموشن پر یہ شرط رکھی جائے کہ اگلے گریڈ میں وہ بندہ تب جائے گا جب وہ تربیتی ادارے میں تربیت دے کر لوگوں کو ٹرینڈ کرے گا۔

جناب چیئرمین! یہ میری بڑی مودبانہ گزارش ہے اس پر عمل کیا جائے۔ فیلڈ میں جو ناکام بندے ہوتے ہیں انہیں تربیتی اداروں میں لگایا جاتا ہے اس سے کیا تربیت ہونی ہے؟

جناب چیئرمین! پولیس کو جو آج کل challenges ہیں وہ پہلے نہیں تھے، دہشتگردی ہے، غنڈہ گردی ہے اور بہت سارے مسائل ہیں ان کے لئے پولیس ٹرینڈ نہیں ہے لہٰذا اسے پورا ٹرینڈ کیا جائے پھر rights کنٹرول کے لئے بھی اسے proper سامان دیا جائے جس میں ربڑ بلٹس ہوتی ہیں، بلٹ پروف جیکٹس ہوتی ہیں ان کی جان کی پوری حفاظت کا انتظام کیا جائے۔

جناب چیئرمین! یہاں ملک میں pornography کی sites بند کرنی چاہئیں کیونکہ وطن عزیز کے اندر غیر مہذب sites دیکھی جاتی ہیں ان سے نوجوانوں کے ناپختہ ذہن جرائم کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! خاص طور پر پنجاب کے اندر فوری انصاف مہیا کرنے کے لئے کریمنل جسٹس سسٹم کو مضبوط کیا جائے تاکہ ملک میں بہتری آسکے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء پر پورا کنٹرول کیا جائے تاکہ وہ عام آدمی کی range کے اندر ہو اگر وہ range کے اندر نہیں آئے گی تو جرائم اور زیادہ بڑھیں گے۔

جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ اس پر بڑے ملکوں نے پہلی priority اس کو دی ہے کہ کھانے پینے کی چیزیں لوگوں کی range کے اندر رہوں۔ اب لوگ مہنگائی سے اتنے پس گئے ہیں کہ ان کے کھانے پینے کا بندوبست نہیں ہو رہا اور وہ غربت کی آخری لکیر تک پہنچ چکے ہیں لہٰذا اس کا بھی کوئی بندوبست ہونا چاہئے تا کہ جو معاشی ناہمواری ہے اسے سنبھالا جا سکے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ rule of law اس صوبے اور اس ملک کا واحد حل ہے اس کے لئے پاکستان میں پنجاب کو تو role modal ہونا چاہئے اور باقی صوبوں سے lead لے کر آگے نکلے تا کہ باقی صوبے پنجاب کو follow کریں۔

جناب چیئرمین! ابھی مجھے سابقہ سپیکر صاحب نے حکم دیا ہے کہ میں کشمیر پر بھی بات کروں۔ وزیر قانون! مجھے بڑے دکھ سے بات کرنا پڑتی ہے کہ آج بڑے ہی اچھے ماحول میں بحث کا آغاز ہوا اور وزیر قانون نے بڑی فراخدلی کے ساتھ ہماری request کو قبول کیا اور ہم ایک متفقہ قرار داد لے کر آئے اور بڑے اچھے ماحول میں ساری بات چیت چل رہی تھی لیکن آپ نے کچھ حضرات رکھے ہوئے ہیں کہ وہ آکر کھڑے ہو کر بات کریں اور ماحول کو خراب کر دیں وہ آپ کے سامنے سارا کچھ ہوا ہے آپ نے بھی دیکھا، میں نے دیکھا اور وزیر قانون نے بھی دیکھا ہے۔ جب آپ انہیں روکیں گے نہیں تو پھر معاملات ایسے ہی چلیں گے۔

جناب چیئرمین! اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے کہ آج سپیکر بھی نہیں ہیں ڈپٹی سپیکر بھی نہیں آپ چیئرمین ہیں اور آپ سپیکر کی حیثیت میں بیٹھے ہیں آپ ایک رولنگ دیں اور سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اِدھر سے کوئی فاضل ممبر اور نہ کوئی اُدھر سے فاضل ممبر کسی قائد کے خلاف، کسی سیاسی پارٹی کے قائد کے خلاف کوئی ایسی بات نہ کرے جو نازیبا ہو جو اس کی شان کے خلاف ہو۔

جناب چیئرمین! آپ یہ رولنگ دے دیں پھر نہ کوئی اِدھر سے شور پڑے گا اور نہ اُدھر سے شور پڑے گا۔ یہ میری تجویز ہے لہٰذا آپ اس کے لئے کچھ کریں۔

جناب چیئرمین! کشمیر کی بات یہ ہے کہ آج بھی یہ ہاؤس یک زبان ہو کر کوئی آواز نہیں اٹھائے گا تو پھر ہم کشمیر کے متعلق کیا concern feel کر رہے ہیں؟ اگر یہی ماحول باہر میڈیا میں بھی جائے گا تو لوگ کیا کہیں گے کہ پنجاب کے سب سے sovereign ایوان کی آواز یک زبان

نہیں ہو سکی۔ یہ اتنا مشکل کام تو نہیں ہے اس لئے آج اس پر یک زبان اور پوری یکجہتی کے ساتھ بات چیت ہونی چاہئے تھی اور کشمیر کے اندر جتنے مظالم ہو رہے ہیں، کرفیو نافذ ہوا ہوا ہے، لوگوں کی جان و مال کو خطرہ ہے، لوگوں کو مارا جا رہا ہے اور ریپ ہو رہے ہیں۔ وہاں پر اتنی خرابیاں ہو رہی ہیں کہ جو بیان سے باہر ہیں۔ ان سب کے اُوپر یک زبان ہو کر احتجاج کرنا چاہئے تھا اور اس اسمبلی کی طرف سے very strong message جانا چاہئے تھا۔ جب وزیر قانون اس بحث کو wind up کریں تو ہماری آواز کو بھی بھرپور طریقے سے اپنی آواز کے ساتھ شامل کریں تاکہ سب کو پتا چلے کہ کشمیر کاز کے حوالے سے پوری حزب اختلاف حکومت کے ساتھ ہے، اس پورے مقدس ایوان نے یک زبان ہو کر اس قرار داد کی تائید کی ہے، ہم سب کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور یہ message دینا بہت ضروری ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب سردار شہاب الدین خان بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! آج کشمیر کاز پر بحث ہو رہی ہے۔ اس اجلاس کی requisition حزب اختلاف کی طرف سے آئی تھی لیکن ان کی سنجیدگی کا یہ عالم ہے کہ کشمیر کاز پر بحث ہو رہی ہے اور اس وقت حزب اختلاف کے ممبران کی تعداد بہت کم ہے۔ خیر چھوڑیں۔ مجھ سے پہلے چودھری محمد اقبال نے بڑی اچھی گفتگو کی ہے۔ پنجاب کے اس ایوان سے آج یک زبان ہو کر ایک آواز نکلنی چاہئے تھی کہ کشمیر کاز کے حوالے سے پاکستان کی تمام پارٹیاں متحد ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے کچھ معزز ممبران نے point scoring کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ جب کوئی serious issue زیر بحث آئے تو اس ایوان کا تقدس پامال نہ کیا جائے اور اس بابت سنجیدگی کا مظاہرہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین! رانا مشہود احمد خان نے تقریر کرتے ہوئے اپنی سنیارٹی بتائی، چیئر سے متعلق بتایا اور کشمیر کاز پر بھی انہوں نے بہت سی باتیں کی ہیں لیکن اگر انہیں کشمیریوں کے ساتھ واقعی لگن تھی تو پھر ایوان میں چند لمحے مزید بیٹھ جاتے اور ہماری بھی کچھ باتیں سُن لیتے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر رانا مشہود احمد خان ایوان میں تشریف لے آئے)

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے سردار شہاب الدین خان سے کہوں گا کہ میں ادھر ہی ہوں۔ لابی میں بیٹھا ہوا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آپ مجھ سے بہت سینئر ہیں اور میرے لئے قابل احترام ہیں۔ انڈیا مقبوضہ کشمیر پر 1947 سے قابض ہے اور پچھلے 72 سال پاکستان میں تحریک انصاف کی حکومت نہیں تھی۔

جناب چیئرمین! حزب اختلاف کے بنچوں پر اس وقت میرے بہت سے سینئر معزز ممبران تشریف فرما ہیں اور پاکستان میں مسلم لیگ (ن) یا پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت رہی ہے اور یہ دونوں جماعتیں اس وقت حزب اختلاف میں ہیں۔ ان دونوں پارٹیوں کے دو دو، تین تین مرتبہ وزیر اعظم بنے ہیں۔ اسی طرح صوبہ پنجاب میں پاکستان مسلم (ن) کی حکومت تقریباً 25 سال رہی ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو قائم ہوئے صرف ایک سال ہوا ہے۔ جس دن فاشسٹ نریندر مودی نے لوک سبھا میں آرٹیکل 370 اور (A)35 کو delete کیا اسی دن سے تحریک انصاف کے چیئرمین اور وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان نے میڈیا کے سامنے کشمیر کے حوالے سے اپنے واضح اور دوٹوک مؤقف کو مسلسل بیان کیا۔

جناب چیئرمین! اس سے پہلے امریکہ میں امریکی صدر ٹرمپ سے one to one ملاقات میں کشمیر کے حوالے سے بات کرنے والے پہلے وزیر اعظم جناب عمران خان ہیں۔ جب لوک سبھا میں انڈیا کے آئین کے آرٹیکل 370 اور (A)35 کو ختم کیا گیا تو وزیر اعظم جناب عمران خان نے فوراً آزاد کشمیر اسمبلی میں جانے کا ارادہ کیا اور وہاں پر جا کر خطاب کیا۔ آپ اس اسمبلی کی ریکارڈنگ سُن لیں کہ وزیر اعظم پاکستان نے کشمیری بھائیوں، بہنوں، بیٹوں، بیٹیوں اور نوجوانوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ میں آپ کا سفیر بن کر پوری دُنیا میں جاؤں گا۔ یوم کشمیر 5۔ فروری کو منایا جاتا ہے۔ پاکستان 14۔ اگست کو معرض وجود میں آیا لہٰذا پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے اسی دن یوم یکجہتی کشمیر منایا ہے۔ 15۔ اگست انڈیا کی آزادی کا دن ہے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے اس دن کو یوم سیاہ کے طور پر منایا ہے۔

جناب چیئر مین! قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے کہا تھا کہ کشمیر پاکستان کا حصہ ہے اور پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اسی نظریہ اور ایجنڈے کو لے کر آگے بڑھ رہی ہے۔ پچاس سال کے بعد کشمیر اگر سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر آیا ہے تو وہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا کارنامہ ہے۔

جناب چیئر مین! پچھلے پچاس سالوں میں کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر نہیں آسکا۔ میاں محمد نواز شریف تین مرتبہ پاکستان کے وزیر اعظم رہے ہیں لیکن وہ تو مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر نہ لا سکے۔ میں اس ہاؤس میں کھڑا ہو کر ایک نعرہ لگاؤں گا اور معزز ممبران حزب اختلاف اور حزب اقتدار بھی میری آواز کے ساتھ آواز ملا کر نعرہ لگائیں تا کہ یہاں سے یہ پیغام جائے کہ پنجاب کے اس معتبر ایوان میں تمام پارٹیاں کشمیر issue پر یک زبان ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اس نعرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے کشمیری بھائیوں کی آزادی کے لئے کوشاں رہے گی۔

جناب چیئر مین! اب میں نعرہ لگاتا ہوں کہ: "کشمیر بنے گا پاکستان"

آوازیں: انشاءاللہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! میں آپ کی وساطت سے تمام معزز ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ سب کھڑے ہو کر میرے ساتھ نعرہ لگائیں۔ "کشمیر بنے گا پاکستان"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے کھڑے ہو کر نعرہ لگایا "کشمیر بنے گا پاکستان")

جناب چیئر مین: رانا محمد اقبال خان! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! جو بات جناب شہاب الدین خان ابھی فرما رہے ہیں ہم یہ پہلے ہی کہہ چکے ہیں۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ جناب عبدالرؤف مغل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اب جناب طارق مسیح گل بات کریں گے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ شروع کرتا ہوں اس نام سے جو الفا، اومیگا، ابتدا اور انتہا ہے، آسمان اور زمین کا کل اختیار رکھتا ہے اور جس کے نام میں نجات پائی جاتی ہے۔ پنجاب اسمبلی کے اس معزز ایوان میں آج کے دن کشمیر کاز کے حوالے سے بحث ہو رہی ہے۔ ہمارے پیارے وطن پاکستان کو آزاد ہوئے 70 سال گزر چکے ہیں۔ پچھلے 70 سال سے بھارت میں جو بھی حکومت آئی، وہ حکومت ہو گاندھی کی، وہ حکومت ہو اندرا گاندھی کی، وہ حکومت ہو راجیو گاندھی کی، وہ حکومت ہو واجپائی کی، وہ حکومت ہو مودی سرکار کی اُن کا ایک ہی نعرہ، ایک ہی وژن اور ایک ہی target ہے کہ ہم نے کشمیریوں کو دبانا ہے، کشمیریوں کا قتل عام کرنا ہے، کشمیریوں کے ساتھ زیادتی کرنی ہے یہ اُن کے منشور کا حصہ ہے، یہ اُن کے ایجنڈے کا حصہ ہے لیکن آج پاکستان کی اس بہت بڑی اسمبلی کی وساطت سے، آپ کی وساطت سے حکومت وقت کو[****[*****]*]

جناب چیئرمین! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی شرمناک حرکت ہے۔ ان الفاظ کو نہ صرف حذف کیا جائے بلکہ معزز ممبر کو معافی مانگنی چاہئے۔۔۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
جناب طارق مسیح گل کے خلاف نعرے بازی اور ہاؤس سے معذرت کرنے کا مطالبہ)

MR CHAIMAN: Order in the House. Please order in the House.

آپ ہاؤس سے معذرت کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! اب میں یہ بات نہیں کروں گا اور میں نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں۔ اب میں صرف کشمیر کے مسئلہ پر بات کروں گا۔۔۔

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 359 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

MR CHAIMAN: Order in the House.

میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کراتا ہوں اور آپ House سے ان الفاظ کی apology کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! میں نے excuse کر لیا ہے اور میں کشمیر کے مسئلہ پر اپنی بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جناب طارق مسیح گل کے خلاف نعرے بازی اور ہاؤس سے معذرت کرنے کا مطالبہ)

جناب چیئرمین: آپ دو منٹ میں اپنی بات wind up کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ کشمیر کا مسئلہ ہے اس کے اوپر وقت کی پابندی نہیں ہو گی۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب غضنفر عباس: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔ گنتی کرائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ وقفہ کے بعد
جناب قائم مقام سپیکر 2 بج کر 48 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کشمیر کے مسئلہ پر بحث ہو رہی تھی لیکن کورم point out ہو گیا اور کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(49)/2019/2111. Dated: 21st August, 2019. The following Order, made by the Acting Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54, read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, ***Sardar Dost Muhammad Mazari, Acting Speaker***, Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Wednesday, August 21, 2019 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Lahore
Dated: August 21st, 2019

SARDAR DOST MUHAMMAD MAZARI
ACTING SPEAKER"

INDEX

PAGE NO.

A

AADIL BAKHSH CHATTHA, CH.

question REGARDING-

-Upgradation of Government Boys Degree College Ali Pur Chattha, Gujranwala as Post Graduate College *(Question No. 2188*)* 141

ABDUL RAUF, MIAN

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 227

-On sad demise of son of Sheikh Muzaffar Iqbal MPA and other martyrs

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

question REGARDING-

-Funds allocated for repair of building of Government College for Boys Satellite Town Gujranwala *(Question No. 2151*)* 128

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Pavement of drain running through residential locality of Mamon Kanjan 191

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-15th July, 2019 5

-29th July, 2019 91

-21st August, 2019 215

AKHTAR ALI, CHAUDRY

questions REGARDING-

-Issuance of bills against water supply by WASA, Lahore *(Question No. 1602*)* 253

-Non-provision of pipes of clean drinking water in U.Cs No. 131 and 136, Lahore *(Question 1601*)* 249

ALI HAIDAR, AGHA

point of order REGARDING- 170

-DEMAND FOR NOT TO GET VACATED THE HOUSES FROM RESIDENTS IN PP-134 SINCE 1955

question REGARDING- 112

-Office of Principal in Government Degree College Boocheki, district Nankana Sahib *(Question No. 1675*)*

PAGE NO.

AMAN ULLAH WARRAICH, MR.

question REGARDING-

-Government steps for draining sewerage water from Kalske, Gujranwala *(Question No. 2231*)* 293

AMIN ULLAH KHAN, MR.

question REGARDING-

-Vacant posts of MBBS and Dental Doctors in district Mianwali *(Question No. 1888*)* 78

ANEEZA FATIMA, MS.

question REGARDING-

-Government City Degree College for Women, Gujranwala *(Question No. 1568*)* 134

ASHRAF ALI, CHOUDHARY

questions REGARDING-

-Government steps for control over hepatitis *(Question No. 1450*)* 50

-Provision of waste incinerators in district hospitals of the province *(Question No. 1736*)* 67

AUTHORITIES-

-Of the House 7, 93, 217

AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR

Resolution REGARDING- 310

-Condemnation of Indian step of changing the status of occupied Kashmir

AYSHA IQBAL, MS.

question REGARDING-

-Drug Testing Laboratory situated at Bird Wood Road, Lahore *(Question No. 1828*)* 75

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

question REGARDING-

-Establishment of new hospitals and provision of health facilities in the Punjab *(Question No. 1627*)* 63

B

BILL-

-The Fort Monroe Development Authority (Amendment) Bill, 2019 *(Introduced in the House)* 201

PAGE NO.

C

CABINET-

-OF THE PUNJAB 7, 93, 217

D

DISCUSSION On-
-Price control 204

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-For martyrs of Pakistan Army 103
-On sad demise of son of Sheikh Muzaffar Iqbal MPA and other martyrs 227

FAYAZ-UL-HASAN CHOHAN, MR. *(Minister for Colonies)*

point of order REGARDING-
-Demand for issuance of Production Order under rule 79-A 35,84

Resolution REGARDING-
-Condemnation of Indian step of changing the status of occupied Kashmir 317

G

GHAZANFAR ABBAS, MR.
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 21st August, 2019 359

GULNAZ SHAHZADI, MRS.

point of order REGARDING-
-Change in chapter of "Believes and Worships" of the text book for 9th class (new edition 2018) published by Punjab Text Book Board 193

question REGARDING-
-Recruitments in GC Women University Sialkot *(Question No. 336)* 148

GULRAIZ AFZAL GONDAL, MR.

questions REGARDING-
-Number of posts of Deputy District Health Officer in the province and procedure of recruitment thereof *(Question No. 1666*)* 65

PAGE NO.

-Number of Trauma Centres in province and establishment of Trauma Centre in Bhalwal *(Question No. 1667*)* 66
-Progress and estimate of Public Health Schemes of Khai and Pind Maku, district Mandi Bahauddin *(Question No. 1761*)* 287

H

HAMID RASHID, MR.

question REGARDING-
-Repair of clean water pipe line laid between Chiniot and Faisalabad *(Question No. 1953*)* 288

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Action against illegal campuses of Sargodha University in Lahore *(Question No. 247)* 147
-Appointment of Chairmen in Education Boards of the province *(Question No. 581)* 156
-Ban on dance parties in Government and Private Colleges *(Question No. 1971*)* 119
-Closure of new campuses of Sargodha University *(Question No. 498)* 152
-Construction of building of Government Girls Inter College Karampur, district Vehari and start of classes therein *(Question No. 421)* 149
-Details of admissions in University of Education Faisalabad Campus and number of teachers therein *(Question No. 450)* 150
-Establishment of University in district Rahim Yar Khan *(Question 1520*)* 106
-Expenditures incurred upon construction of Government Girls College, PP-84 district Khushab *(Question No. 2296*)* 144
-Filling of vacant posts in Rasoolpur College Domeli Sohawa district Jhelum *(Question No. 2273*)* 143
-Funds allocated for repair of building of Government College for Boys Satellite Town Gujranwala *(Question No. 2151*)* 128
-Government and Private Universities in PP-112 Faisalabad *(Question No 1496*)* 132
-Government City Degree College for Women, Gujranwala *(Question No. 1568*)* 134
-Grant of B.P.S 18 to women instructors posted in Commerce Colleges *(Question No. 1638*)* 135
-Issuance of funds for construction of Boys College in Moza Balksar, district Chakwal *(Question No. 2247*)* 129

-Non availability of day care centre and clean drinking water in Government Girls Degree College Guru Nanakpura, Gujranwala 144

PAGE NO.

(Question No. 2329*) 104
-Nonavailability of facilities in Girls College Muhammadpur tehsil Jampur, Rajanpur (Question No. 1415*) 139
-Number of Boys and Girls Colleges in district Sargodha and vacant posts therein (Question No. 2075*) 146
-Number of employees in G.C University and salaries thereof (Question No. 21) 141
-Number of employees, students and vacant posts in Government Girls Degree College Burewala (Question No. 2262*) 137
-Number of Girls and Boys Colleges in district Toba Tek Singh and staff posted therein (Question No. 1656*) 114
-Number of Girls Colleges in district Rajanpur and missing facilities therein (Question No. 1808*) 138
-Number of staff in Government Commerce College Samanabad Lahore (Question No. 1770*) 145
-Number of students and multi purpose Hall in Degree College Guru Nanakpura Gujranwala (Question No. 2332*) 139
-Number of students and posts of teachers in Government College for Women Gujar Khan (Question No. 2022*) 155
-Number of students in Girls College Jampur (Question No. 531) 112
-Office of Principal in Government Degree College Boocheki, district Nankana Sahib (Question No. 1675*) 124
-Start of classes and position of building of Government Degree College for Women, Kamer, district Sahiwal (Question No. 2005*) 148
-Recruitments in GC Women University Sialkot (Question No. 336) 151
-Staff and other facilities in Government Degree College Chhonawala tehsil Hasilpur (Question No. 474) 141
-Upgradation of Government Boys Degree College Ali Pur Chattha, Gujranwala as Post Graduate College (Question No. 2188*)

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

questions REGARDING- 294
-Formation of new commercial policy by LDA (Question No. 2285*) 64
-Wages paid to Polio Workers in the province (Question No. 1630*)

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Budget allocated for WASA Gujranwala for 2018-19 (Question No. 2335*) 297
-Construction of canteens in Gulshan Iqbal Park Lahore (Question No. 1759*) 286
-Construction of Pepsi road Altaf Colony Harbanspura, Lahore (Question No. 477) 299
-Details about completion of Gujar Khan Housing Scheme 265

	PAGE NO.
No.1 and issuance of funds for it *(Question No. 1782*)*	294
-Formation of new commercial policy by LDA *(Question No. 2285*)*	
-Funds allocated for water supply and sewerage system in PP-150, Lahore *(Question No. 1565*)*	285
-Funds allocated for water supply schemes for 2018-19, expenditures and balance *(Question No. 2305*)*	296
-Government steps for draining sewerage water from Kalske, Gujranwala *(Question No. 2231*)*	293
-Installation of water filtration plants in tehsil Rojhan *(Question No. 1821*)*	275
-Issuance of bills against water supply by WASA, Lahore *(Question No. 1602*)*	253
-Mixing of sewerage water into drinking water in Kamonke, Gujranwala *(Question No. 2145*)*	291
-Mixing of sewerage water into drinking water in U.C No. 79	292
Mahajarabad Sodiwal Multan road, Lahore *(Question No. 2179*)*	241
-Motor vehicles with PHA Sahiwal *(Question No. 1352*)*	
-Non-availability of water filtration plants in villages of PP-185, Okara *(Question No. 624*)*	237
-Non-provision of pipes of clean drinking water in U.Cs No. 131	249
and 136, Lahore *(Question 1601*)*	268
-Number of employees of WASA Faisalabad *(Question No. 1794*)*	
-Number of posts of BPS-19 and seniority of ExEn in Public Health Engineering Department *(Question No. 665)*	301
-Procedure for installation of advertisement hoardings in Lahore city *(Question No. 2091*)*	290
-Progress and estimate of Public Health Schemes of Khai and	287
Pind Maku, district Mandi Bahauddin *(Question No. 1761*)*	289
-Project of over-head bridges at Canal road, Lahore *(Question No. 1982*)*	
-Promotion of Sub-engineers as S.D.Os in LDA and FDA *(Question No. 1639*)*	255
-Provision of clean drinking water in tehsils Bhera and Bhalwal, Sargodha *(Question No. 1879*)*	278
-Repair of clean water pipe line laid between Chiniot and Faisalabad *(Question No. 1953*)*	288
-Slow moving traffic at G.T Road Baghbanpura, Lahore *(Question No. 605)*	300
-Total posts of grade 19 in Public Health Engineering Department and hurdles in promotions thereof *(Question No. 681)*	302
-Water supply and sewerage schemes in tehsil Gujar Khan *(Question No. 1783*)*	267
-Water supply and sewerage schemes in tehsil Rojhan during 2017 to 2019 *(Question No. 1820*)*	273
-Water supply and sewerage schemes of Public Health Engineering Department in tehsil Sadiqabad *(Question No. 691)*	303

PAGE NO.

-Wort condition of sewerage system of Ilyas Colony Wahdat Road, Lahore *(Question No. 1776*)* 261

I

IFTIKHAR AHMED KHAN, MR.

question REGARDING-

-Facilities available in THQ Hospital Hasan Abdal, district Attock *(Question No. 1942*)* 81

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

questions REGARDING-

-BHUs and RHCs in PP-81 Sargodha *(Question No. 1197*)* 26
-Non-availability of water filtration plants in villages of PP-185, Okara *(Question No. 624*)* 237
-Number of posts of BPS-19 and seniority of ExEn in Public Health Engineering Department *(Question No. 665)* 301
-Worst condition of RHC Basirpur Okara *(Question No. 1561*)* 55

J

JALIL AHMED, MIAN

question REGARDING-

-Number of Health Centres in PP-139 Sheikhupura *(Question No. 1582*)* 59

JAVED KAUSAR, MR.

questions REGARDING-

-Details about completion of Gujar Khan Housing Scheme No.1 and issuance of funds for it *(Question No. 1782*)* 265
-Number of students and posts of teachers in Government College for Women Gujar Khan *(Question No. 2022*)* 139
-Water supply and sewerage schemes in tehsil Gujar Khan *(Question No. 1783*)* 267

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

questions REGARDING-

-Ban on dance parties in Government and Private Colleges *(Question No. 1971*)* 119
-Medical stores in Lahore and record of expired medicines thereof *(Question No. 1590*)* 60

290

PAGE NO.

-Procedure for installation of advertisement hoardings in Lahore city *(Question No. 2091*)* 289
-Project of over-head bridges at Canal road, Lahore *(Question No. 1982*)* 300
-Slow moving traffic at G.T Road Baghbanpura, Lahore *(Question No. 605)* 62
-Zacha Bacha Centres (Maternity Hospitals) in Lahore *(Question No. 1593*)*

KHADIJA UMER, MS.

question REGARDING-
-Mixing of sewerage water into drinking water in Kamonke, Gujranwala *(Question No. 2145*)* 291

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK

questions REGARDING-
-Establishment of RHC in PP-251, Mubarikpur, Bahawalpur *(Question No. 1893*)* 79
-Upgradation of BHU Kherpur, district Bahawalpur *(Question No. 1890*)* 79

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

Resolution REGARDING- 325
-Condemnation of Indian step of changing the status of occupied Kashmir

M

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA

point of order REGARDING- 30
-Demand for issuance of Production Order under rule 79-A

332, 340

Resolution REGARDING-
-Condemnation of Indian step of changing the status of occupied Kashmir

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

Answers to the questions REGARDING-
-Budget allocated for WASA Gujranwala for 2018-19 *(Question No. 2335*)* 297
-Construction of canteens in Gulshan Iqbal Park Lahore *(Question No. 1759*)* 286
-Construction of Pepsi road Altaf Colony Harbanspura, Lahore *(Question No. 477)* 299
-Details about completion of Gujar Khan Housing Scheme No.1 and issuance of funds for it *(Question No. 1782*)* 265
295
-Formation of new commercial policy by LDA *(Question No. 2285*)*

285

PAGE NO.

-Funds allocated for water supply and sewerage system in PP-150, Lahore *(Question No. 1565*)* 296
-Funds allocated for water supply schemes for 2018-19, expenditures and balance *(Question No. 2305*)* 294
-Government steps for draining sewerage water from Kalske, Gujranwala *(Question No. 2231*)* 276
-Installation of water filtration plants in tehsil Rojhan *(Question No. 1821*)* 253
-Issuance of bills against water supply by WASA, Lahore *(Question No. 1602*)* 292
-Mixing of sewerage water into drinking water in Kamonke, Gujranwala *(Question No. 2145*)* 293
-Mixing of sewerage water into drinking water in U.C No. 79 Mahajarabad Sodiwal Multan road, Lahore *(Question No. 2179*)* 242
-Motor vehicles with PHA Sahiwal *(Question No. 1352*)* 238
-Non-availability of water filtration plants in villages of PP-185, Okara *(Question No. 624*)* 250
-Non-provision of pipes of clean drinking water in U.Cs No. 131 and 136, Lahore *(Question 1601*)* 268
-Number of employees of WASA Faisalabad *(Question No. 1794*)* 301
-Number of posts of BPS-19 and seniority of ExEn in Public Health Engineering Department *(Question No. 665)* 291
-Procedure for installation of advertisement hoardings in Lahore city *(Question No. 2091*)* 288
-Progress and estimate of Public Health Schemes of Khai and Pind Maku, district Mandi Bahauddin *(Question No. 1761*)* 290
-Project of over-head bridges at Canal road, Lahore *(Question No. 1982*)* 255
-Promotion of Sub-engineers as S.D.Os in LDA and FDA *(Question No. 1639*)* 279
-Provision of clean drinking water in tehsils Bhera and Bhalwal, Sargodha *(Question No. 1879*)* 289
-Repair of clean water pipe line laid between Chiniot and Faisalabad *(Question No. 1953*)* 300
-Slow moving traffic at G.T Road Baghbanpura, Lahore *(Question No. 605)* 303
-Total posts of grade 19 in Public Health Engineering Department and hurdles in promotions thereof *(Question No. 681)* 267
-Water supply and sewerage schemes in tehsil Gujar Khan *(Question No. 1783*)* 273
-Water supply and sewerage schemes in tehsil Rojhan during 2017 to 2019 *(Question No. 1820*)* 304
-Water supply and sewerage schemes of Public Health Engineering Department in tehsil Sadiqabad *(Question No. 691)* 261
-Wort condition of sewerage system of Ilyas Colony Wahdat Road, Lahore *(Question No. 1776*)*

MINISTER FOR COLONIES

PAGE NO.

-See under Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD

-See under Yasir Humayun, Mr.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING

-See under Mehmood ur Rasheed, Mian

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

MINISTER FOR IRRIGATION

-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Yasmin Rashid, Ms.

MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

Resolution REGARDING- 350

-Condemnation of Indian step of changing the status of occupied Kashmir

MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA

point of order REGARDING- 18

-Demand for issuance of Production Order under rule 79-A

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 228

MUHAMMAD AAMIR INAYAT SHAHANI, MR.

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 29th July, 2019 206

MUHAMMAD AFZAL, RANA

question REGARDING- 50

-Posting of Surgeon in THQ Hospital Pasroor *(Question No. 1283*)*

MUHAMMAD AFZAL GILL, MR.

question REGARDING-

-Staff and other facilities in Government Degree College Chhonawala tehsil Hasilpur *(Question No. 474)* 151

MUHAMMAD ARSHAD, MR.

point of order REGARDING-

-Demand for finishing "Warabandi" of the canal Hakra right coming out from Fortabbas Hakra Branch 195

PAGE NO.

MUHAMMAD ARSHAD CHAUDHARY, MR.

question REGARDING-

-Number of staff and available facilities in THQ Hospital Shara-e-Alamgeer, Gujrat *(Question No. 2106*)* 82

MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.

question REGARDING-

-Total posts of grade 19 in Public Health Engineering Department and hurdles in promotions thereof *(Question No. 681)* 302

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

questions REGARDING-

-Motor vehicles with PHA Sahiwal *(Question No. 1352*)* 241

-Start of classes and position of building of Government Degree College for Women, Kamer, district Sahiwal *(Question No. 2005*)* 124

-Wort condition of sewerage system of Ilyas Colony Wahdat Road, Lahore *(Question No. 1776*)* 261

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

point of order REGARDING-

-Change in chapter of "Believes and Worships" of the text book for 9th class (new edition 2018) published by Punjab Text Book Board 194

MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.

question REGARDING-

-Number of Girls and Boys Colleges in district Toba Tek Singh and staff posted therein *(Question No. 1656*)* 137

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

BILL *(Discussed upon)*-

-The Fort Monroe Development Authority (Amendment) Bill, 2019 201

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 228

ORDINANCES *(Laid in the House)*-

-The Punjab Regularization of Service (Amendment) Ordinance, 2019 201

-The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance, 2019 201

-The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Ordinance, 2019 200

point of order REGARDING- 39

-Demand for issuance of Production Order under rule 79-A 230, 305, 338

PAGE NO.

Resolution REGARDING-

-Condemnation of Indian step of changing the status of occupied Kashmir

MUHAMMAD ILLYAS, MR.

point of order REGARDING- 190

-Demand for calling meeting about privilege motion

MUHAMMAD JAMIL, MR.

question REGARDING- 53

-BHUs and RHCs in PP-240, Bahawalnagar *(Question No. 1454*)*

MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Irrigation)*

point of order REGARDING-

-Demand for finishing "Warabandi" of the canal Hakra right coming out from Fortabbas Hakra Branch 197

MUHAMMAD SABTAIN RAZA, MR. (*Parliamentary Secretary for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Ban on dance parties in Government and Private Colleges *(Question No. 1971*)* 120

-Establishment of University in district Rahim Yar Khan *(Question 1520*)* 106

-Funds allocated for repair of building of Government College for Boys Satellite Town Gujranwala *(Question No. 2151*)* 128

-Issuance of funds for construction of Boys College in Moza Balksar, district Chakwal *(Question No. 2247*)* 130

-Nonavailability of facilities in Girls College Muhammadpur tehsil Jampur, Rajanpur *(Question No. 1415*)* 104

-Number of Girls Colleges in district Rajanpur and missing facilities therein *(Question No. 1808*)* 115

-Office of Principal in Government Degree College Boocheki, district Nankana Sahib *(Question No. 1675*)* 112

-Start of classes and position of building of Government Degree College for Women, Kamer, district Sahiwal *(Question No. 2005*)* 125

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Pavement of drain running through residential locality of Mamon Kanjan 191

MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.

question REGARDING-

-Construction of building of Government Girls Inter College Karampur, district Vehari and start of classes therein *(Question No. 421)* 149

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Construction of Pepsi road Altaf Colony Harbanspura, Lahore *(Question No. 477)* 299
-Details of admissions in University of Education Faisalabad Campus and number of teachers therein *(Question No. 450)* 150
-Government and Private Universities in PP-112 Faisalabad *(Question No 1496*)* 132
-Grant of B.P.S 18 to women instructors posted in Commerce Colleges *(Question No. 1638*)* 135
-Number of employees in G.C University and salaries thereof *(Question No. 21)* 146
-Number of employees of WASA Faisalabad *(Question No. 1794*)* 268
-Promotion of Sub-engineers as S.D.Os in LDA and FDA *(Question No. 1639*)* 255

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR
DISCUSSION On-
-PRICE CONTROL 204

question REGARDING- 144
-Expenditures incurred upon construction of Government Girls College, PP-84 district Khushab *(Question No. 2296*)*

MUHAMMAD YOUSAF, MR.

question REGARDING-
-Number of employees, students and vacant posts in Government Girls Degree College Burewala *(Question No. 2262*)* 141

MUMTAZ ALI, MR.

questions REGARDING- 58
-BHUs in Rahim Yar Khan *(Question No. 1572*)*
-Establishment of University in district Rahim Yar Khan *(Question 1520*)* 106
-Number of BHUs and RHCs in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 1519*)* 54

MUNAWAR HUSSAIN, RANA

question REGARDING- 152
-Closure of new campuses of Sargodha University *(Question No. 498)*

MUNEEB-UL-HAQ, MR.

question REGARDING-
-Issuance of funds for construction of Boys College in Moza 129

PAGE NO.

Balksar, district Chakwal *(Question No. 2247*)*

MUZAFFER ALI SHEIKH, MR.

point of order REGARDING-

-Monopoly of non-elected persons in provincial and federal departments in Hafizababd 197

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-15th July, 2019 16
-29th July, 2019 102
-21st August, 2019 226

NASEER AHMAD, MR.

question REGARDING-

-Action against illegal campuses of Sargodha University in Lahore *(Question No. 247)* 147

NOTIFICATION of-

-Acting Speaker 1, 213

-PROROGATION OF 11TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 15TH JULY, 2019 86 207

-PROROGATION OF 12TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 29TH JULY, 2019 360 3

-PROROGATION OF 13TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 21TH AUGUST, 2019 89 211

-Summoning of 11th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th July, 2019
-Summoning of 12th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 29th July, 2019
-Summoning of 13th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21th August, 2019

NAZIR AHMAD CHOHAN, MR. *(Parliamentary Secretary)*

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 103

-For martyrs of Pakistan Army

QUORUM- 157

PAGE NO.

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 29TH JULY, 2019

O

OFFICERS-
-Of the House

13, 99, 223

ORDINANCES *(Laid in the House)-*
-The Punjab Regularization of Service (Amendment) Ordinance, 2019
-The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance, 2019 201
-The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Ordinance, 2019 201

200

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 11th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th July, 2019 17
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 12th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 29th July, 2019 103
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 13th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st August, 2019 227

Parliamentary Secretaries- 11, 97, 221

-OF THE PUNJAB

PARLIAMENTARY SECRETARY
-See under Nazir Ahmad Chohan, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR C&W
-See under Shahab-Ud-Din Khan, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION

-SEE UNDER MUHAMMAD SABTAIN RAZA, MR.

	PAGE NO.
points of order REGARDING-	
-Change in chapter of "Believes and Worships" of the text book for 9th class (new edition 2018) published by Punjab Text Book Board	193
-Demand for calling meeting about privilege motion	190
-Demand for finishing "Warabandi" of the canal Hakra right coming out from Fortabbas Hakra Branch	195
-Demand for issuance of Production Order under rule 79-A	18,30,84
-Demand for not to get vacated the houses from residents in PP-134 since 1955	170
-Monopoly of non-elected persons in provincial and federal departments in Hafizababd	197
Price control-	
-Discussion on	204
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Awareness campaign about Stunted Child in the province *(Question 1788*)*	71
-BHUs and RHCs in PP-240 Bahawalnagar *(Question No. 1454*)*	53
-BHUs and RHCs in PP-81 Sargodha *(Question No. 1197*)*	26
-BHUs in Rahim Yar Khan *(Question No. 1572*)*	58
-Drug Testing Laboratory situated at Bird Wood Road, Lahore *(Question No. 1828*)*	75
-Establishment of Institute of Cardiology in Tehsils Bhera and Bhalwal *(Question No. 828*)*	20
-Establishment of new hospitals and provision of health facilities in the Punjab *(Question No. 1627*)*	63
-Establishment of RHC in PP-251, Mubarikpur, Bahawalpur *(Question No. 1893*)*	79
-Facilities available in THQ Hospital Hasan Abdal, district Attock *(Question No. 1942*)*	81
-Government steps for control over hepatitis *(Question No. 1450*)*	50
-Medical stores in Lahore and record of expired medicines thereof *(Question No. 1590*)*	60
-Number of BHUs and RHCs in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 1519*)*	54
-Number of BHUs in PP-209 and 210 Jahania Khanewal and required facilities therein *(Question No. 1786*)*	69
-Number of Health Centres in PP-139 Sheikhupura *(Question No. 1582*)*	59
-Number of posts of Deputy District Health Officer in the province and procedure of recruitment thereof *(Question No. 1666*)*	65
-Number of staff and available facilities in THQ Hospital Shara-e-Alamgeer, Gujrat *(Question No. 2106*)*	82
-Number of Swine Flue patients in the province and government	77

PAGE NO.

steps to control over it *(Question No. 1861*)*
-Number of Trauma Centres in province and establishment of 66
Trauma Centre in Bhalwal *(Question No. 1667*)* 50
-Posting of Surgeon in THQ Hospital Pasroor *(Question No. 1283*)*
-Provision of BHU in Basti Makorra UC Kacha Chohan, Rahim Yar Khan 74
(Question No. 1812)*
-Provision of waste incinerators in district hospitals of the province 67
(Question No. 1736)* 79
-Upgradation of BHU Kherpur, district Bahawalpur *(Question No. 1890*)*
-Vacant posts of MBBS and Dental Doctors in district Mianwali 78
(Question No. 1888)* 64
-Wages paid to Polio Workers in the province *(Question No. 1630*)* 55
-Worst condition of RHC Basirpur Okara *(Question No. 1561*)* 62

-ZACHA BACHA CENTRES (MATERNITY HOSPITALS) IN LAHORE *(QUESTION NO. 1593*)*

PAGE NO.

Prorogation-

Notification of prorogation of- 86

-11TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 15TH JULY, 2019 207

-12TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 29TH JULY, 2019 360

-13TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 21ST AUGUST, 2019

Q

questions REGARDING-

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

-Action against illegal campuses of Sargodha University in Lahore *(Question No. 247)* 147

-Appointment of Chairmen in Education Boards of the province *(Question No. 581)* 156

-Ban on dance parties in Government and Private Colleges *(Question No. 1971*)* 119

-Closure of new campuses of Sargodha University *(Question No. 498)* 152

-Construction of building of Government Girls Inter College Karampur, district Vehari and start of classes therein *(Question No. 421)* 149

-Details of admissions in University of Education Faisalabad Campus and number of teachers therein *(Question No. 450)* 150

-Establishment of University in district Rahim Yar Khan *(Question 1520*)* 106

-Expenditures incurred upon construction of Government Girls College, PP-84 district Khushab *(Question No. 2296*)* 144

-Filling of vacant posts in Rasoolpur College Domeli Sohawa district Jhelum *(Question No. 2273*)* 143

-Funds allocated for repair of building of Government College for Boys Satellite Town Gujranwala *(Question No. 2151*)* 128

-Government and Private Universities in PP-112 Faisalabad *(Question No 1496*)* 132

-Government City Degree College for Women, Gujranwala *(Question No. 1568*)* 134

135

PAGE NO.

-Grant of B.P.S 18 to women instructors posted in Commerce Colleges *(Question No. 1638*)* 129
-Issuance of funds for construction of Boys College in Moza Balksar, district Chakwal *(Question No. 2247*)* 144
-Non availability of day care centre and clean drinking water in Government Girls Degree College Guru Nanakpura, Gujranwala *(Question No. 2329*)* 104
-Nonavailability of facilities in Girls College Muhammadpur tehsil Jampur, Rajanpur *(Question No. 1415*)* 139
-Number of Boys and Girls Colleges in district Sargodha and vacant posts therein *(Question No. 2075*)* 146
-Number of employees in G.C University and salaries thereof *(Question No. 21)* 141
-Number of employees, students and vacant posts in Government Girls Degree College Burewala *(Question No. 2262*)* 137
-Number of Girls and Boys Colleges in district Toba Tek Singh and staff posted therein *(Question No. 1656*)* 114
-Number of Girls Colleges in district Rajanpur and missing facilities therein *(Question No. 1808*)* 138
-Number of staff in Government Commerce College Samanabad Lahore *(Question No. 1770*)* 145
-Number of students and multi purpose Hall in Degree College Guru Nanakpura Gujranwala *(Question No. 2332*)* 139
-Number of students and posts of teachers in Government College for Women Gujar Khan *(Question No. 2022*)* 155
-Number of students in Girls College Jampur *(Question No. 531)* 112
-Office of Principal in Government Degree College Boocheki, district Nankana Sahib *(Question No. 1675*)* 124
-Start of classes and position of building of Government Degree College for Women, Kamer, district Sahiwal *(Question No. 2005*)* 148
-Recruitments in GC Women University Sialkot *(Question No. 336)* 151
-Staff and other facilities in Government Degree College Chhonawala tehsil Hasilpur *(Question No. 474)* 141
-Upgradation of Government Boys Degree College Ali Pur Chattha, Gujranwala as Post Graduate College *(Question No. 2188*)*

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT- 297
-Budget allocated for WASA Gujranwala for 2018-19 *(Question No. 2335*)* 286
-Construction of canteens in Gulshan Iqbal Park Lahore *(Question No. 1759*)* 299
-Construction of Pepsi road Altaf Colony Harbanspura, Lahore *(Question No. 477)* 265
-Details about completion of Gujar Khan Housing Scheme No.1 and issuance of funds for it *(Question No. 1782*)* 294
-Formation of new commercial policy by LDA *(Question No. 2285*)* 285

PAGE NO.

-Funds allocated for water supply and sewerage system in PP-150, Lahore *(Question No. 1565*)* 296
-Funds allocated for water supply schemes for 2018-19, expenditures and balance *(Question No. 2305*)* 293
-Government steps for draining sewerage water from Kalske, Gujranwala *(Question No. 2231*)* 275
-Installation of water filtration plants in tehsil Rojhan *(Question No. 1821*)* 253
-Issuance of bills against water supply by WASA, Lahore *(Question No. 1602*)* 291
-Mixing of sewerage water into drinking water in Kamonke, Gujranwala *(Question No. 2145*)* 292
-Mixing of sewerage water into drinking water in U.C No. 79 Mahajarabad Sodiwal Multan road, Lahore *(Question No. 2179*)* 241
-Motor vehicles with PHA Sahiwal *(Question No. 1352*)* 237
-Non-availability of water filtration plants in villages of PP-185, Okara *(Question No. 624*)* 249
-Non-provision of pipes of clean drinking water in U.Cs No. 131 and 136, Lahore *(Question 1601*)* 268
-Number of employees of WASA Faisalabad *(Question No. 1794*)* 301
-Number of posts of BPS-19 and seniority of ExEn in Public Health Engineering Department *(Question No. 665)* 290
-Procedure for installation of advertisement hoardings in Lahore city *(Question No. 2091*)* 287
-Progress and estimate of Public Health Schemes of Khai and Pind Maku, district Mandi Bahauddin *(Question No. 1761*)* 289
-Project of over-head bridges at Canal road, Lahore *(Question No. 1982*)* 255
-Promotion of Sub-engineers as S.D.Os in LDA and FDA *(Question No. 1639*)* 278
-Provision of clean drinking water in tehsils Bhera and Bhalwal, Sargodha *(Question No. 1879*)* 288
-Repair of clean water pipe line laid between Chiniot and Faisalabad *(Question No. 1953*)* 300
-Slow moving traffic at G.T Road Baghbanpura, Lahore *(Question No. 605)* 302
-Total posts of grade 19 in Public Health Engineering Department and hurdles in promotions thereof *(Question No. 681)* 267
-Water supply and sewerage schemes in tehsil Gujar Khan *(Question No. 1783*)* 273
-Water supply and sewerage schemes in tehsil Rojhan during 2017 to 2019 *(Question No. 1820*)* 303
-Water supply and sewerage schemes of Public Health Engineering Department in tehsil Sadiqabad *(Question No. 691)* 261
-Wort condition of sewerage system of Ilyas Colony Wahdat Road, Lahore *(Question No. 1776*)*
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT- 71

PAGE NO.

-Awareness campaign about Stunted Child in the province *(Question 1788*)* 53
-BHUs and RHCs in PP-240 Bahawalnagar *(Question No. 1454*)* 26
-BHUs and RHCs in PP-81 Sargodha *(Question No. 1197*)* 58
-BHUs in Rahim Yar Khan *(Question No. 1572*)* 75
-Drug Testing Laboratory situated at Bird Wood Road, Lahore *(Question No. 1828*)* 20
-Establishment of Institute of Cardiology in Tehsils Bhera and Bhalwal *(Question No. 828*)* 63
-Establishment of new hospitals and provision of health facilities in the Punjab *(Question No. 1627*)* 79
-Establishment of RHC in PP-251, Mubarikpur, Bahawalpur *(Question No. 1893*)* 81
-Facilities available in THQ Hospital Hasan Abdal, district Attock *(Question No. 1942*)* 50
-Government steps for control over hepatitis *(Question No. 1450*)* 60
-Medical stores in Lahore and record of expired medicines thereof *(Question No. 1590*)* 54
-Number of BHUs and RHCs in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 1519*)* 69
-Number of BHUs in PP-209 and 210 Jahania Khanewal and required facilities therein *(Question No. 1786*)* 59
-Number of Health Centres in PP-139 Sheikhupura *(Question No. 1582*)* 65
-Number of posts of Deputy District Health Officer in the province and procedure of recruitment thereof *(Question No. 1666*)* 82
-Number of staff and available facilities in THQ Hospital Shara-e-Alamgeer, Gujrat *(Question No. 2106*)* 77
-Number of Swine Flue patients in the province and government steps to control over it *(Question No. 1861*)* 66
-Number of Trauma Centres in province and establishment of Trauma Centre in Bhalwal *(Question No. 1667*)* 50
-Posting of Surgeon in THQ Hospital Pasroor *(Question No. 1283*)* 74
-Provision of BHU in Basti Makorra UC Kacha Chohan, Rahim Yar Khan *(Question No. 1812*)* 67
-Provision of waste incinerators in district hospitals of the province *(Question No. 1736*)* 79
-Upgradation of BHU Kherpur, district Bahawalpur *(Question No. 1890*)* 78
-Vacant posts of MBBS and Dental Doctors in district Mianwali *(Question No. 1888*)* 64
-Wages paid to Polio Workers in the province *(Question No. 1630*)* 55
-Worst condition of RHC Basirpur Okara *(Question No. 1561*)* 62
-Zacha Bacha Centres (Maternity Hospitals) in Lahore *(Question No. 1593*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-29th July, 2019 157, 206

PAGE NO.

-21st August, 2019 359

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

questions REGARDING-

-Appointment of Chairmen in Education Boards of the province *(Question No. 581)* 156

-Construction of canteens in Gulshan Iqbal Park Lahore *(Question No. 1759*)* 286

-Number of Swine Flue patients in the province and government steps to control over it *(Question No. 1861*)* 77

RABIA NUSRAT, MS.

question REGARDING-

-Funds allocated for water supply and sewerage system in PP-150, Lahore *(Question No. 1565*)* 285

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -

-15th July, 2019 15

-29th July, 2019 101

-21st August, 2019 225

Resolution REGARDING- 230, 305

-CONDEMNATION OF INDIAN STEP OF CHANGING THE STATUS OF OCCUPIED KASHMIR

S

SABRINA JAVAID, MS.

questions REGARDING-

-Awareness campaign about Stunted Child in the province *(Question 1788*)* 71

-Filling of vacant posts in Rasoolpur College Domeli Sohawa district Jhelum *(Question No. 2273*)* 143

SADIA SOHAIL RANA, MS.

question REGARDING-

-Number of staff in Government Commerce College Samanabad Lahore *(Question No. 1770*)* 138

SEEMABIA TAHIR, MS.

PAGE NO.

question REGARDING- 292

-Mixing of sewerage water into drinking water in U.C No. 79 Mahajarabad Sodiwal Multan road, Lahore *(Question No. 2179*)*

SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR. (*Parliamentary Secretary for C&W)*

Resolution REGARDING- 355

-Condemnation of Indian step of changing the status of occupied Kashmir

SHAHEEN RAZA, MS.

questions REGARDING-

-Budget allocated for WASA Gujranwala for 2018-19 *(Question No. 2335*)* 297

-Non availability of day care centre and clean drinking water in Government Girls Degree College Guru Nanakpura, Gujranwala *(Question No. 2329*)* 144

-Number of students and multi purpose Hall in Degree College Guru Nanakpura Gujranwala *(Question No. 2332*)* 145

SHAHIDA AHMED, MS.

question REGARDING-

-Number of BHUs in PP-209 and 210 Jahania Khanewal and required facilities therein *(Question No. 1786*)* 69

SHAZIA ABID, MS.

questions REGARDING-

-Installation of water filtration plants in tehsil Rojhan *(Question No. 1821*)* 275

-Nonavailability of facilities in Girls College Muhammadpur tehsil Jampur, Rajanpur *(Question No. 1415*)* 104

-Number of Girls Colleges in district Rajanpur and missing facilities therein *(Question No. 1808*)* 114

-Number of students in Girls College Jampur *(Question No. 531)* 155

-Water supply and sewerage schemes in tehsil Rojhan during 2017 to 2019 *(Question No. 1820*)* 273

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

questions REGARDING-

-Establishment of Institute of Cardiology in Tehsils Bhera and Bhalwal *(Question No. 828*)* 20

-Number of Boys and Girls Colleges in district Sargodha and vacant posts therein *(Question No. 2075*)* 139

-Provision of clean drinking water in tehsils Bhera and Bhalwal, Sargodha *(Question No. 1879*)* 278

PAGE NO.

SUMMONING-
NOTIFICATION OF SUMMONING OF-
-11th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th July, 2019 3
-12th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 29th July, 2019 89
-13th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st August, 2019 211

T

TARIQ MASIH GILL, MR.

Resolution REGARDING- 358
-Condemnation of Indian step of changing the status of occupied Kashmir

U

USMAN MEHMOOD, SYED

questions REGARDING-
-Provision of BHU in Basti Makorra UC Kacha Chohan, Rahim Yar Khan *(Question No. 1812*)*
-Water supply and sewerage schemes of Public Health Engineering Department in tehsil Sadiqabad *(Question No. 691)*
74

303

UZMA KARDAR, MS.

question REGARDING-
-Funds allocated for water supply schemes for 2018-19, expenditures and balance *(Question No. 2305*)*

Resolution REGARDING-
-Condemnation of Indian step of changing the status of occupied Kashmir **296**

329

PAGE NO.

W

WASIQ QAYYUM ABBASI, MR.

Resolution REGARDING-

-Condemnation of Indian step of changing the status of occupied Kashmir **345**

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board)*

Answers to the questions REGARDING-

-Action against illegal campuses of Sargodha University in Lahore *(Question No. 247)* 147

-Appointment of Chairmen in Education Boards of the province *(Question No. 581)* 156

-Closure of new campuses of Sargodha University *(Question No. 498)* 153

-Construction of building of Government Girls Inter College Karampur, district Vehari and start of classes therein *(Question No. 421)* 150

-Details of admissions in University of Education Faisalabad Campus and number of teachers therein *(Question No. 450)* 151

-Expenditures incurred upon construction of Government Girls College, PP-84 district Khushab *(Question No. 2296*)* 144

-Filling of vacant posts in Rasoolpur College Domeli Sohawa district Jhelum *(Question No. 2273*)* 143

-Government and Private Universities in PP-112 Faisalabad *(Question No 1496*)* 132

-Government City Degree College for Women, Gujranwala *(Question No. 1568*)* 135

-Grant of B.P.S 18 to women instructors posted in Commerce Colleges *(Question No. 1638*)* 136

-Non availability of day care centre and clean drinking water in Government Girls Degree College Guru Nanakpura, Gujranwala *(Question No. 2329*)* 145

-Number of Boys and Girls Colleges in district Sargodha and vacant posts therein *(Question No. 2075*)* 140

-Number of employees in G.C University and salaries thereof *(Question No. 21)* 146

-Number of employees, students and vacant posts in Government Girls Degree College Burewala *(Question No. 2262*)* 142

-Number of Girls and Boys Colleges in district Toba Tek Singh 137

PAGE NO.

and staff posted therein *(Question No. 1656*)*
-Number of staff in Government Commerce College Samanabad 139
Lahore *(Question No. 1770*)*
-Number of students and multi purpose Hall in Degree College 145
Guru Nanakpura Gujranwala *(Question No. 2332*)*
-Number of students and posts of teachers in Government 139
College for Women Gujar Khan *(Question No. 2022*)* 155
-Number of students in Girls College Jampur *(Question No. 531)* 149
-Recruitments in GC Women University Sialkot *(Question No. 336)*
-Staff and other facilities in Government Degree College Chhonawala 152
tehsil Hasilpur *(Question No. 474)*
-Upgradation of Government Boys Degree College Ali Pur Chattha, 141
Gujranwala as Post Graduate College *(Question No. 2188*)*

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Awareness campaign about Stunted Child in the province 71
(Question 1788)* 53
-BHUs and RHCs in PP-240 Bahawalnagar *(Question No. 1454*)* 26
-BHUs and RHCs in PP-81 Sargodha *(Question No. 1197*)* 58
-BHUs in Rahim Yar Khan *(Question No. 1572*)* 76
-Drug Testing Laboratory situated at Bird Wood Road, Lahore *(Question No. 1828*)*
-Establishment of Institute of Cardiology in Tehsils Bhera and 21
Bhalwal *(Question No. 828*)*
-Establishment of new hospitals and provision of health facilities 63
in the Punjab *(Question No. 1627*)*
-Establishment of RHC in PP-251, Mubarikpur, Bahawalpur 80
(Question No. 1893)*
-Facilities available in THQ Hospital Hasan Abdal, district Attock 81
(Question No. 1942)* 51
-Government steps for control over hepatitis *(Question No. 1450*)*
-Medical stores in Lahore and record of expired medicines thereof 60
(Question No. 1590)* 54
-Number of BHUs and RHCs in PP-266 Rahim Yar Khan *(Question No. 1519*)*
-Number of BHUs in PP-209 and 210 Jahania Khanewal and required 69
facilities therein *(Question No. 1786*)* 59
-Number of Health Centres in PP-139 Sheikhupura *(Question No. 1582*)*

-Number of posts of Deputy District Health Officer in the province 66
and procedure of recruitment thereof *(Question No. 1666*)*
-Number of staff and available facilities in THQ Hospital Shara-e-Alamgeer, 83
Gujrat *(Question No. 2106*)*
-Number of Swine Flue patients in the province and government 77
steps to control over it *(Question No. 1861*)*
67

PAGE NO.

-Number of Trauma Centres in province and establishment of Trauma Centre in Bhalwal *(Question No. 1667*)* 50
-Posting of Surgeon in THQ Hospital Pasroor *(Question No. 1283*)* 75
-Provision of BHU in Basti Makorra UC Kacha Chohan, Rahim Yar Khan *(Question No. 1812*)* 68
-Provision of waste incinerators in district hospitals of the province *(Question No. 1736*)* 79
-Upgradation of BHU Kherpur, district Bahawalpur *(Question No. 1890*)* 78
-Vacant posts of MBBS and Dental Doctors in district Mianwali 65
(Question No. 1888)* 56
-Wages paid to Polio Workers in the province *(Question No. 1630*)* 62
-Worst condition of RHC Basirpur Okara *(Question No. 1561*)*
-Zacha Bacha Centres (Maternity Hospitals) in Lahore *(Question No. 1593*)*